

ایوب

ایوب ایک بھلا شخص

اُسکے ساتھ تیری جومرضی ہو کر، مگر اُسکے جسم کو چوٹ نہ پہنچانا۔“ تب شیطان خُداوند کے پاس سے چلا گیا۔

ایوب کا سب کچھ جاتا رہا

۱۳ ایک دن، ایوب کے بیٹے اور بیٹیاں اپنے سب سے بڑے بھائی کے گھر کھانا کھا رہے تھے اور مئے نوشی کر رہے تھے۔ ۱۴ تب ایوب کے پاس ایک قاصد آیا اور بولا، ”بیل بل کھینچ رہے تھے اور گدھے اُسکے پاس چر رہے تھے۔ ۱۵ تب سبہا* کے لوگوں نے ہم پر حملہ کر دیا اور تیرے جانوروں کو لے گئے! مجھے چھوڑ کر سب کے لوگوں نے سبھی نوکروں کو تہ تیغ کر دیا۔ آپکو یہ خبر دینے کے لئے میں بچ کر بھاگ نکلا ہوں۔“

۱۶ ابھی وہ قاصد ایوب کو خبر سنایا رہا تھا، کہ دوسرا قاصد اس سے ملنے وہاں آپہنچا اور ایک خبر سنایا۔ دوسرے قاصد نے کہا، ”آسمان سے بجلی گری اور آپکی بھیڑوں اور نوکروں کو جلا دیا۔ ایک میں ہی ہوں جو بچ نکلا ہوں اسلئے میں آپ کو یہ خبر دینے آیا۔“

۱۷ ابھی وہ قاصد اپنا خبر سنایا رہا تھا، کہ تیسرا قاصد وہاں آیا۔ اُس تیسرے قاصد نے کہا، ”کسدمی کے لوگوں نے فوجوں کی تین ٹولیاں بھیجی تھی اور ہم پر حملہ کیا۔ وہ اونٹوں کو لے گئے اور تمہارے نوکروں کو ہلاک کر دیا۔ ایک میں ہی ہوں جو بھاگ نکلا اور اسلئے میں آپ کو یہ خبر دینے آیا۔“

۱۸ وہ ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ چوتھا قاصد آکر کھنے لگا، ”تیرے بیٹے اور بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مئے نوشی کر رہے تھے۔ ۱۹ اچانک ریگستان سے ایک آندھی چلی اور گھر کے چاروں کونوں سے مگرانی گھر تمہارے بیٹے اور بیٹیوں پر ڈھ گئی اور وہ سبھی مر گئے۔ ایک میں ہی جو بچ نکلا، اسلئے میں یہ خبر آپ کو دینے آیا ہوں!“

۲۰ تب ایوب اٹھ کر اپنے کپڑے پھاڑا لے اور سر منڈوایا اور زمین پر گر پڑا اور خدا کی پرستش کی۔ ۲۱ اُس نے کہا:

”میں جب اُس دُنیا میں پیدا ہوا تھا تب میں ننگا تھا،“ میرے پاس اُس وقت کچھ بھی نہیں تھا۔ جب میں یہ دُنیا چھوٹوں گا، تب میں پھر برہنہ ہوں گا، اور میرے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ خُداوند ہی دیتا ہے اور خُداوند ہی لیتا ہے۔ خُداوند کے نام کی تعریف کرو۔“

سبا صحرائی علاقہ سے تعلق رکھنے والا گروہ۔ جو لوگوں پر حملہ کر کے اُن کا اثاثہ لوٹتا ہے۔

عُوض نام کے ملک میں ایک شخص رہا کرتا تھا۔ اُسکا نام ایوب تھا۔ ایوب ایک بے گناہ اور راست باز شخص تھا۔ ایوب خُدا کی عبادت کیا کرتا تھا اور بُری باتوں سے دُور رہا کرتا تھا۔ ۲ اُسکے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ۳ ایوب سات ہزار بھیڑوں، تین ہزار اونٹوں، پانچ سو جوڑے بیلوں اور پانچ سو گدھیوں کا مالک تھا۔ اُسکے پاس بہت سے خادم تھے۔ ایوب مشرق کا سب سے زیادہ دولت مند شخص تھا۔

۴ بدلے میں ایوب کے بیٹے اپنے بھائیوں کو اپنے گھروں میں ضیافت کے لئے دعوت دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے تینوں بہنوں کو بھی دعوت دیا کرتے تھے۔ ۵ ضیافت کا مرحلہ پورا ہونے پر، ایوب صبح اٹھا کرتا تھا اور اپنے ہر ایک بچوں کے لئے جلانے کا نذرانہ پیش کیا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ شاید میرے بیٹے نے کچھ خطا کی ہو اور اپنے دل میں خُدا کی تکفیر کی ہو۔ ایوب ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ تاکہ اُسکے بچوں کی غلطی معاف کر دیا جائے۔

۶ پھر خُدا کے فرشتوں کا خُداوند سے ملنے کا دن آیا اور شیطان بھی اُن خُدا کے فرشتوں کے ساتھ تھا۔ ۷ خُداوند نے شیطان سے پوچھا، ”تو کہاں سے آیا ہے؟“

شیطان نے جواب دیتے ہوئے خُداوند سے کہا، ”میں زمین پر ادھر ادھر گھومتا رہتا ہوں۔“

۸ تب خُداوند نے شیطان سے کہا، ”کیا تو نے میرے خادم ایوب کو دیکھا ہے؟ روئے زمین پر ایوب کے جیسا کوئی اور شخص نہیں ہے۔ وہ بے گناہ اور راست باز ہے۔ وہ خُدا کی عبادت کرتا ہے اور بُری باتوں سے ہمیشہ دُور رہتا ہے۔“

۹ شیطان نے جواب دیا، ”ہاں یہ سچ ہے! مگر ایوب خُدا کی ایک خاص سبب سے عبادت کرتا ہے۔ ۱۰ تم اسکی، اُسکے خاندان کی اور اُسکے سبھی چیزوں کی حفاظت کرتے ہو۔ تم نے اُسے اُسکے ہر کام میں جو وہ کرتا ہے کامیاب بنایا ہے۔ تو نے اُس پر کرم کیا ہے۔ وہ اتنا دولت مند ہے کہ اُسکے مویشی اور اُسکا گلہ ساری زمین میں ہے۔ ۱۱ لیکن جو کچھ اُسکے پاس ہے، اگر اُس سب کچھ کو تُو برباد کر دے تو میں مجھے یقین دلاتا ہوں کہ وہ تیرے مُنہ پر ہی تیرے خلاف بولنے لگے گا۔“

۱۲ خُداوند نے شیطان کو کہا، ”اچھا، ایوب کے پاس جو کچھ ہے،

میں ایک دوسرے سے ملے۔ انہوں نے ایوب سے ملنے کا فیصلہ کیا کہ جا کر اسکے ساتھ ہمدردی کریں اور اُسے تسلی دیں۔ ۱۲ لیکن جب ان تینوں دوستوں نے ایوب کو دور سے دیکھا تو وہ اسے پہچان نہیں پائے۔ وہ اتنا الگ دکھائی دیا! وہ چلا کر رونے لگے۔ اپنے غموں کے ظاہر کرنے کے لئے انہوں نے اپنے کپڑوں کو بچاڑ ڈالا، اور ہوا میں اور اپنے سروں پر دھول پھینکے۔ ۱۳ پھر وہ تینوں دوست ایوب کے ساتھ سات دن اور سات رات تک زمین پر بیٹھے رہے۔ ایوب سے کسی نے ایک لفظ تک نہیں کہا کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ایوب بھیاںک مصیبت میں مبتلا تھا۔

ایوب کا اُس دن پر لعنت کرنا جب وہ پیدا ہوا تھا

اب ایوب نے مُنہ کھولا، اور اُس دن پر لعنت کرنے لگا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ ۲-۳ اُس نے کہا، ”کاش! جس دن میں پیدا ہوا تھا، نابود ہو جاتا۔ کاش! وہ رات کبھی نہ آتی ہوتی جب انلوگوں نے کہا تھا کہ دیکھو بیٹا ہوا ہے۔

۴ کاش! وہ دن اندھیرا ہو جاتا۔ کاش! خدا اُس دن کو بھول جاتا۔ کاش! اُس دن روشنی نہ چمکی ہوتی۔

۵ کاش! وہ دن تاریک ہی رہتا، اتنی ہی جتنی کہ موت ہے۔ کاش! بادل اُس دن کو گھیرے رہتے۔ کاش! جس دن میں پیدا ہوا کالے بادل روشنی کو ڈرا کر بھاگ سکتے۔

۶ گہری تاریکی کو اس رات کو گھیر لینے دو۔ کلینڈر سے اس رات کو ہٹا دو۔ اسے کسی مہینے میں شامل نہ کرو۔

۷ وہ رات بانجھ ہو جائے۔ کوئی بھی خوشی کی صدا اُس رات کو سُنائی نہ دے۔

۸ کچھ جادوگر ہمیشہ لبیا تھان * (سمندری دیو) کو جگانا چاہتے ہیں۔ اسلئے انہیں اس دن پر جس دن میں پیدا ہوا تھا لعنت کرنے دے۔

۹ صبح کے تارے کو کالا ہونے دو اس رات کا صبح کا انتظار کرنے دو لیکن وہ روشنی کبھی نہ آئے۔ اسے سورج کی پہلی شعاع دیکھنے مت دو۔

۱۰ کیونکہ اُس رات نے مجھے پیدا ہونے سے نہیں روکا۔ اُس رات نے مجھے یہ مصیبت جھیلنے سے نہ روکا۔

۱۱ میں اس دن کیوں نہ مر گیا جب میں پیدا ہوا تھا؟ جنم کے وقت ہی میں کیوں نہ مر گیا؟

۲۲ یہ ساری باتیں ہوئی لیکن ایوب نے نہ تو گناہ کیا اور نہ ہی اس نے خدا پر الزام لگایا۔

شیطان کا ایوب کو پھر سے مصیبتوں میں مبتلا کرنا

۲ پھر ایک دن خدا کے فرشتے آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں۔ شیطان بھی اُنکے ساتھ تھا۔ شیطان خداوند سے ملنے آیا تھا۔ ۲ خداوند نے شیطان سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“ شیطان نے جواب دیتے ہوئے خداوند سے کہا، ”میں زمین پر ادھر ادھر گھومتا رہا ہوں۔“

۳ تب خداوند نے شیطان سے پوچھا، ”کیا تُو نے میرے خادم ایوب کو دیکھا ہے؟ روئے زمین پر اسکے جیسا کوئی اور شخص نہیں ہے وہ بے گناہ ہے اور راستباز ہے۔ وہ اب بھی بے گناہ ہے، وہ خدا کی عبادت کرتا ہے، اور بدی سے دور رہتا ہے۔ یہاں تک کہ تُو نے مجھ کو اُکسایا کہ بے سبب اسکے ہر ایک چیزوں کو تباہ کر دوں۔“

۴ شیطان نے خداوند کو جواب دیا، ”چمڑے کے بدلے چمڑا! لیکن انسان اپنی ہر کچھ جو کہ اسکے پاس ہے اپنی جان بچانے کے لئے دے دیگا۔ ۵ لیکن اگر تم اسکے جسم کو نقصان پہنچاؤ گے، تو وہ تیرے مُنہ پر لعنت کریگا۔“

۶ تب خداوند نے شیطان سے کہا، ”اچھا، میں ایوب کو تیرے حوالے کرتا ہوں مگر تجھے اُسے مار ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔“

۷ تب شیطان خداوند کے سامنے سے چلا گیا اور ایوب کو پیر کے تلوار سے سر تک دردناک پھوڑوں میں مبتلا کر دیا۔ ۸ تب ایوب کوڑے کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گیا۔ اور مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتن کے ایک کٹڑے سے اپنے پھوڑوں کو کھرجے لگا۔ ۹ ایوب کی بیوی نے اُس سے کہا، ”کیا تُو اب بھی خداوند کا وفادار ہے گا؟ تُو خدا پر لعنت کر اور مر جا!“

۱۰ ایوب نے اپنی بیوی کو جواب دیا، ”تم ایک بیوقوف اور شریر عورت کی طرح بات کرتی ہو! جب خداوند اچھی چیز دیتا ہے ہم انہیں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح سے تمہیں تکلیفوں کو بنا شکایت کے ضرور برداشت کرنی چاہئے۔“ یہ سبھی چیزیں ہوئی مگر ایوب نے گناہ نہیں کیا۔ اسنے خدا کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں بولا۔

ایوب کے تین دوستوں کو اُس سے ملنے آنا

۱۱ ایوب کے تین دوست تھے: تیمان کا الیفاز، سوخ کا بلداد اور نعمات کا سوُفر۔ ان تینوں دوستوں نے اُس ساری مصیبتوں کے بارے میں جو اُس پر آئی تھی سُنا۔ یہ تینوں دوست اپنا اپنا گھر چھوڑ کر آپس

لبیا تھان یہ شاید ایک بہت بڑا سمندری دیو ہوگا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مگر مچھ ہے۔ دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سمندری عذرت (دیو) ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جادوگر اُسکی مدد سے سورج گرہن پیدا کرتے ہیں۔

ایلیازمکتا ہے

۱-۲ تب تیمان کا ایلیاز نے جواب دیا: ”مجھے کچھ کھنا ہے، کیا یہ تم کو ناراض کریگا اگر میں بولنے کی کوشش کروں؟“

۳ اے ایوب! تُو نے بہت سے لوگوں کو تعلیم دی، اور کمزور ہاتھوں کو تُو نے قوت دی۔

۴ تمہارے الفاظوں نے انلوگوں کی مدد کی جو گرنے والے تھے۔ تم نے انلوگوں کو طاقتور بنایا جو خود سے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔

۵ لیکن اب تم پر مصیبت آگئی ہے اور تم بے دل ہو گئے ہو۔ مصیبت تم پر پڑی اور تم گھبرا گئے۔

۶ تُو خدا کی عبادت کرتا ہے، اور اس پر بھروسہ رکھتا ہے۔ تُو ایک بھلا شخص ہے۔ اسلئے اسکو تُو اپنی اُمید بنالے۔

۷ ایوب! اُس بات کو دھیان میں رکھ کہ معصوم لوگوں کو کبھی بھی برباد نہیں کیا گیا اور نہ ہی راست باز شخص کو کبھی تباہ کیا گیا ہے۔

۸ میں نے تو ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو مصیبتوں کو کھڑی کرتے ہیں اور دوسرے کی زندگیوں کو ناقابل برداشت بناتے ہیں تو ایسے لوگ ہمیشہ سزا پاتے ہیں۔

۹ خدا کی سزا اُن لوگوں کو مار ڈالتی ہے۔ اور اُسکا قہر اُنہیں ہلاک کرتا ہے۔

۱۰ وہ لوگ شیروں کی طرح گر جتے اور دھارتے ہیں، مگر خدا اس طرح کے لوگوں کو خاموش کر دیتا ہے اور اسکے دانتوں کو توڑ دیتا ہے۔

۱۱ بُرے لوگ اُن شیروں کی مانند ہوتے ہیں جنکے پاس شکار کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ وہ مرجائینگے اور انکے بچے بکھر جائینگے۔

۱۲ ”میرے پاس ایک خبر خفیہ طور پر پہنچائی گئی، اور میرے کانوں میں اُسکی بھنک پڑی۔

۱۳ رات کے بُرے خواب کی طرح اسنے میری نیند اُڑا دی ہے۔

۱۴ میں خوفزدہ ہوا تھا اور کانپ رہا تھا۔ میری سب ہڈیاں لرز گئیں۔

۱۵ میری آنکھوں کے سامنے سے ایک رُوح گزری، جس سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

۱۶ وہاں رُوح اب تک کھڑی ہے۔ لیکن میں دیکھنے کے قابل نہیں تھا کہ وہ کیا تھی۔ میری آنکھوں کے سامنے ایک صُورت کھڑی تھی اور وہاں سناٹا تھا۔ تب میں نے ایک بہت ہی پُر سکون آواز سنی:

۱۷ اسنے کہا، آدمی خدا سے زیادہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ آدمی اپنے خالق سے زیادہ کبھی بھی پاک نہیں ہو سکتا۔

۱۲ کیوں میری ماں نے مجھے گود میں رکھا؟ کیوں میری ماں کی چھاتیوں نے مجھے دودھ پلایا۔

۱۳ اگر میں تسبیح مرگیا ہوتا جب میں پیدا ہوا تھا، تو ابھی میں سلامتی سے ہوتا۔ کاش! میں سوتا رہتا اور آرام پاتا۔

۱۴ زمین کے بادشاہوں اور عقلمند لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنے لئے محل بنوائے تھے وہ اب فنا ہو گئے ہیں۔

۱۵ کاش میں ان حکمرانوں کے ساتھ دفنایا جاتا جن کے پاس سونا تھا اور ان حکمرانوں کے ساتھ جنہوں نے اپنے گھروں کو چاندی سے بھر رکھا تھا۔

۱۶ کیوں نہیں میں ایسا بچہ تھا جو پیدائش کے وقت ہی مر گیا اور زمین کے اندر دفنایا گیا؟ کاش! میں ایک ایسا بچہ ہوتا جس نے دن کی روشنی کو نہیں دیکھا۔

۱۷ شہریر لوگ مصیبت دینا تب چھوڑتے ہیں جب وہ قبر میں ہوتے ہیں۔ اور تنکے ہوئے لوگ قبر میں پورا آرام پاتے ہیں۔

۱۸ یہاں تک کہ قیدی بھی قبر میں تسکین پاتے ہیں کیونکہ وہاں وہ اپنے پھرے داروں کی آواز نہیں سُنتے ہیں۔

۱۹ سبھی لوگ چاہے وہ خاص ہو یا عام قبر میں رہتے ہیں۔ وہاں ایک غلام بھی اپنے مالک سے آزاد ہوتا ہے۔

۲۰ ”کوئی شخص زیادہ مصیبتوں کے ساتھ زندہ کیوں رہے؟ ایسے شخص کو جس کا دل کڑواہٹ سے بھرا رہتا ہے اسے کیوں زندگی دی جاتی ہے؟“

۲۱ وہ شخص مرنا چاہتا ہے۔ لیکن موت نہیں آئیگی۔ ایسا دکھی شخص موت کو چھپے ہوئے خزانہ سے بھی زیادہ تلاش کرتے ہیں۔

۲۲ ویسے لوگ بہت زیادہ خوش ہونگے جب وہ اپنے قبر کو پائینگے۔ اور وہ اپنے مزار کو پا کر خوشی منائینگے۔

۲۳ لیکن خدا انلوگوں کے مستقبل کو خفیہ رکھتا ہے اور انکے چاروں طرف حفاظت کے لئے دیوار بناتا ہے۔

۲۴ کھانے کے وقت میں کراہتا ہوں اور میری شکایت پانی کی طرح جاری ہے۔

۲۵ میں ڈرا ہوا تھا کہ کچھ خوفناک باتیں میرے ساتھ ہونگی۔ اور وہی ہوا، جن باتوں سے میں سب سے زیادہ ڈرا ہوا تھا وہی باتیں میرے ساتھ ہوئی۔

۲۶ میں چین سے نہیں رہ سکتا، مجھے راحت نہیں مل سکتی۔ میں آرام نہیں کر سکتا۔ میں بہت زیادہ مصیبت میں ہوں۔“

۱۲ خدا چالاک اور بُرے لوگوں کے منصوبوں کو روک دیتا ہے۔ اسلئے یہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

۱۳ خدا چالاک لوگوں کو اُن ہی کے جالوں میں پھنساتا ہے۔ اسلئے اُن کے منصوبے کامیاب نہیں ہوتے۔

۱۴ وہ چالاک لوگ دن کی تیز روشنی میں بھی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دوپہر میں بھی وہ اندھیرے میں اپنا راستہ ٹٹولتے ہوئے لوگوں کی مانند کرتے ہیں۔

۱۵ خدا مفلوں کو موت سے بچاتا ہے، اور اُنہیں زبردست و چالاک لوگوں کی قوت سے بچاتا ہے۔

۱۶ اسلئے مسکینوں کو اُمید ہے کہ خدا اشریر لوگوں کو نابود کرے گا، جو راست نہیں ہیں۔

۱۷ ”وہ آدمی جس کی خدا تربیت کرتا ہے، بافضل ہے۔ اسلئے اگر خدا قادر مطلق سزا دے رہا ہے، تو اسکی تربیت کو رد نہ کرو۔

۱۸ خدا اس زخم پر پٹی باندھتا ہے جنہیں وہ دیتا ہے: وہ کسی آدمی کو زخمی بھی کر سکتا ہے، لیکن اسکا ہاتھ اچھا بھی ہو جاتا ہے۔

۱۹ وہ مجھے چھ مُصیبتوں سے بچائے گا۔ ہاں! اگر تم سات تباہی بھی جھیل لو گے تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۲۰ قحط کے وقت خدا مجھے موت سے بچائے گا، اور وہ جنگ کے وقت موت سے مجھے بچائے گا۔

۲۱ جب لوگ اپنی سخت زبان سے تجھ سے بات کریں گے تب خدا تیری حفاظت کرے گا۔ جب بُری باتیں ہوگی تب تم نہیں ڈرو گے۔

۲۲ ہلاکت اور قحط سالی پر تُو بنے گا، اور تُو جنگلی جانوروں سے کبھی خوفزدہ نہ ہو گا۔

۲۳ تیرا معاہدہ خدا کے ساتھ ہے، یہاں تک کہ میدانوں کی چٹانیں بھی تیرے معاہدہ میں حصہ لیتی ہیں۔ جنگلی جانور بھی تیرے ساتھ امن رکھتے ہیں۔

۲۴ تُو سلامتی سے رہے گا کیونکہ تیرا خیمہ محفوظ ہے۔ جب تم اپنی جائیداد کی گنتی کرو گے تب تم کوئی چیز غائب نہ پاؤ گے۔

۲۵ تیری بہت اولاد ہوں گی، تجھے بہت ساری اولاد ہوگی اور وہ اتنے زیادہ ہونگے جتنی کہ گھاس کی پتیاں زمین پر ہیں۔

۲۶ تُو اس پکے گیہوں جیسا ہو گا جو کٹائی کے وقت تک پکتا رہتا ہے۔ تو کافی لمبی عمر تک زندہ رہے گا۔

۲۷ ”آیوب! ہم نے ان چیزوں کا مطالعہ کیا ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ یہ ساری چیزیں سچی ہیں۔ اسلئے ہملوگوں کی سنو اور اپنے لئے سیکھو۔“

۱۸ خدا اپنے آسمانی خادموں پر بھی بھروسہ نہیں کرتا ہے۔ خدا اپنے فرشتوں تک میں حماقت کو ڈھونڈ لیتا ہے۔

۱۹ اسلئے لوگ اور بھی بُرے ہیں! لوگ کچی مٹی کے بنے گھروں میں رہتے ہیں۔ انکی بنیاد دھول پر رکھی گئی ہے۔ انلوگوں کو پتنگوں سے بھی زیادہ آسانی سے مسل کر مارا جاتا ہے!

۲۰ لوگ صبح سے شام تک ہلاک ہوتے ہیں۔ اور کوئی بھی اُن پر دھیان تک نہیں دیتا ہے۔ وہ مر جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتے ہیں۔

۲۱ اُنکے خیموں کی رسیوں کو کھینچ لی جاتی ہے اور وہاں لوگ بغیر دانائی کے مر جاتے ہیں۔

”آیوب! اگر تم زور سے پکارنا چاہتے ہو، تو تم ایسا کر سکتے ہو، لیکن کوئی بھی تمہاری باتوں کا جواب نہیں دیگا۔ تم کسی بھی فرشتے کی جانب مدد کے لئے نہیں مڑ سکتے۔

۲ ایک احمق آدمی کا غصہ اسے برباد کر دیگا۔ احمق کے شدید جذبات اسے برباد کر دیں گے۔

۳ میں نے ایک بے وقوف شخص کو دیکھا جو سوچتا تھا کہ وہ محفوظ ہے، مگر وہ اچانک مر گیا۔

۴ اسکے بچوں کی مدد کو کوئی نہیں کیا۔ عدالت میں اُنکو بچانے والا کوئی نہ تھا۔

۵ اُسکی فصل کو بھوکے لوگ کھا گئے۔ یہاں تک کہ وہ بھوکے لوگ کانٹوں کی جھاڑیوں کے بیچ اُگے چھوٹے پودوں کو بھی لے گئے۔ جو کچھ بھی اُسکے پاس تھا اُسے لالچی لوگ اٹھا لے گئے۔

۶ بُرا وقت مٹی سے نہیں نکلتا ہے اور نہ ہی مصیبت میدانوں سے اُگتی ہے۔

۷ آدمی کا جنم دکھ جھیلنے کے لئے ہوا ہے۔ یہ اُتنا ہی یقینی ہے جتنا کہ آگ سے چنگاری کا اوپر اٹھنا یقینی ہے۔

۸ ”لیکن آیوب، اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو میں خدا سے مدد مانگتا اور اس سے اپنا حال کبہ ڈالتا۔

۹ لوگ اُن حیرت انگیز باتوں کو جنہیں خدا کرتا ہے، سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ ان معجزوں کا جسے خدا کرتا ہے، کوئی انتہا نہیں ہے۔

۱۰ خدا زمین پر بارش کو بھیجتا ہے، اور وہی کھیتوں کو پانی بھیجا کرتا ہے۔

۱۱ خدا فرمانبردار لوگوں کو اوپر اٹھاتا ہے، اور مایوس لوگوں کو شادمانی بخشتا ہے۔

ایوب الیفا کو جواب دیتا ہے

۱-۲ تب ایوب نے جواب دیا:

۶

”کاش میری مصیبتوں کو تو لاجاتا، اور میری ساری مصیبتوں کو تراؤ میں رکھی جاتی!

۳ تم میرے غموں کو سمجھو گے۔ میرے غم سمندروں کے سببی ریتوں سے زیادہ بھاری ہونگے۔ اسلئے میرے الفاظ حماقت آمیز لگتے ہیں۔
۴ جیسے خدا قادر مطلق کے تیروں نے میرے جسم کو چھید دیا ہے، میری جان اس کے زہر سے متاثر ہوئی۔ خدا کے بھیانک ہتھیار میرے خلاف صف بند ہو گئے ہیں۔

۵ تیرے الفاظ کہنے کے لئے آسان ہیں جب کچھ بھی بُرا نہیں ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ایک جنگلی گدھا بھی شکایت نہیں کرتا ہے۔ جب اُسے گھاس مل جاتی ہے، اور ایک گائے بھی تب تک شکایت نہیں کرتی جب تک اُسے پاس کھانے کے لئے چارہ ہے۔

۶ بغیر نمک کا کھانا بے مزہ ہوتا ہے، اور انڈے کی سفیدی بھی بے مزہ ہوتی ہے۔

۷ میں اس کھانے کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس طرح کا کھانا مجھے بیمار کرتے ہیں۔ (میرے لئے تمہارے الفاظ ٹھیک اُسی طرح کے ہیں۔)

۸ ”کاش! مجھے وہ مل پاتا جو میں نے مانگا ہے۔ کاش! خدا مجھے دے دیتا جسکی مجھے خواہش ہے۔

۹ کاش! مجھے خدا کھل دیتا وہ اپنے ہاتھ بڑھاتا اور مجھے مار دیتا۔

۱۰ اگر وہ مجھے مار دیتا، مجھے ایک چیز کے بارے میں تسلی مل گئی ہوتی، مجھے خوشی محسوس ہوتی کہ میں نے اس ساری تکلیفوں کے باوجود کبھی بھی قدوس کے احکاموں کی نافرمانی نہیں کی۔

۱۱ ”میری قوت ختم ہو چکی ہے، اسلئے مجھے، اور زندہ رہنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ مجھ کو پتہ نہیں کہ آخر میں میرے ساتھ کیا ہو گا؟ اسی لئے میرے پاس صبر کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے۔

۱۲ میں چٹان کی مانند مضبوط اور سخت نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میرا جسم پیتل سے بنایا گیا ہے۔

۱۳ اب تو مجھ میں اتنی قوت بھی نہیں کہ میں خود کی مدد کروں۔ کیونکہ مجھے کاسیانی چھین لی گئی ہے۔

۱۴ ”ایک شخص کے دوست کو رحم دل ہونا چاہئے جب وہ مصیبت میں ہو۔ ایک شخص کو اپنے دوست کا وفادار ہونا چاہئے اگر وہ خداوند قادر مطلق سے مڑ بھی جاتا ہے تو بھی۔

۱۵ لیکن میرے بھائیو تم وفادار نہیں رہے ہو۔ میں تم پر انحصار

نہیں کر سکتا ہوں۔ تم ایسے جھرنوں کی مانند ہو جو کبھی بہتا ہے اور کبھی نہیں بہتا ہے۔ تم اس جھرنے کی مانند ہو جو امد پڑتا ہے

۱۶ جب وہ برف سے اور پگھلتے ہوئے برف سے بند ہو جاتے ہیں۔
۱۷ اور جب موسم گرم اور سُکھا ہوتا ہے تب پانی ہنا بند ہو جاتا ہے اور جھرنے سُکھ جاتے ہیں۔

۱۸ تاجروں کے قافلے بیاباں میں اپنی راہوں سے بھٹک جاتے ہیں، اور وہ فنا ہو جاتے ہیں۔

۱۹ تیما کے تاجروں کے قافلے پانی کو کھوجتے رہے، اور سب کے کارواں اُمید میں دیکھتے رہے۔

۲۰ اُنہیں یقین تھا کہ اُنہیں پانی ملے گا، مگر اُنہیں مایوسی ملی تھی۔

۲۱ اب تم اُن جھرنوں کی مانند ہو۔ تم میری مصیبتوں کو دیکھتے ہو اور خوفزدہ ہو۔

۲۲ کیا میں نے تم سے مدد مانگی؟ کیا میں نے تمہیں اپنی دولت کو میرے خاطر استعمال کرنے کو کہا؟

۲۳ کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ دشمنوں سے مجھے بچاؤ، اور مغرور لوگوں سے میری حفاظت کرو۔

۲۴ ”میں خاموش رہو گا اسلئے مجھے بتاؤ کہ میں نے کیا غلطی کی ہے۔

۲۵ سچی باتیں طاقتور ہوتی ہیں لیکن تمہارا بحث و مباحثہ کیا ثابت کریگا۔

۲۶ کیا تم میری تنقید کرنے کا منصوبہ بناتے ہو؟ کیا تم اس سے بھی زیادہ مایوس کن الفاظ بولو گے؟

۲۷ یہاں تک کہ تم یتیم بچوں کی بھی چیزوں کو قرعہ ڈال کر ہڑپنا چاہتے ہو گے۔ تم یہاں تک کہ اپنے دوست کو بھی بیچ ڈالو گے۔

۲۸ اسلئے ذرا میرے چہرے کو پرکھو، تمہاری موجودگی میں میں ہرگز جھوٹ نہ بولوں گا۔

۲۹ اسلئے اب اپنے ذہن کو تبدیل کرو۔ نا انصافی مت کرو، پھر سے ذرا سوچو کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

۳۰ میں جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں اچھے اور غلط میں فرق کر سکتا ہوں۔“

ایوب نے کہا،

۷

”اُدھی کو زمین پر جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اُسکی زندگی کرائے کے مزدور کی زندگی کی طرح ہوتی ہے۔

۱۸ ہر صبح کیوں تُو انسان کے پاس آتا ہے اور ہر پل تُو کیوں اُسے پرکھا کرتا ہے؟

۱۹ اے خداوند تو مجھے دیکھنے سے کبھی نہیں رکھتا ہے۔ تو کبھی ایک سکنڈ کے لئے بھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑیگا۔

۲۰ خُدا! تُو لوگوں پر نگاہ رکھتا ہے، اگر میں نے گناہ کیا تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ میں تمہارا نشانہ کیوں بن گیا؟ کیا میں تیرے لئے مسند بن گیا ہوں؟

۲۱ تو میرے گناہ کو کیوں نہیں معاف کرتے ہو؟ میری خلاف ورزی کو کیوں نہیں معاف کرتے ہو؟ میں جلد ہی مرنے والا ہوں اور اپنی قبر میں چلا جاؤں گا۔ جب تو مجھے تلاش کریگا، میں ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔

ایوب سے بِلدو کھتا ہے

اِسکے بعد سُونُ کے بِلدو نے جواب دیتے ہوئے کہا،

۲ ”تُو کب تک ایسی باتیں کرتا رہے گا؟ تیرے الفاظ تیز آندھی کی طرح بہہ رہے ہیں۔

۳ خُدا ہمیشہ انصاف کرتا ہے۔ عدل پر مبنی باتوں کو خدا قادر مطلق کبھی نہیں بدلتا ہے۔

۴ اِس لئے اگر تیری اولاد نے خُدا کے خلاف گناہ کی ہے تو، اُس نے اُنہیں سزا دی ہے۔ اپنے گناہوں کے لئے اُنہیں جگمگاتا پڑا ہے۔

۵ لیکن اب، یہ وقت تمہیں خدا کو تلاش کرنے اور خدا قادر مطلق کی عبادت کرنے کا ہے۔

۶ اگر تُو پاک اور راست باز ہے، تو وہ جلد ہی تمہاری مدد کرنے آئیگا۔ وہ تمہاری زمین داری کو پھر سے بحال کریگا جو کہ تمہارا حق ہے۔

۷ تب تمہارے پاس اس سے زیادہ ہوگا جتنا کہ تمہارے پاس شروع میں تھا۔

۸ ”بُزرگ لوگوں سے پوچھو اور سیکھو جو کچھ اُنکے آباء واجداد نے سیکھا تھا۔

۹ کیونکہ ایسا لگتا ہے جیسے ہم تو بس گل ہی پیدا ہوئے ہیں، ہم لوگ اتنے چھوٹے ہیں کہ کچھ جان نہیں سکتے ہیں۔ اس زمین پر سہلوگوں کا دن سایہ کی مانند بہت چھوٹا ہے۔

۱۰ یہ ہو سکتا ہے کہ بُزرگ لوگ شاید تجھے کُچھ سکھا سکیں۔ ہو سکتا ہے جو اُنہوں نے سیکھا ہے وہ تجھے سکھا سکیں۔“

۲ آدمی اس غلام کے جیسا ہے جو تپتے ہوئے دن میں سخت محنت کرتا ہے اور اُسکے بعد چھاؤں کی خواہش کرتا ہے۔ آدمی اس کِرانے کے مزدور کے جیسا ہے جو اپنی سخت محنت کی مزدوری کا منتظر رہتا ہے۔

۳ مایوسی کے مہینے گزر گئے۔ میں نے ٹکلیفوں کی راتیں جھیلی ہیں۔

۴ جب کبھی بھی میں بستر پر لیٹتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں، ”ابھی اور کتنی دیر ہے مجھے اٹھنا ہوگا۔“ رات گھسیٹتی چلی جا رہی ہے، اور دن نکلنے تک میں بستر پر بے چین ہوں۔

۵ میرا جسم کیڑوں اور کیڑے سے ڈھکا ہے۔ میرا چمڑا پھٹ گیا ہے اور ہستے پھوڑا پھنسی سے ڈھک گیا ہے۔

۶ ”میرے دن جلا ہے کی پھر کی سے بھی تیز رفتار سے جاتے ہیں، اور میری زندگی بغیر اُمید کے گزر جاتی ہے۔

۷ خُدا، یاد رکھ، میری زندگی محض ایک پھونک ہے۔ میری آنکھیں کبھی بھی کوئی اچھی چیز دوبارہ نہیں دیکھے گی۔

۸ تم مجھے پھر سے نہیں دیکھ پاؤ گے تُو مجھ کو ڈھونڈے گا۔ لیکن تب تک میں جاچکا ہوں گا۔

۹ جیسا کہ ایک بادل غائب ہو جاتا ہے، اِسطرح ایک شخص جو مرنے والا ہے اور قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آئیگا۔

۱۰ وہ اپنے پُرانے گھر کو واپس کبھی نہیں لوٹے گا۔ اُسکا گھر اُسکو پھر اور کبھی بھی نہیں جانے گا۔

۱۱ ”اِس لئے میں چُپ نہیں رہوں گا۔ میں سب کچھ کہہ ڈالوں گا۔ میری رُوح ٹکلیف زدہ ہے اور میری جان تلخیوں سے بھری ہوئی ہے، اِسی لئے میں شکایت کروں گا۔

۱۲ اے خُدا! تُو میری رکھوالی کیوں کرتا ہے؟ کیا میں ایک سمندر یا سمندری دیوبھوں۔

۱۳ میرے بستر کو چاہئے کہ مجھے آرام دے اور میرے پلنگ کو چاہئے کہ مجھے سکون اور فراغت دے۔

۱۴ لیکن اے خدا! تُو مجھے خواب میں ڈراتا ہے، اور رویاؤں سے مجھے لرزہ دیتا ہے۔

۱۵ اِس لئے مجھے زندہ رہنے سے موت کو گلے لگانا زیادہ پسند ہے۔

۱۶ میں اپنی زندگی سے نفرت کرتا ہوں۔ میں اسے چھوڑ دوں گا۔ میں اب جینا نہیں چاہتا مجھے اکیلا چھوڑو! میری زندگی میرے لئے بے معنی ہو گئی ہے۔

۱۷ اے خُدا! انسان تیرے لئے کیوں اتنا اہم ہے؟ تمہیں اسکی تعظیم کیوں کرنی چاہئے؟ تم نے اس پر توجہ بھی کیوں دیا؟

- ۱۱۔ بلند دے کہا، ”کیا بیسپرس پودا * خشک زمین میں اُگ سکتا ہے؟ کیا سرکنڈا بغیر پانی کے بڑھ سکتا ہے؟
- ۱۲۔ نہیں، اگر پانی سُکھ جاتا ہے تو وہ بھی مُرجا جائیں گے۔ وہ اتنا جھوٹا ہوگا کہ اسے کاٹ کر استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔
- ۱۳۔ وہ شخص جو خُدا کو بھول جاتا ہے سرکنڈے کی مانند ہوتا ہے۔ وہ شخص جو خُدا کو بھول جاتا ہے اسکی کوئی اُمید نہیں۔
- ۱۴۔ اس شخص کے پاس سہارے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اور اسکی حفاظت مکڑی کے جال کی مانند ہے۔
- ۱۵۔ اگر کوئی شخص مکڑی کے جال پر ٹیک لگاتا ہے تو کیا جال ٹوٹ جائیگا۔ وہ جال کو پکڑتا ہے لیکن جال اسکو سہارا نہیں دیگا۔
- ۱۶۔ وہ شخص اُس پودے کی مانند ہے جسکے پاس پانی اور سُرُج کی روشنی بہتات سے ہے۔ اُسکی شاخیں باغ میں ہر طرف پھیلتی ہیں۔
- ۱۷۔ چٹان کے ڈھیر کے چاروں جانب اپنی جڑیں پھیلاتا ہے، اور چٹان کے درمیان اُگنے کے لئے کوئی جگہ ڈھونڈتا ہے۔
- ۱۸۔ لیکن جب وہ پودا اپنی جگہ سے اُٹھاڑ دیا جاتا ہے، تو کوئی نہیں جان پاتا کہ وہاں کبھی کوئی پودا تھا۔
- ۱۹۔ لیکن وہ پودا خوش تھا اور اب دوسرے پودے وہاں اگیں گے جہاں پہلے وہ پودا تھا۔
- ۲۰۔ لیکن خُدا کسی بھی معصوم شخص کو قُربان نہیں کرے گا اور وہ بُرے شخص کو سہارا نہیں دے گا۔
- ۲۱۔ خُدا ابھی بھی تیرے مُنہ کو بنی سے اور تیرے لبوں کو خوشی کی لہار سے بھر دیگا۔
- ۲۲۔ لیکن شرمندگی تمہارے دشمنوں کے کپڑے ہونگے۔ اور بُرے لوگوں کے گھر کو تباہ کر دیا جائیگا۔“
- ایوب نے بلند کو جواب دیا**
- پھر ایوب نے جواب دیا:
- ۲۔ ”ہاں، میں جانتا ہوں کہ تُو سچ کہتا ہے۔ مگر انسان خُدا کے ساتھ کیسے بحث کر کے جیت سکتا ہے؟
- ۳۔ انسان خُدا سے بحث نہیں کر سکتا۔ خُدا انسان سے ہزاروں سوال پوچھ سکتا ہے، اور انسان ان میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دے سکتا ہے۔
- ۴۔ خُدا بہت عقلمند اور طاقت میں بہت زور آور ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو خُدا سے لڑ سکے اور نقصان بھی نہ اُٹھائے۔
- ۵۔ جب خُدا غصہ بنا کر ہوتا ہے، وہ پہاڑوں کو ہٹا دیتا ہے اور وہ اسے جان تک نہیں پاتے ہیں۔
- ۶۔ خُدا زمین کو بلانے کے لئے زلزلہ بھیجتا ہے۔ خُدا زمین کی بنیادوں کو ہلا دیتا ہے۔
- ۷۔ خُدا آفتاب کو حُکم دے سکتا ہے، اور اُسے اُگنے سے روک سکتا ہے۔ وہ تاروں کو بند کر سکتا ہے تاکہ وہ چمک نہ سکیں۔
- ۸۔ صرف خُدا نے ہی آسمانوں کو بنایا ہے۔ وہ سمندر کی لہروں پر چل قدمی کر سکتا ہے۔
- ۹۔ خُدا نے نباتُ النعش اور جبار اور ثریا اور ان سیاروں کو جو جنوبی آسمان کو پار کرتے ہیں بنایا ہے۔
- ۱۰۔ خُدا ایسے تعجب خیز کام کرتا ہے جنہیں انسان نہیں سمجھ سکتا۔ خُدا کے عظیم معجزے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔
- ۱۱۔ اگر خُدا میرے بغل سے گزرتا ہے میں اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اگر خُدا میرے بغل سے جاتا ہے تو بھی میں اسے نہیں جان سکتا۔
- ۱۲۔ اگر خُدا کچھ لے لینا چاہتا ہے۔ کوئی بھی اُسے روک نہیں سکتا۔ کوئی بھی اُس سے کہہ نہیں سکتا کہ تُو کیا کر رہا ہے؟
- ۱۳۔ خُدا اپنے قہر کو نہیں روکے گا۔ یہاں تک کہ رہب * کے حمایتی بھی خُدا سے ڈرتے ہیں۔
- ۱۴۔ اِس لئے میں خُدا سے بحث نہیں کر سکتا۔ اسے کیا کہنا چاہئے نہیں جانتا۔
- ۱۵۔ میں معصوم ہوں، لیکن میں خُدا کو جواب دے نہیں سکتا۔ میں صرف اپنے حاکم (خُدا) سے رحم کی بھیک مانگ سکتا ہوں۔
- ۱۶۔ اگر میں پکاروں اور وہ جواب دے، تب بھی مجھے یقین نہیں ہوگا کہ وہ سچ میری سنے گا۔
- ۱۷۔ خُدا مجھے کُچلنے کے لئے طوفان بھیجے گا اور وہ مجھے بے سبب ہی اور زیادہ زخموں کو دے گا۔
- ۱۸۔ خُدا مجھے پھر سے سانس نہیں لینے دے گا۔ وہ مجھے اور زیادہ مصیبت دے گا۔
- ۱۹۔ میں خُدا کو شکست نہیں دے سکتا۔ اسکے پاس عظیم طاقت ہے۔ میں خُدا کو عدالت تک گھسیٹ نہیں سکتا اُسے اپنے ساتھ منصف رہنے

رہب سمندری عنبریت (دیو)۔ لوگوں کا خیال ہے کہ رہب سمندر پر حکومت کرتا ہے۔ رہب اکثر خُدا کے دشمنوں کی علامت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

بیسپرس کا پودا ایک قسم کا پودا جس سے کاغذ بنایا جاتا ہے۔

۳۴ میری خواہش ہے کہ کوئی ہوتا جو خدا کی سزا کی پھر ٹھہری کو مجھ سے بٹاتا۔ تب خدا مجھے اور نہیں ڈراتا۔

۳۵ تب میں خدا کے خوف کے بغیر وہ سب کچھ سکوں گا، جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ مگر افسوس سچ بچ اب میں ویسا نہیں کر سکتا۔

۱ میں اپنی زندگی سے نفرت کرتا ہوں میں کھل کر شکایت کروں گا۔ اسے اپنے دل کی تلخی سے بولوں گا۔

۲ میں خدا سے کہوں گا: ”مجھ پر الزام مت لگا۔ مجھے بتادے، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ میرے خلاف تیرے پاس کیا ہے؟“

۳ خدا! کیا تو مجھے پریشان کر کے خوش ہے؟ ایسا لگتا ہے جیسے مجھے اپنے کئے کی فکر نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تُو شریروں کے منصوبوں کو جاری رکھنے میں انکی مدد کرتا ہے۔

۴ خدا! کیا تیری آنکھیں انسان کی مانند ہیں؟ کیا تُو چیزوں کو ایسے ہی دیکھتا ہے، جیسے انسان کی آنکھیں دیکھا کرتی ہیں؟

۵ کیا تیری زندگی ہملوگوں کی ہی طرح چھوٹی ہے؟ کیا تیری زندگی اُس آدمی کی طرح چھوٹی ہے؟ نہیں! اسلئے تو کیسے جانتا ہے کہ یہ کس کی مانند ہے۔

۶ تُو میری غلطی کو ڈھونڈتا ہے، اور میرے گناہ کو کھوجتا ہے۔
۷ تُو جانتا ہے کہ میں معصوم ہوں، مگر کوئی بھی تیری قوت سے مجھے بچا نہیں سکتا!

۸ اے خدا! تُو نے مجھ کو بنایا اور تیرے ہاتھوں نے میرے جسم کو شکل عطا کیا لیکن وہ اب مجھے چاروں طرف سے بند کر رہے ہیں مجھے تباہ کرتے ہیں!

۹ اے خدا! یاد کر کہ تُو نے گوندھی ہوئی مٹی سے مجھے بنایا۔ لیکن کیا اب تُو ہی مجھے پھر سے خاک میں ملائے گا؟
۱۰ تُو دودھ کی مانند مجھے اُنڈیلتا ہے، دودھ کی طرح تو مجھے وہی جھاتا ہے اور پھرتا ہے اور تُو مجھے دودھ سے پنیر میں بدلتا ہے۔

۱۱ تُو نے مجھے ہڈیوں اور عضلات سے بنایا، اور تُو نے مجھ پر چمڑا اور گوشت چڑھایا۔

۱۲ تُو نے مجھے جان بخشی اور مجھ پر رحم و کرم کیا، تُو نے میری نگہبانی کی اور تُو نے میری روح پر نظر رکھا۔

۱۳ لیکن یہ وہ ہے جو تم نے اپنے دل میں چھپا رکھا۔ میں اچھی طرح واقف ہوں کہ تو اپنے دل میں ایک خفیہ منصوبہ رکھتا ہے۔ ہاں! میں جانتا ہوں، یہ تمہارے ذہن میں تھا۔

۱۴ اگر میں گناہ کرتا ہوں، تم مجھے دیکھ رہے ہو گے، تاکہ تم مجھے غلط کاموں کے لئے سزا دے سکتے ہو۔

کے لئے مجبور نہیں کر سکتا؟ خدا کو عدالت میں آنے کے لئے کون مجبور کر سکتا ہے؟

۲۰ میں معصوم ہوں، لیکن میں جو باتیں کہتا ہوں وہ مجھے ناکارہ کر دیتی ہے۔ میں معصوم ہوں، لیکن میں اگر بولتا ہوں تو میرا منہ مجھے قصور وار ثابت کرتا ہے۔

۲۱ میں معصوم ہوں، لیکن میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا سوچنا چاہئے۔ میں اپنی زندگی سے نفرت کرتا ہوں۔

۲۲ اسلئے میں کہتا ہوں، ایسا ہی سب کے ساتھ ہوتا ہے۔ معصوم آدمی قصور وار کی طرح مرتا ہے خدا سبھوں کو تباہ کر دیتا ہے۔

۲۳ اگر کوئی ایسی بھیانک بات ہوتی ہے جس میں ایک معصوم شخص مارا جاتا ہے تو، کیا خدا اس پریوں ہی بنتا ہے۔

۲۴ جب زمین بُرے لوگوں کے حوالے کی جاتی ہے تو کیا حاکم کو خدا اندھا کر دیتا ہے؟ اگر خدا اسے نہیں کرتا ہے تو پھر کس نے اسے کیا ہے؟

۲۵ ”میرے دن دوڑنے والوں سے بھی زیادہ تیز گذرتے ہیں۔ میرے دن اُڑتے ہوئے گذرتے ہیں، اور ان میں کوئی خوشی نہیں ہے۔“

۲۶ میرے دن کاغذ کے کشتی کی طرح، اور اُس عذاب کی مانند جو شکار پر جھپٹتا ہے نکل گئے۔

۲۷ اگر میں کہوں، ”میں شکایت نہیں کروں گا۔ میں اپنا درد بھول جاؤں گا۔ اور میں خوش ہو جاؤں گا۔“

۲۸ اسلئے اصل میں کوئی بھی فرق نہیں پڑے گا۔ تکلیف مجھے آج بھی خوفزدہ کرتی ہے۔

۲۹ مجھے تو پہلے سے ہی مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے، اسلئے میں کیوں جتن کرتا رہوں؟ اسلئے میں تو کہتا ہوں، ”بھول جاؤ!۔“

۳۰ اگر میں اپنے آپ کو برف سے بھی دھولوں، اور اپنے ہاتھ صابن سے صاف دھولوں،

۳۱ تب بھی خدا مجھے کیپڑ والے کھائی میں دھکے دیگا۔ تب وہاں میرے کیپڑے بھی مجھ سے نفرت کریں گے۔

۳۲ خدا مجھ جیسا انسان نہیں ہے۔ اسلئے میں اُسکو جواب نہیں دے سکتا۔ ہم دونوں عدالت میں ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔

۳۳ میری خواہش ہے کہ دونوں طرف کی باتوں کو سننے والا ایک ثالثی ہوتا۔ میری خواہش ہے کہ ہم دونوں کا منصفانہ طریقے سے فیصلہ کرنے والا کوئی ہوتا۔

۶ کاش! خدا تجھے حکمت کے چُھپے اسرار بتا سکتا۔ وہ تم کو بتا سکتا کہ ہر کھانی کے دوڑن ہوتے ہیں، ایوب، میری سُن۔ خدا تجھے اس سے کم سزا دے رہا ہے جتنا کہ اسے دینا چاہئے۔

۷ ”ایوب! کیا تم سوچتے ہو کہ تم خدا کو سچ مچ میں سمجھ سکتے ہو؟ تم خدا قادر مطلق کو سمجھ نہیں سکتے ہو۔

۸ تم آسمانی چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے ہو! تم موت کی جگہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہو۔

۹ خدا زمین سے عظیم اور سمندر سے بڑا ہے۔

۱۰ ”اگر خدا تجھے قیدی بنائے، اور تجھے کو عدالت میں لے جائے، تو کوئی بھی شخص اُسے روک نہیں سکتا ہے۔

۱۱ یقیناً خدا جانتا ہے کہ کون بے کار ہے خدا جب بد معاشی پن کو دیکھتا ہے، تو اُسے یاد رکھتا ہے۔

۱۲ ایک جنگلی گدھا ایک انسان کو جنم نہیں دے سکتا ہے۔ اور ایک بے وقوف شخص کبھی عقلمند نہیں ہو سکتا ہے۔

۱۳ اے ایوب، ”تمہیں اپنے دل کو صرف خدا کی خدمت کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ تمہیں اپنا ہاتھ اسکی عبادت کے لئے اٹھانا چاہئے۔

۱۴ وہ گناہ جو تیرے ہاتھوں سے سرزد ہوئے ہیں، اُسکو تو دور کر۔ ناراستی کو اپنے ڈیروں میں نہ رہنے دے۔

۱۵ تب اکیلے تم خدا کی طرف بغیر شرم کے دیکھ سکتے ہو۔ تم بنا کسی ڈر کے مضبوطی سے کھڑے ہو سکتے ہو۔

۱۶ ایوب! تب تو اپنی مُصیبت کو بھول پائے گا۔ تو اپنی خستہ حالی کو بس اُس پانی کی طرح یاد کرے گا جو تیرے پاس سے بہہ کر چلا گیا۔

۱۷ تیری زندگی دوپہر کے چمکتے ہوئے سورج سے بھی زیادہ روشن ہوگی۔ زندگی کے سب سے اندھیرے لمحے ایسے چمکیں گے جیسے صبح سویرے کا سورج۔

۱۸ ایوب، تب تم محفوظ محسوس کرو گے جیسا کہ وہاں امید ہوگی۔ خدا تمہاری صرف حفاظت ہی نہیں بلکہ تم کو آرام بھی دیگا۔

۱۹ تم چین سے سو سکو گے، تمہیں کوئی نہیں ڈرائے گا۔ اور بہت سے لوگ تم سے مدد مانگنے کے لئے آئیں گے۔

۲۰ ہو سکتا ہے شریر لوگ مدد تلاش کریں گے، لیکن وہ اپنی پریشانیوں سے آزاد نہیں ہوں گے۔ موت ہی صرف اسکی امید ہوگی۔“

ضوفر کو ایوب کا جواب

تب ایوب نے جواب دیا:

۱۵ جب میں گناہ کرتا ہوں تو میں قصور وار ہوتا ہوں اور یہ میرے لئے بہت ہی بُرا ہوگا۔ لیکن میں اگر بے قصور ہوں تو بھی میں اپنا سر نہیں اٹھا نہیں سکتا ہوں! میں بھی شرمندہ اور پریشان ہوں۔

۱۶ اگر میں کامیابی حاصل کروں اور تکبر محسوس کروں، تم اس شکاری کی طرح میرا پیچھا کرنا جو ایک شیر کا پیچھا کرتا ہے۔ اور میرے خلاف اپنی طاقت دکھانا۔

۱۷ مجھے غلط ثابت کرنے کے لئے بار بار تو میرے خلاف کسی نہ کسی کو گواہ بناتا ہے۔ تیرا غصہ میرے خلاف بار بار بھڑکے گا۔ اور میرا خلاف تم ایک کے بعد ایک فوج بھیجو گے۔

۱۸ اے خدا! تو نے مجھ کو کیوں پیدا کیا؟ اس سے پہلے کہ کوئی مجھے دیکھتا، کاش! میں مر گیا ہوتا۔

۱۹ میری خواہش ہے میں زندہ نہ رہتا! میری خواہش ہے کہ میں ماں کے رحم سے سیدھے قبر میں دفنایا جاتا۔

۲۰ میری زندگی لگ بھگ ختم ہو چکی ہے، اے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ اس سے پہلے کہ میں مراؤں میرا تھوڑا سا وقت جو بچا ہے، اُسے مجھے تھوڑی خوشی سے بتانے دے۔

۲۱ اس سے پہلے کہ میں وہاں چلا جاؤں جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آتا ہے، ایسی جگہ جہاں تاریکی ہے اور موت کا سایہ ہے۔

۲۲ جو تھوڑا وقت بچا ہے، مجھے خوشی منانے دو۔ اس سے پہلے کہ میں اس جگہ چلا جاؤں، جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ گہری تاریکی، سایہ اور گھبراہٹ سے بھری ہے۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں روشنی بھی تاریکی میں بدل جاتی ہے۔“

ایوب سے ضوفر کہتا ہے

تب ضوفر نعمانی نے ایوب کو جواب دیتے ہوئے کہا:

۱۱

۲ ”اِن لفظوں کے طوفان کا جواب مجھے ضرور دینا چاہئے۔ کیا یہ سب باتیں بولنا ایوب کو صحیح ٹھہراتا ہے؟ نہیں!

۳ ایوب! کیا تم سوچتے ہو کہ ہمارے پاس تمہارے لئے جواب نہیں ہے؟ کیا تم سوچتے ہو کہ جب تم خدا پر ہنسے ہو تو کوئی تمہیں انتباہ نہیں کرے گا؟

۴ ایوب! تم خدا سے کہتے رہے کہ میری بحث صحیح ہے اور تو دیکھ سکتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔

۵ ایوب! میری یہ خواہش ہے کہ خدا تجھے جواب دے، یہ بتاتے ہوئے کہ تو غلط ہے۔

۱۲

۱۹ خُدا کا ہنوں سے انکی طاقت چھین لیتا ہے اور ان عہدیداروں کو درخواست کرتا ہے جو سوچتے ہیں کہ وہ اپنی ملازمت میں محفوظ ہیں۔
 ۲۰ خُدا اِعتِقاد والے مشیروں کو چپ کر دیتا ہے۔ وہ بزرگوں کی دانائی کو چھین لیتا ہے۔

۲۱ خُدا قانڈوں پر حقارت برساتا ہے اور حکمرانوں سے طاقت چھین لیتا ہے۔

۲۲ خُدا سب سے خفیہ رازوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ ان جگہوں میں روشنی بھیجتا ہے جو موت کے جیسا اندھیرا ہے۔

۲۳ خُدا قوموں کو وسیع اور زبردست ہونے دیتا ہے، اور پھر ان کو وہ نابود کر ڈالتا ہے۔ وہ قوموں کو پھیلا کر زبردست بنا دیتا ہے، پھر ان کے لوگوں کو وہ تتر بتر کر دیتا ہے۔

۲۴ خُدا زمین کے قانڈوں کو احمق بنا دیتا ہے، وہ اُنکو بیابان میں بلا مقصد بھٹکاتا ہے۔

۲۵ وہ قانڈ اندھیرے میں اپنا راستہ ٹٹولتے ہوئے لوگوں کے مانند ہیں۔ وہ لوگ اس شرابی کی طرح ہیں جو یہ نہیں جانتا ہے کہ وہ کہاں جاتا ہے۔“

ایوب نے کہا: ”میری آنکھوں نے یہ سب پہلے دیکھا ہے، اور پہلے ہی میں سُن چکا ہوں جو کچھ تُم کہا کرتے ہو۔ ان سب کی سمجھ بوجھ مجھے ہے۔ ۲ میں بھی اُتنا ہی جانتا ہوں جتنا تُو جانتا ہے۔ میں تجھ سے کم نہیں ہوں۔ ۳ لیکن مجھے آرزو نہیں ہے کہ میں تجھ سے بحث کروں، میں خدا قادر مطلق سے بولنا چاہتا ہوں۔ اپنی مُصیبت کے بارے میں، میں خُدا سے بحث کرنا چاہتا ہوں۔ ۴ لیکن تُم تینوں اپنی بے خبری کو جھوٹ بول کر ڈھکنا چاہتے ہو۔ تُم وہ بیکار کے ڈاکٹر ہو جو کسی کو اچھا نہیں کر سکتے۔ ۵ میری خواہش ہے کہ تُم لوگ چپ رہو۔ تمہارے کرنے کے لئے وہ عقلمندی کی بات ہوگی۔“

۶ ”اب میری بحث سنو۔ مجھے تم سے جو کہنا ہے سنو۔
 ۷ کیا تُم خُدا کی طرف سے جھوٹ بولو گے؟ کیا یہ تُم کو سچ یقین ہے کہ خُدا تُم سے جھوٹ بولنا چاہتا ہے؟
 ۸ کیا تُم میرے خلاف خُدا کی طرفداری کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟
 ۹ تُم خُدا کی طرف ہونا چاہتے ہو صرف اسلئے کہ وہ خُدا ہے۔

۹ اگر خُدا تُم کو نہایت غور سے جانچے گا تو کیا وہ یہ دیکھائے گا کہ تُم صحیح ہو؟ کیا تُم سوچتے ہو کہ تُم خُدا کو بے وقوف بنا سکتے ہو، جیسا کہ تُم لوگوں کو بے وقوف بناتے ہو۔

۲ ”مجھے یقین ہے تُم سوچتے ہو کہ صرف تُم ہی لوگ حکمت والے ہو، تُم سوچتے ہو کہ جب تُم مرو گے تو تمہارے ساتھ حکمت مر جائے گی۔
 ۳ لیکن میرا داغ اتنا ہی اچھا ہے جتنا تمہارا۔ میں تُم سے کم رتبہ والا نہیں ہوں۔ کوئی بھی دیکھ سکتا ہے کہ یہ سچ ہے۔

۴ ”اب میرے اپنے دوست میری بنی اُڑاتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہاں، اسنے خُدا سے دُعا کیا اور خُدا نے اسے جواب دیا۔ اسلئے یہ سب بُری باتیں اُنکے ساتھ ہو رہی ہیں، ”میں راست اور معصوم آدمی ہوں، لیکن وہ میری بنی اُڑاتے ہیں۔

۵ ایسے لوگ جن پر مُصیبت نہیں پڑی، مُصیبت زدہ لوگوں کی بنی اُڑاتے ہیں۔ ایسے لوگ گرتے ہوئے شخص کو دھک دیا کرتے ہیں۔

۶ ڈاکوؤں کے ڈیرے سلامت رہتے ہیں۔ اسی طرح سے ایسے لوگ جو خُدا کو غصہ دلاتے ہیں سلامتی سے رہتے ہیں اور خود اپنی طاقت کو وہ اپنا خُدا مانتے ہیں۔

۷ ”لیکن تو حیوانوں سے پوچھ کر دیکھ، وہ تجھے سکھائیں گے اور ہوا کے پرندوں سے دریافت کرو وہ تجھے بتائیں گے۔

۸ یا تُو زمین سے پوچھ لے، وہ تجھ کو سکھادے گی، یا سمندر کی مچھلیاں تجھ سے اپنی عقلمندی بیاں کریں گی۔

۹ ہر کوئی جانتا ہے کہ خُدا نے ان سب چیزوں کو بنایا ہے۔
 ۱۰ ہر زندہ جانور اور ہر ایک انسان جو سانس لیتا ہے، خُدا کی قوت کے ماتحت ہے۔

۱۱ جیسے زبان کھانے کا ذائقہ چکھتی ہے ویسے ہی کان باتوں کو پرکھتے ہیں۔

۱۲ ہم کہتے ہیں، ”عقلمندی بزرگ لوگوں کے پاس پائی جاتی ہے اور عُمر کی درازی سمجھداری عطا کرتی ہے۔

۱۳ عقلمندی اور قوت خدا کی ہے، اچھی صلاح اور سمجھ اسکی ہے۔
 ۱۴ اگر خُدا کسی شے کو ڈھکنا چاہتا ہے تو پھر لوگ اُسے نہیں بنا سکتے۔ اگر خُدا کسی شخص کو قید کرے تو لوگ اُسے آزاد نہیں کر سکتے۔

۱۵ اگر خُدا بارش کو روک دے تو زمین سُکھ جائے گی۔ اگر خُدا بارش کو برسنے دے تو زمین پر سیلاب آجائے گا۔

۱۶ خُدا کے پاس طاقت اور عقل ہے۔ وہ شخص جسے دھوکا دیا جاتا ہے اور وہ شخص جو دھوکا دیتا ہے، دونوں خدا کے ماتحت ہیں۔

۱۷ خُدا مشیروں کی عقلمندی لے لیتا ہے۔ اور منصفوں کو گھبرا دیتا ہے اور بیوقوفوں کی طرح ان سے حرکت کرواتا ہے۔

۱۸ بادشاہ لوگوں کو قید میں ڈال سکتے ہیں لیکن انلوگوں کو خُدا آزاد کرتا ہے۔ اور اُنکو طاقتور بناتا ہے۔

۷۲ تم نے میرے پاؤں میں زنجیر ڈال دیا ہے۔ اور میری ہر قدم پر نظر رکھتا ہے۔ تو میری ہر ایک حرکت پر نظر رکھتا ہے۔

۷۸ اُسے میں کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہوں لکڑی کے سڑے ہوئے ٹکڑے کی طرح، کیڑوں سے کھائے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے کی طرح۔“

۱۴ ایوب نے کہا، آدمی جو عورت سے پیدا ہوتا ہے، مصیبت سے بھری ایک چھوٹی زندگی جیتا ہے۔

۲ انسان کی زندگی ایک پھول کی مانند ہے جو جلد کھلتا ہے اور پھر مرجا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی ایک سایہ کی طرح ہے جو تھوڑی دیر کھلتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ ۳ اے خدا! کیا تو میرے جیسے شخص کو دیکھے گا؟ کیا تو میرے ساتھ عدالت میں آئے گا تاکہ ہم دونوں اپنے بحث کو سامنے رکھ سکیں۔

۴ ”ناپاک چیز میں سے پاک چیز کون نکال سکتا ہے؟ کوئی نہیں! ۵ انسان کی زندگی محدود ہے۔ انسان کے مہینوں کی تعداد خدا نے مقرر کر دی ہے۔ تو نے انسان کے لئے جو حد باندھی ہے اُسے کوئی بھی نہیں بدل سکتا۔

۶ اُسے اے خدا! تو ہم پر نظر رکھنا چھوڑ دے۔ ہم لوگوں کو اکیلا چھوڑ دے۔ ہمیں اپنی سخت زندگی کا مزہ لینے دے جب تک کہ ہمارا وقت ختم نہیں ہو جاتا۔

۷ ”وہاں ایک درخت کے لئے امید ہے۔ اگر اسے کاٹ کر گرا دیا جاتا ہے تو وہ پھر سے بڑھ سکتا ہے۔ وہ لگاتار شاخیں باہر نکالتا رہے گا۔

۸ چاہے اُسکی جڑیں زمین میں پُرانی کیوں نہ ہو جائیں اور اُسکا تنا چاہے مٹی میں کیوں نہ مر جائے۔

۹ تو بھی پانی تلے پروہ پھر سے بڑھنے لگے گا۔ اور نئے پودے کی طرح شاخیں نکالے گا۔

۱۰ لیکن جب ایک آدمی مر جاتا ہے تو وہ ختم ہو جاتا ہے! جب آدمی مرتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

۱۱ ندی کے سوکھ جانے تک تم سمندر کا سارا پانی نکال سکتے ہو، لیکن آدمی مرنا ہوا رہے گا۔

۱۲ جب کوئی شخص مر جاتا ہے وہ نیچے لیٹ جاتا ہے وہ پھر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مرے ہوئے آدمی کے جاگنے تک آسمان غائب ہو جائیگا۔ نہیں، لوگ اس نیند سے اٹھ نہیں سکتے ہیں۔

۱۳ ”کاش! تو مجھے میری قبر میں چھپا دیتا جب تک تیرا قہر بیٹھ نہ جاتا۔ پھر کوئی وقت میرے لئے مقرر کر کے تو مجھے یاد کرتا۔

۱۰ تم جانتے ہو کہ خدا تم کو ڈانٹ ڈپٹ کریگا اگر تم ایک شخص کی عدالت میں صرف اسلئے طرہ داری کرتے ہو کیونکہ وہ اہم شخص تھا۔ ۱۱ کیا اُسکا جلال تمہیں ڈرانے دے گا؟ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ہو؟

۱۲ تمہاری بحث کا کوئی مول نہیں ہے۔ تمہارے جواب بیکار ہیں۔

۱۳ ”چپ رہو اور مجھ کو کچھ لینے دو۔ جو کچھ بھی میرے ساتھ ہوتا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں۔

۱۴ میں خود کو خطرے میں ڈال رہا ہوں، اور میں اپنی زندگی اپنے ہاتھوں میں لے رہا ہوں۔

۱۵ چاہے خدا مجھے قتل کر دے پھر بھی میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں گا۔ میں یقیناً اس کے سامنے اپنا بچاؤ کروں گا۔

۱۶ اور اگر خدا مجھے جینے دیتا ہے تو یہ اسلئے کیونکہ مجھے بولنے کا حوصلہ تھا۔ ایک شریر شخص کبھی بھی خدا کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا ہے۔

۱۷ اُسے غور سے سُن جے میں کہتا ہوں۔ مجھے بیان کرنے دو۔

۱۸ اب میں اپنا بچاؤ کرنے کو تیار ہوں۔ میں اپنی بحث ہوشیاری سے سامنے رکھوں گا۔ یہ مجھے پتہ ہے کہ مجھ کو صحیح قرار دیا جائے گا۔

۱۹ کوئی بھی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ میں غلط ہوں۔ اگر کوئی شخص ثابت کر دے تو میں چپ ہو جاؤں گا، اور جان دے دوں گا۔

۲۰ ”اے خدا! تو صرف مجھے دو چیز دے تب میں تجھ سے نہیں چھپوں گا۔

۲۱ مجھے سزا دینا چھوڑ دے۔ اور اپنی دہشت سے مجھے ڈرانا چھوڑ دے۔

۲۲ پھر تو مجھے پکار اور میں تجھے جواب دوں گا یا پھر مجھ کو بولنے دے اور تو مجھ کو جواب دے۔

۲۳ میں نے کتنے گناہ کئے؟ میں نے کیا غلطی کی ہے؟ مجھے میرا گناہ اور میری غلطی دکھا۔

۲۴ اے خدا! تو مجھ سے کیوں کنارہ کشی کرتا ہے؟ اور میرے ساتھ میرے دشمن جیسا سلوک کیوں کرتا ہے؟

۲۵ کیا مجھ کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو؟ میں صرف ایک پتا ہوں جسے ہوا اڑا کر لے جاسکتی ہے؟ کیا تم پیال کے ایک چھوٹے ٹکڑے پر حملہ کر رہے ہو؟

۲۶ اے خدا! تو میرے خلاف کڑوی بات بولتا ہے۔ کیا تم مجھے ان گناہوں کی سزا دے رہے ہو جنہیں میں نے بچپن میں کیا ہے؟

۶ تجھے غلط ثابت کرنے کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ تُو خود اپنے مُنہ سے جو باتیں کہتا ہے وہ ثابت کرتی ہے کہ تو غلط ہے۔

۷ ”ایوب! کیا تُو سوچتا ہے کہ جنم لینے والا پہلا شخص تُو ہی ہے، اور پہاڑوں کی تشکیل سے بھی پہلے تیرا جنم ہوا۔

۸ کیا تُو نے خدا کی پوشیدہ منصوبہ سُن لی ہے؟ کیا تُو سوچا کرتا ہے کہ صرف تُو ہی عقلمند ہے؟

۹ ایوب! ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ ہم وہ سبھی باتیں سمجھتے ہیں جو تو نہیں سمجھتا ہے۔

۱۰ وہ لوگ جن کے بال سفید ہیں اور بڑے بوڑھے ہیں وہ ہماری تائید کرتے ہیں۔ ہاں، تیرے باپ سے بھی بہت زیادہ عمر کے لوگ ہمارے طرف دار ہیں۔

۱۱ خدا تجھ کو تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے، لیکن یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے۔ ہملوگوں نے خدا کا پیغام تجھے نرمی سے سنایا۔

۱۲ ایوب! تم کیوں نہیں سمجھ سکتے ہو؟ تم سچائی کو کیوں نہیں دیکھ سکتے ہو؟

۱۳ جب تُو ان غصے بھرے کلام کو کہتا ہے تو تُو خدا کے خلاف ہوتا ہے۔

۱۴ ”سچ مچ کوئی شخص پاک نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص * خدا سے زیادہ صحیح نہیں ہو سکتا!“

۱۵ یہاں تک کہ خدا بھی اپنے فرشتوں پر مکمل اعتماد نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آسمان بھی خدا کے مقابل میں پاک نہیں ہے۔

۱۶ آدمی تو اور بھی بُرا ہے آدمی ناپاک اور بگڑا ہوا ہے۔ وہ بُرائی کو پانی کی طرح پیتا ہے۔

۱۷ ”ایوب! میری بات تُو سُن اور میں اُسکا بیان تجھ سے کروں گا۔ میں وہ سب تجھے بتاؤں گا جو میں جانتا ہوں۔

۱۸ میں تجھ کو وہ باتیں بتاؤں گا جسے عقلمند لوگوں نے مجھ کو بتایا ہے ان عقلمندوں کے آباء و اجداد نے انہیں یہ باتیں بتایا ہے۔ اُن لوگوں نے کچھ بھی مجھ سے نہیں چھپایا۔

۱۹ صرف انہیں ہی زمین دی گئی تھی۔ کوئی غیر ملکی وہاں سے نہیں گزرتے تھے۔

۲۰ یہ عقلمند لوگ کہتے ہیں: ایک شریر شخص اپنی ساری زندگی میں تکلیف جھیلتا ہے۔ ایک ظالم شخص اپنی زندگی کے تمام سالوں میں تکلیفوں سے گزریگا۔

۱۴ اگر کوئی انسان مر جائے تو وہ اپنی زندگی واپس پائیگا؟ میں تب تک انتظار کروں گا، جب تک کہ مجھے کرنا چاہئے اور جب تک کہ میں آزاد نہ ہو جاؤں۔

۱۵ اے خدا! تُو مجھے بلائے گا اور میں تجھے جواب دوں گا۔ اور تب میں جسے تو نے پیدا کیا ہے تیرے لئے اہم ہوؤں گا۔

۱۶ تُو میرے ہر قدم کا جسے میں اٹھاتا ہوں نظر رکھے گا لیکن تو میرے گناہوں پر نظر نہیں رکھے گا۔

۱۷ تو میرے گناہوں کو ایک تھیلی میں رکھے گا۔ اس پر مہر لگا کر اسے دور پھینک دیگا!

۱۸ ”پہاڑ گرتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ بڑے بڑے چٹان ٹکڑوں میں ٹوٹ جاتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔

۱۹ پتھروں کے اوپر سے بننے والا پانی اُسے گھس ڈالتا ہے، سیلاب زمین کی مٹی کو بہا کر لے جاتا ہے۔ اس طرح خدا! تُو انسان کی اُمید کو برباد کر دیتا ہے اور پھر تو چلا جاتا ہے۔

۲۰ تو اسے پوری طرح شکست دیتا ہے۔ اور پھر تو چلا جاتا ہے تو اسے مایوس کرتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے موت کی جگہ میں بھیج دیتا ہے

۲۱ اگر اُسکے بیٹے کبھی عزت پاتے ہیں تو اُسے کبھی اُسکا پتہ نہیں چل پاتا ہے۔ اگر اُسکے بیٹے کبھی ذلیل ہوتے ہیں تو وہ اُسے کبھی نہیں دیکھ پاتا۔

۲۲ وہ شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرتا ہے اور وہ صرف اپنے لئے چیخ و پکار کرتا ہے۔

ایوب کے لئے ایفاز کا جواب

تب ایفاز تیسرا نے ایوب کو جواب دیا:

۱۵

۲ ”ایوب! اگر تُو سچ مچ عقلمند ہوتا تو اپنی بیکار کی رائے سے مجھے جواب نہیں دیا ہوتا۔ ایک عقلمند آدمی گرم ہوا سے اتنا بھرا ہوا نہیں ہوتا ہے۔

۳ کیا تم سوچتے ہو کہ ایک عقلمند آدمی بیکار باتوں سے اور تقریروں سے جکا کوئی مطلب نہیں ہے بحث کریگا؟

۴ ایوب! اگر چیزیں جیسا کہ تم چاہو ویسی ہوں تو کوئی بھی خدا سے نہ توڑیگا اور نہ احترام کریگا اور نہ ہی اسکی عبادت کریگا۔

۵ تیرے باتوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ تو نے گناہ کیا ہے۔ ایوب! تو عیاری کی باتوں سے اپنے گناہ کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایلیاز کو ایوب کا جواب

۱۶ اس پر ایوب نے جواب دیتے ہوئے کہا:
 ۲ ”میں نے پہلے یہ باتیں سُنی ہیں۔ تم تینوں مجھے
 دکھ دیتے ہو، آرام نہیں۔

۳ کب یہ بے معنی باتیں بند ہونگی؟ تم لگاتار کیوں بحث کرتے ہو؟
 ۴ میں بھی وہی باتیں کہہ سکتا ہوں جو تم کہتے ہو۔ اگر تمہیں میری طرح
 مصیبت ہوتی تو میں تمہارے خلاف عقلمندی کی باتیں کہہ سکتا تھا اور تم پر
 میں اپنا سر ہلا سکتا تھا۔

۵ لیکن میں اپنی باتوں سے تمہیں امید دے کر تمہارا حوصلہ بڑھا سکتا
 ہوں۔

۶ ”لیکن اُن ساری باتوں سے جو ختم نہیں ہوگی میں کہتا ہوں اُس سے
 میرا دکھ ختم نہیں ہوگا۔ لیکن اگر میں کچھ بھی نہ کہوں تو بھی میں اچھا
 محسوس نہیں کرتا ہوں۔

۷ سچ مچ اے خدا! تو نے میری قوت کو چھین لیا ہے۔ تو نے میرے
 سارے گھرانے کو نابود کر دیا ہے۔

۸ تو نے مجھے پتلا اور کمزور بنایا اور یہ لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ میں
 مجرم ہوں۔

۹ ”خدا مجھ پر حملہ کرتا ہے۔ وہ مجھ سے ناراض ہے اور وہ میرے جسم
 کو پھاڑ کر الگ کر دیتا ہے۔ خدا میرے اوپر دانت پیتا ہے۔ مجھے دشمن
 نفرت بھری نظروں سے گھورتے ہیں۔

۱۰ لوگ میرے چاروں طرف بھیر ٹکاتے ہیں۔ وہ مجھ پر ہنستے ہیں
 اور میرے چہرے پر پتھر مارتے ہیں۔

۱۱ خدا نے مجھے بُرے لوگوں کے ہاتھوں میں سو نپ دیا ہے۔ اسنے
 ضریر لوگوں کو اجازت دیا ہے کہ مجھے چوٹ پہنچائیں۔

۱۲ میرے ساتھ سب کچھ ہستہ تھا اچانک میں خدا کے ذریعہ کچل
 دیا گیا۔ اُس نے مجھے میرے گردن سے پکڑا اور میرے ٹکڑے ٹکڑے کر
 دیئے۔ خدا نے اپنے نشانے کے مشق کے لئے مجھے استعمال کیا۔

۱۳ خدا کے تیر انداز میرے چاروں طرف ہیں۔ وہ میرے گردوں
 سے ہو کر تیروں کو چلاتا ہے۔ وہ رحم نہیں دکھاتا ہے۔ وہ میرے پت کو
 زمین پر بہا دیتا ہے۔

۱۴ خدا مجھ پر بار بار وار کرتا ہے۔ وہ مجھ پر ایسے جھپٹتا ہے جیسے
 کوئی سپاہی جنگ میں جھپٹتا ہے۔

۱۵ ”میں بہت ہی دکھی ہوں اسلئے میں ٹاٹ کے کپڑے پہنتا
 ہوں۔ مٹی اور راکھ پر بیٹھتا ہوں اور شکست یاب محسوس کرتا ہوں۔

۲۱ ہر شور و غل اُسے ڈراتی ہے۔ جب وہ سوچتا ہے کہ وہ محفوظ ہے
 تو اسی وقت اسکا دشمن اس پر حملہ کریگا۔

۲۲ بُرے آدمی محسوس کرتے ہیں کہ اندھیرے سے باہر آنے
 کے لئے اسکے پاس کوئی امید نہیں ہے۔ کسی جگہ تلوار اسکو مارنے کا انتظار
 کر رہا ہے۔

۲۳ وہ ادھر ادھر بھٹکتا ہے لیکن گدھ اسکے بدن کو اپنی غذا کے طور پر
 کھا لینگے۔ اسکو پتہ ہے کہ اُسکی موت بہت قریب ہے۔

۲۴ فکر اور تکلیف اُسے ڈرپوک بناتی ہیں اور یہ باتیں اُس پر ایسے حملہ
 کرتی ہیں جیسے کوئی بادشاہ اسکو فنا کر ڈالنے کو تیار ہو۔

۲۵ کیونکہ بُرا شخص خدا کو ماننے سے انکار کرتا ہے، وہ خدا قادر مطلق کی
 خلاف ورزی کرتا ہے اور اسے شکست دینے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۶ وہ بُرا شخص بہت ضدی ہے۔ وہ خدا پر ایک موٹی مضبوط ڈھال
 سے حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۷ ”ایک شخص شاید امیر اور موٹا ہو سکتا ہے۔
 ۲۸ لیکن اس کے قصبہ کو مٹا دیا جائیگا۔ اسکا گھر برباد کر دیا گیا اور اسکا
 مکان خالی ہو جائیگا۔

۲۹ بُرا شخص زیادہ وقت تک دو لتمد نہیں رہے گا۔ اسکی دولت
 مندی نہیں رہے گی اسکی فصلیں زیادہ نہیں بڑھے گی۔

۳۰ بُرا شخص اندھیرے سے نہیں بچ پائے گا۔ وہ اُس درخت کی
 مانند ہوگا جسکی شاخیں آگ سے جھلس گئی ہیں اور خدا کی پھونک اسکو دور
 اُڑا دے گی۔

۳۱ بُرے شخص کو بیکار کی چیزوں کے بھروسے رہ کر اپنے آپ
 بے وقوف نہیں بننا چاہئے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ کچھ نہیں پائیگا۔

۳۲ بُرا شخص اپنی عمر کے پورا ہونے سے قبل ہی بوڑھا ہو جائے گا
 اور سُوکھ جائے گا۔ وہ ایک سُوکھی ہوئی ڈالی سا ہو جائے گا جو پھر کبھی بھی
 بُری نہیں ہوگی۔

۳۳ بُرا شخص اُس انگور کی بیل کی مانند ہوتا ہے جسکے پھل پکنے سے
 پہلے ہی جھڑ جاتے ہیں۔ ایسا شخص زیتون کے درخت کے جیسا ہوتا ہے
 جسکے پھول جھڑ جاتے ہیں۔

۳۴ کیونکہ انلوگوں کے پاس خدا کے بغیر کچھ نہیں ہے۔ جو کہ
 پیسوں سے بیمار کرتے ہیں انکے گھروں کو آگ سے برباد کر دیا جائیگا۔

۳۵ بُرے شخص ہمیشہ بُرے منصوبے بناتے ہیں، اور مصیبت
 پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ لوگ ہمیشہ یہ منصوبہ بناتے ہیں کہ کیسے
 لوگوں کو دغا دے سکتے ہیں۔“

۱۰ ”لیکن تم سب یہ دکھانے کی کوشش کرنے آؤ کہ یہ پوری غلطی میری ہے۔ تم لوگوں کے درمیان میں سے کوئی بھی عقلمند نہیں۔

۱۱ میری زندگی گزر رہی ہے۔ میرے منصوبے برباد ہو گئے میرے پاس امید کی ایک کرن بھی نہیں ہے۔

۱۲ لیکن میرے سبھی دوست مل گئے ہیں۔ وہ لوگ رات کو دن سمجھتے ہیں۔ اندھیرا کے وقت وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ روشنی نزدیک ہی میں ہے۔

۱۳ ”میں یہ امید کر سکتا ہوں کہ میرا نیا گھر قبر ہے۔ میں اندھیری قبر کے اندر اپنا بستر بنانے کی امید کر سکتا ہوں۔

۱۴ میں قبر سے کہہ سکتا ہوں، تو میرا ’باپ‘ ہے، اور کپڑے سے کہ تو میری ’ماں‘ ہے یا تو میری ’بہن‘ ہے۔

۱۵ لیکن اگر صرف یہی میری امید ہے تو میرے پاس کوئی امید نہیں ہے۔ اگر یہی صرف میری امید ہے تو لوگ مجھے بغیر کسی امید کے دیکھ چکے ہیں۔

۱۶ کیا میری امید میرے ساتھ جانیگی؟ کیا یہ بھی نیچے موت کی جگہ میں جانیگی؟ کیا ہم ایک ساتھ مٹی کے اندر جائیں گے؟“

ایوب کو بلد کا جواب

تب بلد سُرخ نے ایوب کو جواب دیا:

۱۸

۲ ”ایوب، تم کب بولنا بند کرو گے؟ چپ رہو اور سننے کی کوشش کرو۔ ہمیں کھنے دو۔

۳ ”تو کیوں یہ سوچتا ہے کہ ہم لوگ گائے کی طرح بے وقوف ہیں؟

۴ ایوب! تُو اپنے غضب سے اپنا ہی نقصان کر رہا ہے۔ کیا لوگ زمین صرف تیرے لئے چھوڑ دیں؟ کیا تُو یہ سوچتا ہے کہ صرف تجھے خوش کرنے کے لئے خدا پہاڑوں کو بلالے گا؟

۵ ”ہاں، بُرے لوگوں کی روشنی گل ہو جائیگی اور اُسکی آگ بجھ جائیگی۔

۶ اُنکے خیمہ میں روشنی اندھیری ہو جائیگی۔ اور اُنکے سامنے کی چراغ بجھ جائیگی۔

۷ اُس کے قدم پھر کبھی مضبوط اور تیز نہیں ہوں گے، لیکن وہ آہستہ چلے گا اور کمزور ہو جائے گا۔ اسکا اپنا ہی بُرا منصوبہ اسے گرائے گا۔

۸ اسکا اپنا پیر ہی اسے جال میں پھنسانے گا۔ وہ جال میں چلے گا اور اس میں پھنس جائیگا۔

۹ جال اُسکی ایڑی کو پکڑ لے گا۔ جال اُسکو کس کر کھڑ لے گا۔

۱۰ ایک رسی زمین پر اسکو پھنسا لیگی۔ جال اسکے راستہ میں ہے۔

۱۶ رورو کر میرا چہرہ لال ہو گیا ہے۔ میری آنکھوں کے چاروں طرف کالا ترہ بن گیا ہے۔

۱۷ میں کسی بھی شخص کے لئے کبھی ظالم نہیں تھا۔ لیکن میں بُری طرح سے جھیل رہا ہوں۔ میری دعائیں صحیح اور پاک ہیں۔

۱۸ ”اے زمین! تُو کبھی اُن بُری چیزوں کو مت چھپانا جو میرے خلاف کئے گئے ہیں۔ میرے انصاف کی فریاد کو مت روکو۔

۱۹ اب بھی آسمان میں کوئی ہے جو میرے لئے بولے گا۔ اوپر کوئی ہے جو میرے لئے ثبوت دیگا۔

۲۰ میرے دوست نے میرے لئے بولنے کے لئے بہانہ کیا جبکہ میری آنکھیں خدا کے لئے آنسو بہاتی ہیں۔

۲۱ خدا کو اسکے لئے جو اس سے بحث کرتا ہے جائز فیصلہ کرنے دے۔ خدا کو اس آدمی کے لئے جو اپنے دوستوں کے ساتھ بحث کرتا ہے جائز فیصلہ کرنے دے۔

۲۲ ”کچھ ہی سال بعد میں اس جگہ چلا جاؤں گا جہاں سے پھر میں کبھی واپس نہ آؤں گا (موت)۔

۱۷

میری روح ٹوٹ چکی ہے۔ میں چھوڑنے ہی والا ہوں

میری زندگی لگ بھگ ختم ہو چکی ہے قبر میرا انتظار

کر رہا ہے۔

۲ لوگ مجھے گھیر لیتے ہیں اور مجھ پر ہنستے ہیں۔ میں انلوگوں پر نظر رکھتا ہوں کیونکہ وہ لوگ میری بے عزتی کرتے ہیں۔

۳ ”خدا مجھے دکھا کہ سچ مچ میں تو میری مدد کرتا ہے۔ کوئی اور میری حمایت نہیں کریگا۔

۴ میرے دوستوں کا دل تُو نے بند کر دیا، اور وہ کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔ برائے مہربانی جیتے مت دے۔

۵ لوگوں کی کھاوت کو تُو جانتا ہے۔ ایک شخص اپنے دوست کی مدد کرنے کے لئے اپنے بچے کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن میرے دوست میرے خلاف ہو گئے۔

۶ خُدا نے مجھے لوگوں کے لئے ضربُ المثل بنا دیا ہے۔ اور میں ایسا

ہو گیا کہ لوگ میرے مُنہ پر تھوکیں۔ ۷ میری آنکھیں لگ بھگ اندھی ہو چکی ہیں کیونکہ میں دُکھ اور درد میں مبتلا ہوں، میرا پورا جسم سایہ کی مانند پتلا ہو گیا ہے۔

۸ ایماندار لوگ ہی صرف اس بارے میں پریشان ہیں۔ معصوم لوگ انلوگوں سے پریشان ہیں جو خدا کا خیال نہیں کرتے۔

۹ لیکن اچھے لوگ اپنی زندگی کے طور و طریقہ کو برقرار رکھتے ہیں۔ معصوم اور زیادہ طاقتور بن جائیں گے۔

۶ لیکن وہ تو خدا ہے جس نے میرے لئے غلط کیا ہے۔ اسنے مجھے پکڑنے کے لئے پھندا ڈال رکھا ہے۔

۷ میں چلاتا ہوں اسنے مجھے چوٹ پہنچایا! لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔ حالانکہ میں نے پکار لگائی مجھے انصاف نہیں ملی۔

۸ میرا راستہ خدا نے روکا ہے، اسنے میں اُسکو پار نہیں کر سکتا۔ اُس نے میری راہ کو تاریکی میں چھپا دیا ہے۔

۹ میری عزت و احترام خدا نے چھین لی ہے، اُس نے میرے سر پر سے تاج اتار لیا ہے۔

۱۰ جب تک میری جان نہیں نکل جاتی، خدا مجھ کو ہر طرف سے مارتے رہتا ہے۔ وہ میری اُمید کو ایسے اکھاڑتا ہے جیسے کوئی پیر کو جڑ سے اکھاڑ دے۔

۱۱ میرے خلاف خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ وہ مجھ سے اپنے دشمن کے جیسا سلوک کرتا ہے۔

۱۲ خدا اپنی فوج مجھ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ وہ میرے چاروں طرف حملے کا بُرج بناتے ہیں۔ میرے ڈیرے کے چاروں جانب خیمہ زن ہیں۔

۱۳ ”میرے بھائیوں کو خدا نے مجھ سے نفرت کروایا۔ اور میں اپنے تمام دوستوں کے لئے اجنبی ہو گیا ہوں۔

۱۴ میرے رشتہ داروں نے مجھ کو چھوڑ دیا، میرے دوستوں نے مجھ کو بھلا دیا۔

۱۵ میں اپنے مہمانوں اور اپنی لونڈیوں کی نظر میں اجنبی کے جیسا ہوں۔ میں اُنکی نگاہ میں پرہیزی ہو گیا ہوں۔

۱۶ میں اپنے نوکر کو بُلاتا ہوں لیکن وہ جواب نہیں دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر میں مدد مانگوں تو بھی میرا نوکر مجھ کو جواب نہیں دیتا۔

۱۷ میری ہی بیوی میری سانس کی بدبو سے نفرت کرتی ہے۔ میرے اپنے ہی بھائی مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

۱۸ چھوٹے بچے تک میری ہنسی اڑاتے ہیں۔ جب میں اُنکے پاس جاتا ہوں تو وہ میرے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

۱۹ میرے قریبی دوست مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ میرے اپنے لوگ جس سے میں محبت رکھتا ہوں میرے مخالف بن گئے ہیں۔

۲۰ ”میں اتنا دُلا ہوں کہ میری کھال میری ہڈیوں پر لٹک رہی ہے۔ مجھ میں صرف تھوڑی جان بچ گئی ہے۔

۲۱ ”اے میرے دوستو! مجھ پر رحم کرو، رحم کرو مجھ پر! کیونکہ خدا نے مجھ کو ضرب لگایا ہے۔

۱۱ دہشت چاروں طرف سے اسکے لئے انتظار کر رہا ہے۔ اُسکے اُٹھانے کے ہر قدم کا پالن کریگا۔

۱۲ آفت اسکے لئے بھوکا ہے۔ جب وہ گریگا تو تباہی و بربادی اُسے دبوچنے کے لئے تیار ہے۔

۱۳ ملک بیماری اسکے چہرے کو کھاجا نیگی۔ یا یہ اسکے بازوؤں اور پیروں کو سڑا دیگی۔

۱۴ بُرے شخص کو اپنے گھر کی محفوظ جگہ سے دور لے جایا جائیگا۔ اور اسکو دہشت کے بادشاہ سے ملانے کے لئے لے جایا جائے گا۔

۱۵ اُسکے گھر میں کچھ بھی نہ بچے گا کیونکہ اُسکے مکان میں جلتی ہوئی گندھک بکھیر دی جائے گی۔

۱۶ نیچے اسکی جڑیں سُکھ جائیں گی، اور اُوپر اس کی شاخیں مڑجھا جائیں گی۔

۱۷ زمین پر کے لوگ اُسکو یاد نہیں کریں گے۔ اسکے نام کا ذکر اس زمین پر کبھی نہیں کیا جائیگا۔

۱۸ روشنی سے اُسکو باہر ہٹا دیا جائے گا اور وہ اندھیرے میں ڈھکیل دیا جائے گا۔ لوگ اسے اس دنیا سے دُور بھگا دیں گے۔

۱۹ اُسکو نیچے یا پوتا پوتی، نواسا نواسی نہیں ہونگے۔ اسکے خاندان سے کوئی بھی زندہ نہیں رہیگا۔

۲۰ مغرب کے لوگ دہشت زدہ ہو جائینگے جب وہ سُنیں گے کہ بُرے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا۔ مشرق کے لوگ اُس دہشت سے سُن ہو جائیں گے۔

۲۱ سچُ بُرے شخص کے گھر کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔ ایسا ہی ہوگا اُس شخص کے ساتھ جو خدا کو نہیں جانتے ہیں۔“

ایوب کا جواب

تب ایوب نے جواب دیتے ہوئے کہا:

۱۹

۲ ”کب تک تم مجھے چوٹ پہنچاتے رہو گے اور باتوں سے مجھے کچلتے رہو گے۔

۳ دس بار تم نے میری بے عزتی کی ہے تم نے بے شرم ہو کر میرے اوپر حملہ کیا ہے۔

۴ اگر میں گناہ بھی کیا ہوں تو یہ میرا معاملہ ہے۔ یہ تمہیں نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔

۵ تم صرف اپنے کو مجھ سے اچھا دکھانا چاہتے ہو۔ تم مجھ پر الزام لگاتے رہتے ہو۔

۸ وہ خواب کی مانند اُڑ جائیگا۔ اور پھر کبھی پایا نہیں جائیگا۔ اسے دور بھگادیا جائیگا اور بُرے خواب کی طرح بھلا دیا جائیگا۔

۹ وہ آنکھ جو اسے دیکھی تھی، پھر کبھی نہیں دیکھے گی۔ اُسکا خاندان اُسکو اور نہیں دیکھ پائے گا۔

۱۰ بُرے شخص کے بچے وہ واپس کرینگے جو بُرے شخص نے غریبوں سے لیا تھا۔ بُرے شخص کو اپنے ہاتھ سے اپنی دولت لوٹانا چاہئے۔

۱۱ اُسکی ہڈیاں جو جوانی کے جوش سے بھری ہوئی ہوتی تھی جلد ہی باقی کے بچے جسم کی طرح دُھول میں مل جائیگا۔

۱۲ ”شریر کے مُنہ کو بُرائی میٹھی لگتی ہے، وہ اُسکو اپنی زبان کے نیچے اسکا پورا مزہ لینے کے لئے رکھتا ہے۔

۱۳ ایک شریر شخص بُرائی سے خوشی مناتا ہے۔ وہ اسے چھوڑنے سے نفرت کرتا ہے۔ یہ ایک میٹھا چاکلیٹ کی طرح ہے جسے وہ اپنے منہ کے اندر رکھتا ہے۔

۱۴ لیکن وہ بُرائی اسکے پیٹ میں زہر میں تبدیل ہو جائیگا۔ وہ اسکے اندر سانپ کے زہر کے موافق تلخ زہر ہو جائیگا۔

۱۵ شریر آدمی جس دولت کو نگل گیا ہے اسے قے کر کے باہر نکالے گا۔ خدا اُسے قے کر کے باہر نکالے گا۔

۱۶ بُرے شخص کا مشروب سانپ کے زہر کی مانند ہوگا۔ سانپ کے زہر کا دانت اسے مار ڈالے گا۔

۱۷ وہ شہد اور مکھن سے بہتے ہوئے ندی سے لطف اُٹھا نہیں سکیں گے۔

۱۸ اس پر اُنکے منافع کو واپس کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جائیگا۔ انکو ان چیزوں سے لطف اٹھانے کی اجازت نہیں ہوگی جن چیزوں کے لئے اسنے سخت محنت کیا تھا۔

۱۹ کیونکہ اسنے غریبوں کو دایا اور انکے ساتھ بد سلوکی کی۔ اسنے انلوگوں کا خیال نہیں کیا اور انکی چیزیں لے لی۔ اسنے ان گھروں کو قبضہ کر لیا جو اسکے ذریعہ نہیں بنائے گئے تھے۔

۲۰ ”شریر شخص کبھی بھی اُسودہ نہیں ہوتا ہے۔ اُسکی دولت اُسکو نہیں بچا سکتی ہے۔

۲۱ جب وہ کھاتا ہے تو کچھ نہیں چھوڑتا ہے، اسلئے اُسکی کامیابی قائم نہ رہے گی۔

۲۲ جب شریر آدمی کے پاس بھرپور ہوگا، مصیبت اس پر آپڑیگی۔ اسکی مصیبتیں اس پر پوری طاقت کے ساتھ آئیں گی۔

۲۳ جب شریر آدمی وہ سب کچھ کھاتا ہے جسے وہ کھانا چاہتا ہے۔ تو خدا اس پر اپنا بھرکتا ہوا غصہ انڈیلے گا۔ خدا اس شریر شخص پر سزا برسانے گا۔

۲۲ کیونکہ تم مجھے خدا کی طرح ستارہ ہو؟ کیا تم مجھے تکلیف دیتے تھکتے نہیں ہو؟

۲۳ میری یہ آرزو ہے کہ جو میں کہتا ہوں اُسے کوئی یاد رکھے اور کسی کتاب میں لکھے۔ میری یہ آرزو ہے کہ کاش! میری باتیں کسی لپیٹے ہوئے کاغذ پر لکھی جائیں۔

۲۴ میری یہ آرزو ہے کاش! میں جن باتوں کو کہتا ہوں اُنہیں لوہے کے اوزار سے سیسے پر چٹان پر یا کندہ کی جاتی تاکہ وہ ہمیشہ باقی رہتی۔

۲۵ میں جانتا ہوں کہ مجھے بچانے کے لئے وہاں کوئی ہے۔ میں جانتا ہوں وہ رہتا ہے اور آخر میں وہ یہاں زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور مجھے بے گناہ ثابت کرے گا۔

۲۶ میرا اپنا جسم چھوڑنے اور میرا چہرہ تباہ ہونے کے بعد بھی، میں جانتا ہوں کہ تب پر بھی میں خدا کو دیکھوں گا۔

۲۷ میں خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔ میں خود سے کوئی اور دوسرا نہیں، خدا کو دیکھوں گا۔ میں بیان نہیں کر سکتا ہوں کہ میں کتنا خوشی محسوس کرتا ہوں!

۲۸ ”ہو سکتا ہے تم کھو گے ہم ایوب کو تکلیف دینگے۔ اُس پر الزام لگانے کا ہم کوئی وجہ تلاش کریں گے۔

۲۹ لیکن تمہیں تلوار سے ڈرنا چاہئے کیونکہ خدا قصوروار کو سزا دیتا ہے۔ خدا تمہیں تلوار سے سزا دیگا۔ تب تم سمجھو گے کہ وہاں فیصلہ ہے۔

ضوفا کا جواب

تب ضوفا نعمانی نے جواب دیا:

۲۰

۲ ”ایوب! تیرے خیالات تکلیف دہ ہیں۔ اسلئے میں تجھے ضرور ہی جواب دوں گا۔ مجھے ضرور جلد ہی کھنی چاہئے کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔

۳ تم نے اپنے جوابوں سے ہمیں رسوا کیا ہے۔ لیکن میں دانشمند ہوں، میں جانتا ہوں کہ تجھے کیسے جواب دوں۔

۴ ”تم جانتے ہوں کہ شریر لوگوں کی خوشیاں بہت دنوں تک نہیں لگتی ہیں۔ کافی دنوں سے یہ بات سچ ہے، اس وقت سے جب آدم اس زمین پر رکھا گیا تھا۔ ایسا شخص جو خدا کے احترام نہیں کرتا ہے وہ صرف تھوڑے ہی وقت کے لئے مسرور ہوتا ہے۔

۶ اگرچہ اسکا غرور آسمان تک پہنچے اور بادلوں کو چھوئے۔

۷ تو بھی وہ اپنے ہی فضلہ کی طرح ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا۔ جنہوں نے اُسے دیکھا تھا کہیں گے، ”وہ کہاں ہے؟“

۲۴ ممکن ہے کہ وہ شریر لوہے کی تلوار سے بچ نکلے۔ لیکن ہسپتال کا تیر اسکے جسم کو چسید کر ڈالے گا۔

۲۵ وہ ہسپتال کا تیر اُس کے جسم کے آ پار ہوگا اور اُسکی پیٹھ سے ہو کر باہر نکل جائے گا۔ اُس تیر کی چمکتی ہوئی نوک اُس کے جگر کو چسید کر ڈالے گی اور وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔

۲۶ اسکے سب خزانے فنا ہو جائیں گے۔ ایک ایسی آگ جسے کسی انسان نے نہیں جلائی اُسکو فنا کرے گی، وہ آگ ہر اس چیز کو جو اُسکے گھر میں بچے ہیں بھسم کر ڈالے گی۔

۲۷ آسمان ثابت کرے گا کہ وہ شریر قصور وار ہے۔ زمین اسکے خلاف اُٹھ جائیگی۔

۲۸ ہر ایک چیز جو کہ اسکے گھر میں ہے، وہ خدا کے غضب کے سیلاب میں بہ جائے گا۔

۲۹ یہ وہی ہے جسے خدا اُٹھائی نہیں دینے کا منصوبہ بناتا ہے۔ “یہ وہی ہے جسے خدا اُٹھائی نہیں دینے کا منصوبہ بناتا ہے۔“

۱۶ ”یہ سچ ہے کہ بُرے لوگوں کی اپنی کامیابی اسکے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ میں اسکے مشورے کا پالن نہیں کر سکتا۔

۱۷ لیکن اکثر کتنے بار خدا شریر کے چراغ کو بجھاتا ہے؟ کتنی بار بُرے لوگوں پر مصیبتیں آتی ہے؟ خدا ان سے کب ناراض ہوتا ہے اور انہیں سزا دیتا ہے؟

۱۸ کیا خدا شریر لوگوں کو ایسے اڑالے جاتا ہے جیسے ہوا پیال کو اڑالے جاتی ہے، آندھی بھوسا اور دانے کے بھوسا کو اڑالے جاتی ہے؟

۱۹ لیکن اُنکو کتنا ہے: خدا ایک بچے کو اُسکے باپ کے گناہوں کی سزا دیتا ہے۔ نہیں! خدا اس شخص کو اسکے اپنے گناہ کا سزا دیتا ہے تاکہ وہ اسے جانے گا۔

۲۰ گنگار کو اپنی سزا بھگتتے دے۔ اسے خدا قادر مطلق کے غصہ کو بھیلنے دے۔

۲۱ جب بُرے شخص کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور وہ مرجاتا ہے تو وہ اپنے اُس خاندان کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

۲۲ ”کیا کوئی خدا کو علم سکھا سکتا یہاں تک کہ خدا سرفرازوں کو بھی پرکھتا ہے۔

۲۳ پوری اور کامیاب زندگی کے جینے کے بعد ایک شخص مرتا ہے، اُس نے ایک محفوظ اور آسودہ زندگی جیا ہے۔

۲۴ اُسکے بدن کو بھر پور غدا ملی تھی، اب تک اُسکی ہڈیاں تندرست تھی۔

۱۰ اُنکے ساند کبھی بھی جنسی ملاپ کرنے میں فیل نہیں ہوتے ہیں

۲۴ ممکن ہے کہ وہ شریر لوہے کی تلوار سے بچ نکلے۔ لیکن ہسپتال کا تیر اسکے جسم کو چسید کر ڈالے گا۔

۲۵ وہ ہسپتال کا تیر اُس کے جسم کے آ پار ہوگا اور اُسکی پیٹھ سے ہو کر باہر نکل جائے گا۔ اُس تیر کی چمکتی ہوئی نوک اُس کے جگر کو چسید کر ڈالے گی اور وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔

۲۶ اسکے سب خزانے فنا ہو جائیں گے۔ ایک ایسی آگ جسے کسی انسان نے نہیں جلائی اُسکو فنا کرے گی، وہ آگ ہر اس چیز کو جو اُسکے گھر میں بچے ہیں بھسم کر ڈالے گی۔

۲۷ آسمان ثابت کرے گا کہ وہ شریر قصور وار ہے۔ زمین اسکے خلاف اُٹھ جائیگی۔

۲۸ ہر ایک چیز جو کہ اسکے گھر میں ہے، وہ خدا کے غضب کے سیلاب میں بہ جائے گا۔

۲۹ یہ وہی ہے جسے خدا اُٹھائی نہیں دینے کا منصوبہ بناتا ہے۔ “یہ وہی ہے جسے خدا اُٹھائی نہیں دینے کا منصوبہ بناتا ہے۔“

۱۶ ”یہ سچ ہے کہ بُرے لوگوں کی اپنی کامیابی اسکے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ میں اسکے مشورے کا پالن نہیں کر سکتا۔

۱۷ لیکن اکثر کتنے بار خدا شریر کے چراغ کو بجھاتا ہے؟ کتنی بار بُرے لوگوں پر مصیبتیں آتی ہے؟ خدا ان سے کب ناراض ہوتا ہے اور انہیں سزا دیتا ہے؟

۱۸ کیا خدا شریر لوگوں کو ایسے اڑالے جاتا ہے جیسے ہوا پیال کو اڑالے جاتی ہے، آندھی بھوسا اور دانے کے بھوسا کو اڑالے جاتی ہے؟

۱۹ لیکن اُنکو کتنا ہے: خدا ایک بچے کو اُسکے باپ کے گناہوں کی سزا دیتا ہے۔ نہیں! خدا اس شخص کو اسکے اپنے گناہ کا سزا دیتا ہے تاکہ وہ اسے جانے گا۔

۲۰ گنگار کو اپنی سزا بھگتتے دے۔ اسے خدا قادر مطلق کے غصہ کو بھیلنے دے۔

۲۱ جب بُرے شخص کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور وہ مرجاتا ہے تو وہ اپنے اُس خاندان کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

۲۲ ”کیا کوئی خدا کو علم سکھا سکتا یہاں تک کہ خدا سرفرازوں کو بھی پرکھتا ہے۔

۲۳ پوری اور کامیاب زندگی کے جینے کے بعد ایک شخص مرتا ہے، اُس نے ایک محفوظ اور آسودہ زندگی جیا ہے۔

۲۴ اُسکے بدن کو بھر پور غدا ملی تھی، اب تک اُسکی ہڈیاں تندرست تھی۔

۱۰ اُنکے ساند کبھی بھی جنسی ملاپ کرنے میں فیل نہیں ہوتے ہیں

غریب آدمی کا کپڑا مزید ضمانت کے طور پر قرض کے لئے لے لے۔ ہو سکتا ہے تم نے ایسی حرکت بغیر کسی وجہ کے کئے۔
۷ ہو سکتا ہے تُو نے تنکے ماندوں کو پانی نہ پلایا ہو۔ تُو نے بھوکوں کا کھانا روک لیا۔

۸ ایوب! تیرے پاس بہت ساری کاشتکاری کی زمین ہے اور لوگ تیرا احترام کرتے ہیں۔

۹ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم نے بیواؤں کو خالی ہاتھ بھیج دیا۔ ایوب، شاید تم نے یتیموں کو دغا دیا ہو گا۔

۱۰ اسلئے تیرے چاروں طرف جال بچھے ہوئے ہیں اور اچانک مصیبتیں تجھے دہشت زدہ کرتی ہیں۔

۱۱ اسلئے وہاں اتنا زیادہ اندھیرا ہے۔ تم دیکھ نہیں سکتے ہو۔ اور اسلئے پانی کا سیلاب تجھے ڈھانک لیتا ہے۔

۱۲ ”خدا آسمان کے بلند حصہ میں رہتا ہے۔ تاروں کی بُندی کو دیکھ، وہ کتنے اُونچے ہیں۔ خدا سب سے اُونچے تارا کو دیکھنے کے لئے نیچے دیکھتا ہے۔“

۱۳ لیکن اے ایوب! تم شاید یہ کہہ سکتے ہو، ”خدا کیلنا جانتا ہے؟ کیا وہ اندھیرے بادل سے دیکھ کر ہم لوگوں کو پرکھ سکتا ہے؟“

۱۴ گھنے بادل اسکو ڈھانک لیتے ہیں اسلئے وہ ہملوگوں کو دیکھ نہیں سکتا ہے کیونکہ وہ آسمان کے کنارے پر تیزی سے سیر کرتا ہے۔

۱۵ ”ایوب! اُسی پُرانی راہ پر جن پر شریر لوگ کافی دنوں پہلے چلا کرتے تھے، چل رہے ہو۔“

۱۶ وہ لوگ موت کے وقت سے پہلے تباہ کر دیئے جائینگے۔ وہ لوگ سیلاب سے بہالے جانے جائینگے۔

۱۷ وہ لوگ خدا سے کہتے ہیں، ”ہمیں اکیلا چھوڑ دو! خدا قادرِ مطلق ہمیں کُچھ نہیں کر سکتا ہے۔“

۱۸ لیکن خدا نے ان کے گھروں کو اچھی چیزوں سے بھر دیا۔ نہیں، میں شریر لوگوں کی صلاح نہیں مان سکتا۔

۱۹ راستباز انلوگوں کو تباہ دیکھ کر خوشی منائینگے۔ معصوم لوگ بُرے لوگوں پر ہنسیں گے۔

۲۰ ہمارے دشمن سچ بولنے لگے! اگ اُنکی دولت کو جلا دیتی ہے۔

۲۱ ایوب، خود کو خدا کے حوالے کر دے اور اسکے ساتھ امن قائم کر، اسے کر، اور تم خوشحال ہو گے۔

۲۲ اسکی شریعت کو قبول کر۔ اسکے کلاموں پر دھیان دے۔

۲۳ ایوب! اگر تو پھر خدا قادرِ مطلق کے پاس لوٹ آئے تو، تو پھر سے پہلے جیسا ہو جائے گا۔ لیکن تم اپنے گھر سے بُرائی کو ضرور نکال دو۔

۲۵ لیکن ایک دوسرا شخص تلخی جان کے ساتھ ایک تکلیف دہ زندگی جینے کے بعد مر جاتا ہے۔ اسنے کبھی اچھی خوشی نہیں منائی۔

۲۶ آخر میں دونوں شخص ایک ساتھ مٹی میں گر جائینگے اور کیڑے دونوں کو ڈھانک لیں گے۔

۲۷ ”لیکن میں جانتا ہوں کہ تُو کیا سوچ رہا ہے اور مجھ کو پتا ہے کہ تو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہو۔“

۲۸ تم کہہ سکتے ہو: اچھے لوگوں کا گھر کہاں ہے۔ اور شریر لوگ کہاں رہینگے۔

۲۹ ”یقیناً تم نے مسافروں سے بات کی ہے۔ یقیناً تم انلوگوں کی کہانیوں کو قبول کرو گے۔“

۳۰ بُرے لوگوں کو چھوڑ دیئے جاتے ہیں جب تباہی آتی ہے۔ وہ بچ جاتے ہیں جب خدا اپنا غصہ دکھاتا ہے۔

۳۱ کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اسکی زندگی کے راستہ کے بارے میں اسکے منہ پر رکھے۔ کوئی نہیں ہے جو اسکے کئے ہوئے چیزوں کے لئے اسے سزا دے۔

۳۲ جب اس بُرا شخص کو قبر میں لے جایا جاتا ہے، تو اُسکی قبر کے پاس ایک بہریدار کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

۳۳ یہاں تک کہ گھاٹی کی مٹی بھی اسکے لئے خوشگوار ہو گا۔ اور بے شمار لوگ اسکی قبر کی طرف بڑھیں گے۔

۳۴ ”اسلئے تم مجھے اپنے خالی لفظوں کی تسلی نہیں دے سکتے۔ تمہارے جواب جھوٹوں سے بھرے پڑے ہیں۔“

الیفاز کا جواب

تب الیفاز تیمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا:

۲۲

۲ ”کیا خدا کو ہمارے سہارے کی ضرورت ہے؟ یہاں تک کہ بہت زیادہ عقلمند شخص بھی خدا کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔“

۳ ”کیا تمہارا جینے کا حق خدا کی مدد کرتا ہے؟ نہیں! کیا خدا قادرِ مطلق کو کچھ ملتا ہے اگر تمہارے راستے بے الزام ہو؟ نہیں!“

۴ ”ایوب! تجھ کو خدا کیوں سزا دیتا ہے اور کیوں تجھ پر الزام لگاتا ہے؟ کیا اسلئے کہ تُو اسکی عبادت کرتا ہے؟“

۵ ”نہیں! یہ اسلئے کہ تُو نے بہت سا گناہ کیا ہے۔ ایوب! تو گناہ سے کبھی نہیں رکا۔“

۶ یہ ہو سکتا ہے کہ تم نے اپنے بھائی کو کچھ رقم قرض دیئے اور ضمانت کے طور پر اسے کچھ چیز دینے کے لئے مجبور کئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تم نے

۱۰ لیکن خُدا مجھے جانتا ہے۔ وہ مجھے جانپتا ہے اور وہ دیکھے گا کہ میں خالص سونے کے جیسا ہوں۔

۱۱ میں ہمیشہ ویسا ہی رہا ہوں جیسا خدا نے چاہا ہے۔ میں کبھی بھی خُدا کی راہ پر چلنے سے نہیں رکا۔

۱۲ میں ہمیشہ خدا کے احکامات کا پالن کرتا ہوں۔ میں خدا کے منہ سے نکلے ہوئے کلام کو اپنے کھانے سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔

۱۳ ”لیکن خُدا کبھی نہیں بدلتا۔ کوئی بھی شخص اُسکے خلاف کھڑا نہیں رہ سکتا ہے۔ خُدا جو بھی چاہتا ہے، کرتا ہے۔

۱۴ خُدا نے جو بھی منصوبہ میرے لئے بنایا ہے وہ اسے پورا کرے گا۔ اُسکے پاس میرے لئے اور بھی بہت سارے منصوبے ہیں۔

۱۵ اُسکے میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ میں ان چیزوں کو سمجھتا ہوں۔ اُسکے میں اُس سے خوفزدہ ہوں۔

۱۶ خدا نے میرے دل کو کمزور بنایا ہے اور میرے حوصلہ کو لے لیا ہے۔ خدا قادر مطلق نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔

۱۷ وہ بُری چیزیں جو کہ میرے لئے ہوئی میرے چہرے پر گھنے بادل کی طرح ہے۔ لیکن وہ اندھیرا مجھے خاموش نہیں رکھیگا۔

۲۴ اپنے سونے کو کچھ نہیں بلکہ دھول گرد سمجھو۔ اپنے بہترین سونے کو جھرنے کی لنگری جیسی سمجھو۔

۲۵ خداوند قادر مطلق کو تیرا سونا ہونے دو۔ اسے تیرا چاندی کا ڈھیر ہونے دو۔

۲۶ تب تم خداوند قادر مطلق میں شادمان ہو گے۔ تب تم اپنا چہرہ خدا کے لئے اٹھاؤ گے۔

۲۷ جب تُو اُس سے دُعا مانگے گا تو وہ تیری سُن کرے گا۔ اور تُو اپنے عہد کو پورا کر سکے گا۔

۲۸ جو کچھ تُو کرے گا اُس میں تجھے کامیابی ملے گی، اور تُو تیری راہوں کو روشن کرے گی۔

۲۹ خُدا مغرور شخص کو شرمندہ کرواتا ہے۔ لیکن وہ خاکسار لوگوں کو بچانے گا۔

۳۰ تب تم ان لوگوں کی مدد کر سکو گے جو غلطی کرتے ہیں۔ تم خدا سے دعاء مانگو گے اور وہ ان لوگوں کو معاف کر دیگا۔ کیونکہ تم بہت پاکیزہ ہو گے۔“

ایوب کا جواب

۲۳ تب ایوب نے جواب دیتے ہوئے کہا:

۲۴ ”کیوں خدا قادر مطلق جانتا ہے کہ لوگوں پر بُری چیزیں کب ہوگی۔ لیکن اُسکے ماننے والے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ کب اُسکے بارے میں کچھ کرنے جا رہا ہے۔“

۲ ”لوگ اپنی جائیداد کی حدود کے نشان، کو اپنے پڑوسی کی زمین کو زیادہ لینے کے لئے کھسکا دیتے ہیں۔ وہ بھیڑوں کے جھنڈ کو چُرا لیتے ہیں اور دوسرے گھاس کے میدان میں ہانک دیتے ہیں۔

۳ یتیم بچوں کے گدھے کو وہ چُرا لے جاتے ہیں۔ بیوہ کی گائے کو وہ کھول کر لے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اُنکا قرض نہیں ادا کر دیتی ہے۔

۴ شریروں کو شیر خوار بچے کو اسکی ماں سے چمین لیتے ہیں۔ وہ غریب کے بچے کو قرض کی ضمانت کے طور پر لے جاتے ہیں۔

۵ وہ غریبوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ بغیر گھر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگتے پھریں۔ غریب لوگوں کو شریروں کو لوگوں سے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔

۶ ”غریب لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بیابان میں اپنے خوراک کی تلاش میں بھگتے ہیں۔ وہ صبح سویرے خوراک کی تلاش میں اُٹھتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے بچوں کا کھانا حاصل کرنے کے لئے دیر شام تک کام کرتے ہیں۔

۲ ”میں آج تک شکایت کر رہا ہوں کیونکہ میں اب تک جھیل رہا ہوں۔ کاش! میں یہ جان پاتا کہ خدا کو کہاں تلاش کروں۔ کاش! میں جان پاتا کہ خُدا کے پاس کیسے جاؤں!

۳ میں اپنا حال خُدا کے سامنے بیان کرتا۔ میرا منہ بحث سے بھرا ہوتا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ میں معصوم ہوں۔

۴ میں یہ جاننے کی خواہش کرتا ہوں کہ خدا مجھے کیا کہتا ہے۔ میں خدا کے جواب کو سمجھنا چاہتا ہوں۔

۵ کیا خُدا اپنی عظیم قوت کے ساتھ میرے خلاف ہوتا؟ نہیں! وہ میری سنتا۔

۶ میں ایک ایماندار شخص ہوں۔ خُدا مجھے اپنی کہانی کو کہنے کی اجازت دیتا تب میں اپنے منصف کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاتا۔

۷ ”لیکن اگر میں مشرق کو جاؤں، تو خُدا وہاں نہیں ہے اور اگر میں مغرب کو جاؤں، تو بھی خُدا مجھے نہیں نظر آتا ہے۔

۸ خُدا جب شمال میں مصروف رہتا ہے تو میں اُسے دیکھ نہیں پاتا ہوں۔ جب خُدا جنوب کو مڑتا ہے، تو بھی وہ مجھ کو نظر نہیں آتا ہے۔

لاش کھانے والے کیرٹے ہی کو صرف اسکے پیارے ہیں۔ لوگ اسے یاد نہیں کریں گے۔ وہ بُرا شخص ایک سڑے ہوئے چھڑی کی طرح ٹوٹ جائیگا۔
۲۱ بُرے لوگ بانجھ اور بنا پچے کی عورتوں کو چوٹ پہنچاتے ہیں۔ وہ بیواؤں کو مدد کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

۲۲ بُرے لوگ اپنی طاقت کا استعمال طاقتور آدمی کو فنا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ طاقتور ہو جائیں گے، لیکن وہ لوگ اپنی زندگی کے بارے میں بھی پُر یقین نہیں ہو سکتے ہیں۔

۲۳ بُرے لوگ کچھ وقت کے لئے ہو سکتا ہے محفوظ اور بے خطرہ محسوس کریں۔ ہو سکتا ہے وہ طاقتور ہونا چاہیں۔

۲۴ وہ لوگ تھوڑے وقت کے لئے کامیاب ہو سکتے ہیں، لیکن آخر میں وہ فنا کر دیئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کی مانند انلوگوں کو بھی اتناج کی بالیوں کی طرح کاٹ دیئے جائیں گے۔ ۲۵ میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ باتیں صحیح ہیں! کون ثابت کر سکتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے؟ کون ثابت کر سکتا ہے کہ میری باتیں غلط ہیں؟“

بلدِ سُوحی کا ایوب کو جواب

۲۵ تب بلدِ سُوحی نے ایوب کو جواب دیا:

۲ ”خدا حکمران ہے، وہ لوگوں کو خوفزدہ کرتا ہے اور اس سے اپنا احترام کرواتا ہے۔ وہ اوپر اپنی سلطنت میں امن وامان قائم کرتا ہے۔
۳ کوئی اُسکے ستاروں * کو گن نہیں سکتا ہے۔ خدا کا سورج سب پر چمکتا ہے۔

۴ خدا کے مقابلہ میں کوئی بھی شخص بہتر نہیں ہے۔ ایک وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کبھی بھی پاک نہیں ہو سکتا۔
۵ یہاں تک کہ خدا کی آنکھوں کے سامنے چاند بھی چمکیلا نہیں ہے۔
خدا کی نظر میں تارے بھی پاک نہیں ہیں۔

۶ لوگ بھی کم پاک ہیں۔ لوگ ایک بیکار کیرٹے کی مانند کیرٹے ہیں۔“

ایوب کا بلدِ دُکو جواب

۲۶ تب ایوب نے جواب دیا:

اسکے ستاروں ”یا“ اسکے گروہ“ اسکا مطلب ہے خدا کا جنتی فوج۔ یا سارا فرشتہ یا آسمان کے ستارے ہو سکتے ہیں۔

۶ غریب لوگوں کو دیر رات تک فصلوں کو کاٹنے اور پیالوں کو کھیت میں جمع کرنے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ انکو امیر لوگوں کے لئے کام کرنا ہوگا۔ اُنکے تانکستانوں میں انگور اکٹھا کرنا ہوگا۔

۷ مے بنا کپڑوں کے انہوں نے اپنی راتیں بتائی۔ انکے پاس سردی کے موسم میں خود کو ڈھکنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

۸ وہ پہاڑوں کی بارش سے بھیگے ہیں، اور پناہ کی کمی کے وجہ سے چٹان سے لپٹ جاتے ہیں۔

۹ کپڑوں کی کمی کے وجہ سے غریب لوگ ننگا بدن کام کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وہ شریر لوگوں کے لئے اناجوں کے ڈھیروں کو اٹھاتے ہیں۔ لیکن وہ اب بھی بھوکے رہتے ہیں۔

۱۰ وہ لوگ زمیٹوں کو تیل نکالنے کے لئے پیستے ہیں۔ وہ اسے مئے کے کوبو میں روندتے ہیں لیکن پھر بھی پیاسے رہتے ہیں۔

۱۲ مرتے ہوئے لوگ جو آہیں بھرتے ہیں، وہ شہر میں سُنائی دیتی ہیں۔ ستائے ہوئے لوگ سہارے کو پکارتے ہیں، لیکن خدا نہیں سُنتا ہے۔

۱۳ ”کچھ لوگ روشنی کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، وہ خدا کے راستوں کو نہیں جانتے ہیں۔ وہ لوگ اس راستے پر نہیں رہتے ہیں جسے خدا چاہتا ہے۔

۱۴ خُونی صبح ہوتے ہی اُٹھتا ہے۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کو ہلاک کرتا ہے، اور رات میں چور بن جاتا ہے۔

۱۵ زنا کار رات آنے کا منتظر رہتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اُسے کوئی نہیں دیکھے گا، اور تب تک وہ اپنا چہرہ ڈھانک کر رکھتا ہے۔

۱۶ اندھیرے میں شریر لوگ دوسرے لوگوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں، لیکن دن میں خود کو اپنے گھروں میں بند رکھتے ہیں اور روشنی سے بچتے ہیں۔

۱۷ ان جیسے لوگوں کے لئے سب سے اندھیری رات صبح جیسی ہوتی ہے۔ ہاں، وہ لوگ اس خطرناک اندھیری رات کی دہشت سے اچھی طرح واقف ہیں۔

۱۸ ”غریب لوگ ایسے بہادیئے جاتے ہیں جیسے سیلاب سے سامان بہہ جاتا ہے۔ انکی زمین لعنت سے بھری ہوئی ہے۔ اسلئے وہ اپنی ہی کھیتوں سے انگوروں کو ایک ساتھ اکٹھا نہیں کر پائیں گے۔

۱۹ جیسا کہ خشک سالی اور گرمی انلوگوں کے پانی کو جو کہ جاڑے کے موسم کے برف سے آیا تھا سوکھا دیتی ہے۔ اسلئے قبر بھی ان گنہگاروں کو لے جائیگی۔

۲۰ بُرے آدمی کی موت کے بعد اسکی ماں اسے بھول جاتی ہے۔ اسکی

۲ ”یقیناً، خدا کی حیات کی قسم، وہ میرے ساتھ غیر منصف رہا ہے۔ خدا قادر مطلق نے میری زندگی کو تلخ بنا دیا ہے۔

۳ جب تک مجھ میں جان ہے، اور خدا کی زندگی کی سانس میری ناک میں ہے،

۴ تب تک میرے ہونٹ بُری باتیں نہیں بولیں گے اور میری زبان کبھی جھوٹ نہیں بولے گی۔

۵ میں کبھی نہیں کہو گا کہ تم لوگ صحیح ہو۔ میں مرنے کے دن تک یہ کہتا رہوں گا کہ میں بے قصور ہوں۔

۶ میں اپنی صداقت پر مضبوطی سے قائم رہو گا۔ اور میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک میں زندہ ہوں میرا شعور مجھے تنگ نہیں کرے گا۔

۷ ”وہ لوگ میرے خلاف ہو گئے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میرے دشمنوں کو اسی طرح سزا دیا جاتا جس طرح بُرے لوگوں کو سزا دینا چاہئے۔

۸ ایسے شخص کے لئے مرنے وقت کوئی اُمید نہیں ہے جو خدا کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ جب خدا اُسکی جان لے گا تب تک اُس کے لئے کوئی اُمید نہیں ہے۔

۹ کیا خدا بُرے شخص کی چیخ کو سنتا ہے جب وہ اسے مصیبت کے وقت پکارتا ہے۔

۱۰ اس شخص کو خدا قادر مطلق میں خوشی لینا چاہئے تھا۔ اسکو خدا کی ہر وقت عبادت کرنی چاہئے تھی۔

۱۱ ”میں تم کو خدا کے برتاؤ کی تعلیم دوں گا۔ میں خدا قادر مطلق کے منصوبے نہیں چھپاؤں گا۔

۱۲ تم سب نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے۔ پھر تم کیوں اس طرح کی فضول باتیں کرتے ہو؟

۱۳ شریر لوگوں کے لئے خدا نے یہ منصوبہ بنایا ہے، اور یہی ظالم لوگوں کو خدا قادر مطلق سے ملے گا۔

۱۴ بُرے لوگوں کو چاہے کتنی ہی اولاد ہو، لیکن انہیں جنگ میں مار دیا جائیگا۔ بُرے لوگوں کی اولادوں کو کبھی بھی کھانے کے لئے زیادہ نہیں ملے گا۔

۱۵ انکے سبھی بچے مرجائیں گے اور اسکی بیوہ غمزدہ نہیں ہوگی۔

۱۶ ایک بُرا شخص ہو سکتا ہے کہ اتنا زیادہ چاندی جمع کر لے کہ وہ اسکے لئے دھول جیسی ہوا ہو سکتا ہے کہ اسکے پاس اتنے زیادہ کپڑے ہوں کہ وہ اسکے لئے مٹی کے ڈھیر کی طرح ہوں۔

۱۷ لیکن ایک وہ جو صادق ہے اپنے کپڑوں کو ہاتھ کا اور معصوم انکے چاندی کو ہانٹ لینے۔

۲ ”اے بلد، صوفر، اور الیفاز! تم سچ مچ میں نکلے ماندے آدمی کے مددگار ہو چکے ہو۔ ارے ہاں! تم پھر سے میرے کمزور بازوؤں کو حوصلہ مند اور طاقتور بنا چکے ہو۔

۳ ہاں! تم نے اس ایک کو جو عقلمند نہیں ہے تعجب خیز مشورہ دیا ہے۔ اور تم نے دکھا دیا ہے کہ تم کتنے عقلمند ہو۔*

۴ ان باتوں کو کہنے میں کس نے تمہاری مدد کی؟ اور کس کی رُوح تیرے ذریعہ بولتی ہے؟

۵ ”لیکن جو لوگ مر گئے ہیں اُنکی رُوحیں زمین کے نیچے پانی میں خوف سے کانپتی ہے۔

۶ موت کی جگہ خدا کے سامنے کھلی ہے۔ بربادی خدا سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

۷ اسنے شمالی آسمان کو غلغلے اوپر پھیلادیا ہے۔ اسنے زمین کو کسی چیز پر نہیں ٹکایا ہے۔

۸ خدا بادلوں کو پانی سے بھرتا ہے، مگر پانی کے وزن سے خدا بادلوں کو پھٹنے نہیں دیتا ہے۔

۹ خدا پورے چاند کو اسکے اوپر اپنے بادلوں کو پھیلا کر ڈھانک دیتا ہے۔ ۱۰ خدا نے افق کو سمندر کے اوپر دائرہ کے جیسا کھینچا ہے۔ جہاں روشنی اور اندھیرا پین ملتا ہے۔

۱۱ اسکی ڈانٹ سے وہ بنیادیں جو آسمان کو تھامے ہوئی ہیں خوف سے کانپ اٹھتی ہیں۔

۱۲ اس نے اپنی طاقت سے سمندر کو خاموش کر دیا۔ اپنی عقلمندی سے، اسنے رہب دیو کے مددگاروں کو برباد کر دیا۔

۱۳ اسکی سانس سے آسمان صاف ہو گیا۔ اسکے ہاتھوں نے اس سانپ کو مار ڈالا جسنے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔*

۱۴ یہ صرف کچھ ہی حیرت انگیز چیز ہے جسے خدا کرتا ہے۔ ہم لوگ خدا کی صرف ملکی آواز سنتے ہیں۔ کوئی بھی اسکی قوت کی گرج کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔“

۲۷ اور ایوب نے اپنی کہانی کھنا جاری رکھا۔ اسنے کہا،

آیت ۲-۳ سچ مچ میں ایوب کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ یہاں کیا کہتا ہے۔ ایوب ایک طنزیہ ہوتے ہوئے وہ ان سب باتوں کو اس طرح سے کہتا ہے جیسے اسکے کہنے کا سچ مچ میں یہ مطلب نہیں ہے۔

سانپ... کوشش کی تھی یا ”بھاگ جانے والا دیو“ یہ راہب کا ممکنہ دوسرا نام ہوگا۔ دیکھو۔ یسعیاہ ۱۰:۲

۱۱ مزدور پانی کو روکنے کے لئے باندھ باندھا کرتے ہیں اور وہ لوگ چھپی ہوئی چیزوں کو اُپر روشنی میں لاتے ہیں۔

۱۲ ”لیکن حکمت کہاں پایا جاسکتا ہے؟ اور ہملوگ سمجھداری کو منانے کے لئے کہاں جاسکتے ہیں؟

۱۳ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ حکمت کتنی قیمتی ہے۔ زمین پر رہنے والے لوگ حکمت کو زمین میں کھود کر نہیں پاسکتے ہیں۔

۱۴ سمندر کی گہرائی کتنی ہے، ”مجھ میں حکمت نہیں ہے۔“ سمندر کتنا میرے ساتھ وہ حکمت نہیں ہے۔

۱۵ حکمت کو سب سے زیادہ قیمتی سونا سے بھی خرید انہیں جاسکتا ہے اور نہ دنیا میں اتنی زیادہ چاندی ہے کہ جس سے حکمت کو خریدا جاسکے۔

۱۶ حکمت اوفیر کے سونے سے یا قیمتی سیلابی پتھر سے یا نیلموں سے خریدی نہیں جاسکتی ہے۔

۱۷ حکمت سونا اور نگینہ سے زیادہ قیمتی ہے۔ قیمتی سونے کے زیور سے حکمت کو خریدا نہیں جاسکتا ہے۔

۱۸ حکمت موگے اور بلور سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ حکمت یا قوت سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

۱۹ پھر اچ اتنا قیمتی نہیں جتنا حکمت۔ خالص سونے سے حکمت نہیں خریدی جاسکتی ہے۔

۲۰ ”تو پھر حکمت کہاں سے آتی ہے؟ ہم لوگ سمجھداری کو کہاں سے پاسکتے ہیں؟

۲۱ حکمت ہر ایک جاندار کے آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے پرندے بھی حکمت کو نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

۲۲ موت اور ہلاکت کتنی ہے، ”ہم نے حکمت کو نہیں پایا ہے۔ صرف اسکی افواہ ہمارے کانوں تک پہنچی ہے۔“

۲۳ لیکن صرف خدا ہی حکمت تک پہنچنے کی راہ کو جانتا ہے۔ صرف خدا ہی جانتا ہے حکمت کہاں رہتی ہے۔

۲۴ خدا زمین کی انتہا تک دیکھ سکتا ہے۔ اور وہ آسمان کے نیچے سبھی چیز دیکھتا ہے۔

۲۵ خدا نے ہوا کو اسکی طاقت دی ہے۔ اسنے طے کیا کہ سمندر کو کتنا بڑا ہونا چاہئے۔

۲۶ اور خدا نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے کہاں بارش بھیجنا ہے اور بجلی کی گرج اور طوفان کو کہاں جانا ہے۔

۲۷ اس وقت خدا نے حکمت کو دیکھا اور اسکے بارے میں سوچا۔ خدا نے دیکھا حکمت کتنی قیمتی تھی اور اُسنے اسے ثابت کیا۔

۱۸ شیریں شخص کا بنایا ہوا گھر زیادہ دنوں تک نہیں رہیگا۔ وہ مکملی کے جالی کی مانند یا کسی چوکیدار کی جھونپڑی جیسا ہوگا۔

۱۹ ہو سکتا ہے ایک بُرا شخص جب وہ سونے جاتا ہے تو امیر ہو۔ لیکن جب وہ اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو اس وقت انکی ساری دولت جاچکی ہوگی۔

۲۰ دہشت اُسے اچانک سیلاب کی طرح ڈھانک لیگی اور رات کو اسے طوفان اڑالے جائیگی۔

۲۱ مشرقی ہوا اُسے اڑالے جائیگی اور وہ مر جائیگا۔ یہ اسکو اسکے گھر سے باہر اڑالے جائیگی۔

۲۲ بُرا شخص ہو سکتا ہے طوفان کی طاقت سے بچنے کی کوشش کرے لیکن طوفان اسے نہ کسی رحم کے تھپڑ مارے گا۔

۲۳ جب بُرا شخص بھاگے گا تو لوگ اُس پر تالیاں بجائیں گے۔ جب وہ بُرا شخص اپنے گھر سے بھاگے گا تو لوگ اس پر سیٹیاں بجائیں گے۔

۲۸ ”وہاں چاندی کا کان ہے جہاں لوگ چاندی پاتے ہیں، وہاں ایسی جگہ ہے جہاں لوگ سونا پگھلا کر اُسے خالص بناتے ہیں۔

۲۹ لوبا کو زمین سے باہر نکالا گیا ہے۔ اور تانبوں کو چٹانوں سے پگھلایا گیا۔

۳۰ مزدور لوگ گہری غاروں میں روشنی لے جاتے ہیں۔ گھنے اندھیرے میں معدنیات تلاش کرتے ہیں۔

۳۱ وہ لوگ معدنی پرت کے پیچھے چلتے ہوئے کافی گہرائی تک زمین کو کھودتے ہیں۔ جہاں لوگ رہتے ہیں اُس سے بہت دُور وہ لوگ گہرائی میں جاتے ہیں جہاں کوئی بھی کبھی نہیں گیا۔ وہ زمین کے نیچے دوسرے لوگوں سے کافی دُور رسیوں سے لگتے ہیں۔

۳۲ زمین، اناج پیدا کرتی ہے۔ لیکن زمین کی سطح کے نیچے ایسا ہے جیسا کہ سبھی چیزیں اگل سے پگھل گئی ہوں۔

۳۳ زمین کے اندر نیلم ہے اور اسکے دھول میں خالص سونا ہے۔

۳۴ کوئی بھی پرندہ زمین کے نیچے کی راہیں نہیں جانتا ہے۔ نہ ہی کسی باز نے یہ اندھیرا راستہ دیکھا ہے۔

۳۵ جنگلی جانور اس راہ پر نہیں چڑھتے اور نہ کوئی شیر اس راستے پر چلا ہے۔

۳۶ مزدور بے حد سخت چٹانوں کو کھودتے ہیں اور وہ پہاڑوں کو کھود ڈالتے ہیں اور اسے ننگا کرتے ہیں۔

۳۷ مزدور چٹان کاٹ کر سرنگ بناتے ہیں۔ وہ چٹان کے سبھی خزانوں کو دیکھا کرتے ہیں۔

۱۳ مجھ کو مرتے ہوئے شخص کی دُعا ملی۔ میں نے اُن بیواؤں کی مدد کی اور اُن کو خوش کیا۔

۱۴ میں نے صداقت کو اپنے لباس کے طور پر پہنا۔ انصاف میرا جبّہ اور میرے عمامہ کی طرح تھا۔

۱۵ میں اندھے کے لئے آنکھ تھی۔ میں انکو وہاں لے گیا جہاں وہ جانا چاہتا تھا۔ میں لنگڑا لوگوں کے لئے پیر تھا۔ میں انلوگوں کو وہاں لیجاتا جہاں کہیں بھی وہ جانا چاہتا تھا۔

۱۶ غریبوں کے لئے میں باپ کے جیسا تھا۔ میں اجنبیوں کی عدالت میں معاملات جیتنے میں بھی مدد کرتا تھا۔ ۱۷ میں نے شریر لوگوں کی قوت کو کچل دیا اور معصوم لوگوں کو اُن سے بچایا۔

۱۸ ”میں ہمیشہ سوچتا ہوں، میں ایک لمبی زندگی جیونگا اور اپنے خود کے گھر میں اپنے خاندان کے لوگوں کے بیچ مرونگا۔

۱۹ میں نے سوچا کہ میں ایک ایسا درخت بناؤنگا جس کی جڑیں پانی میں پہنچے گی اور جسکی شاخیں ہمیشہ شبنم سے بھیگے گی۔

۲۰ میں سوچتا ہوں کہ ہر نیا دن روشن ہوگا اور نئی اور پُر جوش چیزوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ *

۲۱ پہلے، لوگ میری بات سنا کرتے تھے۔ جب وہ میرے مشورہ کے لئے انتظار کرتے تو خاموش رہتے تھے۔

۲۲ میرے بولنے کے بعد، اُن لوگوں کے پاس جو میری بات سُنتے تھے کچھ بھی بولنے کے لئے نہیں تھا۔ میرے الفاظ انکے کانوں میں آہستہ آہستہ پڑتے۔

۲۳ لوگ جیسے بارش کے منتظر ہوتے ہیں، ویسے ہی وہ میرے بولنے کے منتظر رہا کرتے تھے۔ میرے لفظوں کو وہ ایسے پی جایا کرتے تھے جیسے میرے الفاظ موسم بہار میں بارش ہوں۔

۲۴ میں انکے ساتھ ہنستا تھا لیکن وہ لوگ مشکل سے یقین کرتے تھے۔ میری مسکراہٹ کی وجہ سے انلوگوں نے بہتر محسوس کیا۔

۲۵ میں اسکے ساتھ ہونے کے لئے چنتا ہوں، حالانکہ میں انکا قائد ہوں۔ میں چھاؤنی میں انکے گروہوں کے ساتھ ایک بادشاہ کی مانند تھا اور اس کو تسلی دیا کرتا تھا جو غمزدہ تھے۔

میں... ہوگا ادنیٰ طور پر میری شان بنی رہے گی۔ اور میرے ہاتھ میں کمان نئی ہو گئی ہے۔ شان اور کمان شاید کو قوس و قزح کو ظاہر کرتی ہے جو کہ طوفان کے بعد اچھے موسم کی نشان دہی کرتی ہے۔ یا اسے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ”میری روح ہر ایک دن نیا پن محسوس کرتی ہے اور میرا ہاتھ نئی کمان چلانے کے لئے اچھا خاصا مضبوط ہے۔

۲۸ اور خدا نے لوگوں سے کہا، ”خداوند کا خوف اور احترام کرو یہی حکمت ہے۔ بُری چیز نہ کرو یہی سمجھداری ہے۔“

ایوب اپنی بات جاری رکھتا ہے

ایوب نے اپنی کہانی جاری رکھا اور کہا،

۲ ”کاش! میری زندگی ویسی ہی ہوتی جیسے کچھ مہینے پہلے تھی، جس وقت خدا نے مجھ پر نظر رکھا تھا اور میرا خیال رکھا تھا۔

۳ اس وقت خدا کی روشنی میرے سر کے اوپر چمکی تاکہ میں اندھیرے میں چل سکوں۔ خدا نے مجھے صحیح راستہ دکھایا۔

۴ میں اُن دنوں کی آرزو کرتا ہوں، جب میری زندگی کامیاب تھی اور خدا میرا قریبی دوست تھا۔ وہ دن تھے جب خدا کی خوشنودی میرے گھر پر تھی۔

۵ ایسے وقت کی میں آرزو کرتا ہوں، جب خدا قادرِ مطلق میرے ساتھ میں تھا، اور میرے پاس میرے بچے تھے۔

۶ اس وقت میری زندگی بہت اچھی تھی۔ میں اپنے پیروں کو ملائی سے دھوتا تھا اور میرے پاس بہت سارے عمدہ تیل تھے۔ *

۷ ”جب میں شہر کے پھاٹکوں کی طرف جاتا تھا اور شہر کے امراء کے ساتھ عوامی اجلاس کی جگہ پر بیٹھتا تھا،

۸ وہاں سبھی لوگ میری عزت کیا کرتے تھے۔ نوجوان لوگ جب مجھے دیکھتے تھے تو میری راہ سے ہٹ جایا کرتے تھے۔ اور عُمر رسیدہ لوگ میرے احترام میں کھڑے ہوتے تھے۔

۹ لوگوں کے قائدین بولنا بند کر دیتے تھے۔ دوسرے لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ کو بند کر لیتے تھے۔

۱۰ یہاں تک کہ کئی اہم امراء بھی جب وہ بولتے تھے تو اپنی آواز دھیمی کر لیتے تھے۔ ہاں! ایسا معلوم پڑتا تھا کہ اُنکی زبانیں اُنکی تالو سے چپک گئیں ہوں۔

۱۱ جس کسی نے بھی مجھ کو بولتے سنا، میرے بارے میں اچھی بات کہی۔ جس کسی نے بھی مجھ کو دیکھا تھا میری تعریف کی تھی۔

۱۲ کیونکہ میں نے غریب آدمی کی مدد کی جب بھی وہ مدد کے لئے پکارتا۔ میں نے یتیموں کی مدد کی، جسکے پاس اسکا خیال رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔

میرے... تھے ادنیٰ طور پر ”مسح کئے گئے چٹان کے چاروں طرف میرے نزدیک تیل کا دھار تھا۔“ اسکا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ایوب کے پاس بہت زیادہ زیتون کا تیل تھا۔ وہ اتنا تھا کہ دھاروں کے شکل میں قربان گاہ کے اس حصہ سے نیچے جے کہ ایوب نے تحفہ کے طور پر خدا کو دیا تھا بہرہ ربا تھا۔

۳۰

۱۵ مجھ کو خوف جکڑ دیتا ہے۔ جیسے ہوا چیمبروں کو اڑا لے جاتی ہے، ویسے ہی وہ نوجوان میری عظمت کو اڑا دیتے ہیں۔ جیسے بادل غائب ہو جاتا ہے ویسے ہی میرا تحفظ غائب ہو جاتا ہے۔

۱۶ ”اب میری زندگی لگ بگ ختم ہو چکی، اور میں بہت جلد مر جاؤں گا۔ مصیبتوں کے دنوں نے مجھے جکڑ لیا ہے۔

۱۷ میری تمام ہڈیاں رات کو دکھتی ہیں اور وہ درد مجھے چبانے سے کبھی نہیں رکھتا ہے۔

۱۸ میرے گریبان کو خدا بڑی قوت سے پکڑتا ہے، وہ میرے کپڑوں کا حلیہ بگاڑ دیتا ہے۔

۱۹ خدا نے مجھے کیپڑ میں پھینک دیا اور میں دھول و راکھ کی طرح ہو گیا۔

۲۰ ”اے خدا! میں نے مدد کے لئے تجھ کو پکارا۔ لیکن تو کبھی جواب نہیں دیتا ہے۔ میں کھڑا ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں مگر تو مجھ پر توجہ نہیں دیتا۔

۲۱ اے خدا، تو میرے تئیں بہت بے رحم ہے تم اپنی طاقت میرے خلاف استعمال کرتے ہو۔

۲۲ اے خدا! تو مجھے تیز آندھی کے ساتھ اڑا دیتا ہے۔ تو مجھے طوفان کے بیچ پھینک دیتا ہے۔

۲۳ میں جانتا ہوں کہ تو مجھے میری موت کے پاس بھیج رہا ہے، اس جگہ کو جو سبھی زندہ شخص کے لئے مقرر ہے۔

۲۴ ”لیکن یقیناً کوئی بھی اس شخص کو جو تباہ ہو چکا ہے اور مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۲۵ اے خدا! تو تو یہ جانتا ہے کہ میں اُنکے لئے رویا جو مصیبت میں پڑے ہیں۔ تو تو یہ جانتا ہے کہ میرا دل غریب لوگوں کے لئے دکھی رہتا تھا۔

۲۶ لیکن جب میں اچنائی کا منتظر تھا۔ تو اسکے بدلے میں بُری چیزیں آئی۔ جب میں روشنی کے لئے ٹھہرا تھا تو تاریکی آئی۔

۲۷ میں اندرونی بے چینی میں مبتلا ہوں۔ میں اندر سے ٹوٹ چکا ہوں۔ مصیبتیں کبھی رکتی ہی نہیں ہیں۔ اور مصیبت کے دن بس ابھی ہی شروع ہوئے ہیں۔

۲۸ میں بغیر کسی تسکین کے ہر وقت غمزدہ اور تکلیف میں ہوں۔ میں مجمع میں کھڑا ہو کر مدد کے لئے دُباتا ہوں۔

۲۹ میں اکیلا ہی جنگلی کتے اور ریگستان میں شتر مرغ جیسا ہوں۔

۳۰ میرا چمڑا کالا ہو رہا ہے اور جھڑ رہا ہے۔ میرا جسم بخار سے جل رہا ہے۔

لیکن اب مجھ سے عمر میں چھوٹے لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ اُنکے باپ اتنے نکتے نکتے تھے کہ میں انلوگوں کو اپنے ہیروں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کے ساتھ بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔

۲ ان جوان لوگوں کا باپ اتنا کمزور ہے کہ وہ میری مدد نہیں کر سکتا۔ انکی طاقت نے انہیں چھوڑ دیا۔

۳ وہ لوگ مرے ہوئے لوگوں کی طرح ہیں۔ وہ لوگ بھوکے مر رہے ہیں کیونکہ کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ وہ ریگستان کی طرف بھاگے، وہ لوگ اپنی غذا کے لئے سوکھے جڑوں کو کھود رہے تھے۔

۴ وہ ریگستان میں نمکین پودوں کو اکٹھا کرتے ہیں۔ اور جھاڑی دار درختوں کے بے مزہ جڑوں کو کھاتے ہیں۔

۵ وہ لوگ، دوسرے لوگوں سے بھاگے گئے ہیں۔ لوگ اُنکے پیچھے ایسے چلاتے ہیں، جیسے چور کے پیچھے۔

۶ انلوگوں کو خشک ندی کے تل میں، پہاڑی دامن کے غاروں میں اور زمین کے سوراخوں میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔

۷ وہ جھاڑیوں کے بیچ غرائے میں اور کانٹے دار جھاڑیوں کے نیچے ایک ساتھ اکٹھا ہو جاتے ہیں۔

۸ وہ بیکار کے لوگوں کا گروہ ہے جنکے نام تک نہیں ہیں۔ اُنکو اپنے ملک سے باہر کر دیا گیا تھا۔

۹ ”اب اُن لوگوں کے بیٹے آتے ہیں اور میری ہنسی اڑانے کے لئے گیت گاتے ہیں۔ میرا نام اُن کے لئے بُرا لفظ سا بن گیا ہے۔

۱۰ وہ سب جوان آدمی مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور وہ مجھ سے دُور کھڑے رہتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ مجھ سے بہتر ہیں۔ یہاں تک کہ وہ آتے ہیں اور میرے مُنہ پر تھوکتے ہیں۔

۱۱ خدا نے میرے کمان سے دُوری کو لے لیا ہے اور مجھے کمزور بنا دیا ہے۔ وہ جوان اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھتے بلکہ اپنے تمام غصہ کے ساتھ میرے خلاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲ وہ میری داہنی طرف سے مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ میرے پاؤں کے لئے پھندا ڈالتے ہیں۔ میں قبضہ کے اندر آئے ہوئے شہر کے جیسا محسوس کرتا ہوں۔ وہ مجھ پر حملہ کرنے اور برباد کرنے کے لئے میرے دیواروں کے برخلاف مٹی سے دھلوان چبوترے بناتے ہیں۔

۱۳ وہ نوجوان میری راہ پر نظر رکھتے ہیں تاکہ میں بچ نکل کر بھاگنے نہ پاؤں۔ وہ مجھے تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ کسی کی مدد نہیں چاہتے ہیں۔

۱۴ وہ لوگ دیوار میں سوراخ کرتے ہیں۔ وہ لوگ اس سے بھاگتے ہوئے آتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے چٹان مجھ پر گر رہے ہیں۔

۱۶ ”میں نے کبھی بھی غریبوں کی مدد کرنے سے انکار نہیں کیا۔ میں نے بیواؤں کو وہ دیا جنکی اسے ضرورت تھی۔

۱۷ میں اپنے کھانے کے ساتھ کبھی بھی خود غرض نہیں رہا۔ میں نے اپنا کھانا ہمیشہ یتیموں کو دیا ہے۔

۱۸ ”میں اپنی پوری زندگی میں، ان یتیموں کے لئے ایک باپ کے جیسا رہا ہوں۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں، بیواؤں کی دیکھ بھال کیا ہے۔

۱۹ جب میں نے کسی کو کپڑوں کی کمی کی وجہ سے مصیبت اٹھاتے ہوئے دیکھا یا میں نے کسی غریب کو بغیر کوٹ کے دیکھا،

۲۰ تو میں نے ہمیشہ اُن لوگوں کو کپڑے دیا، میں نے اُنہیں گرم رکھنے کے لئے میں نے اپنی بھیڑوں کے اُون کا استعمال کیا، اور انلوگوں نے مجھے دعاء دی۔

۲۱ اگر میں نے کسی یتیم پر تب اپنا ہاتھ اٹھایا ہے جب میں نے اسے اپنے دروازہ پر مدد مانگتے دیکھا،

۲۲ تو میرا بازو کندھے کے جوڑے اکھڑ کر گر جائے۔

۲۳ لیکن میں ایسی چیزیں نہیں کر سکتا کیونکہ میں خدا کی سزا سے ڈرتا ہوں۔ اسکی جاہ و جلال مجھے ڈراتی ہے۔

۲۴ مجھے کبھی بھی اپنے سونے پر اعتماد نہ تھا۔ (میں نے مدد کے لئے ہمیشہ خدا پر اعتبار کیا) اور میں نے کبھی خالص سونے سے نہیں کہا کہ ”ٹھو میری امید ہے۔“

۲۵ میرے پاس کافی دولت تھی لیکن اس دولت نے مجھے مغرور نہیں بنایا! میں نے کافی پیسہ کمایا تھا لیکن اسکے سبب سے میں خوش نہیں ہوا۔

۲۶ میں نے کبھی چمکتے سُرُج کی پرستش نہیں کی یا میں نے خوبصورت چاند کی پرستش نہیں کی۔

۲۷ میں نے کبھی سُرُج اور چاند کی پرستش کرنے کی بے وقوفی نہیں کی۔

۲۸ وہ بھی ایک گناہ ہے جسکے لئے سزا ضرور دی جانی چاہئے۔ اگر میں نے ان چیزوں کی پرستش کی ہوتی تو میں خدا قادر مطلق کا بے وفائی کیا ہوتا۔

۲۹ ”جب میرے دشمن فنا ہوئے تو میں خوش نہیں ہوا، جب میرے دشمنوں پر مصیبت پڑی تو، میں اُن پر نہیں بنا۔

۳۰ میں نے اپنے مُنہ کو اپنے دشمن سے بُرے لفظ بول کر گناہ نہیں کرنے دیا، اور نہ ہی یہ چاہا کہ اُنہیں موت آجائے۔

۳۱ میرے گھر کے سبھی لوگ جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ اجنبیوں کو کھانا دیا ہے۔

۳۱ اسی لئے میرے ستار سے ماتم اور میری بانسری سے رونے کی آواز نکلتی ہے۔

۳۱ ”میں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ کسی کنواری لڑکی پر ہوس کے ساتھ نظر نہ ڈالنے کا معاہدہ کیا ہے۔

۲ خدا قادر مطلق لوگوں کے ساتھ کیا کرتا ہے؟ وہ کیسے اپنے بلند آسمان کے گھر سے اُنکے کاموں کا صلہ دیتا ہے؟

۳ شریر لوگوں کے لئے خدا مصیبت اور تباہی بھیجتا ہے، اور جو بُرا کرتے ہیں اُنکے لئے آفت بھیجتا ہے۔

۴ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں خدا جانتا ہے، اور میرے ہر قدم کو وہ دیکھتا ہے۔

۵ ”میں نے نہ جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۶ اگر خدا صحیح ترازو استعمال کرے، تب وہ جان جائیگا کہ میں بے قصور ہوں۔

۷ تب خدا جان جائیگا کہ اگر میں صحیح راستہ سے اُتر گیا تھا، اگر میری آنکھیں میرے دل کو بُرائی کرنے کے لئے جاتی ہیں یا اگر میرا ہاتھ گناہ سے گندہ ہو چکا ہے،

۸ تو یہ دوسروں کے لئے صحیح ہو گا کہ جو میں بوؤں وہ اُسے کھائے اور جن پودوں کو میں اگاؤں اُسے وہ اکھاڑ دے۔

۹ ”اگر میرا دل کسی عورت پر آگیا ہو یا یہ میرے پڑوسی کے دروازہ پر اسکی بیوی کے ساتھ بُرائی کرنے کے لئے بیٹھا ہوا ہو،

۱۰ تو میری بیوی دوسرے آدمی کا کھانا تیار کرے اور دوسرے آدمی اسکے ساتھ سوئیں۔

۱۱ کیونکہ جنسی گناہ شرمناک ہے۔ یہ ایسی گناہ ہے۔ جسکی سزا ملنی چاہئے۔

۱۲ جنسی گناہ ایک آگ کی طرح ہے جو سبھی چیزوں کو جلا کر راکھ کرتی ہے۔ وہ ان سبھی کو برباد کر سکتی ہے۔ جسے میں نے کیا ہے۔

۱۳ ”اگر میں اپنے نوکروں کے لئے منصف ہونے سے انکار کروں، تب انکی میرے خلاف شکایت ہو۔

۱۴ تب میں کیا کروں گا۔ تب مجھے خدا کے سامنے پیش ہونا ہو گا؟ مجھے کیا جواب دینا چاہئے تب وہ میرے کاموں کے بارے میں مجھ سے سوال کرنے لگے گا۔

۱۵ خدا نے مجھے میری ماں کے رحم میں بنایا۔ اور خدا نے میرے نوکروں کو بھی بنایا۔ اسنے ہم سبھی کو ہماری ماؤں کے رحم میں صورت دی۔

۳۲ میں نے ہمیشہ اجنبیوں کو اپنے گھر میں دعوت کر کے بلایا ہے تاکہ انکو گلیوں میں رات گزارنا نہ پڑے۔
 ۳۳ دوسرے لوگ اپنے گناہ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن میں نے اپنا قصور کبھی نہیں چھپایا ہے۔
 ۳۴ میں اس بارے میں کبھی نہیں ڈرتا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے۔ اُس ڈرنے مجھے باہر جانے سے یا پھر کھل کر بولنے سے نہیں روکا۔ کیونکہ میں نے ان لوگوں کی نفرت سے اپنے آپ کو ڈرانے نہیں دیا۔
 ۳۵ ”کاش میرے پاس کوئی ہوتا جو میری سُننا۔ مجھے اپنی بات سمجھانے دو۔ کاش! خدا قادر مطلق مجھے جواب دیتا۔ کاش! میرا مخالف ان غلط باتوں کو لکھتا جسے وہ سوچتا ہے کہ میں نے غلط کیا تھا۔
 ۳۶ تب یقیناً میں ان نشانوں کو اپنے گلے کے چاروں طرف پہن لوں گا۔ اور میں اُسے تاج کی طرح سر پر رکھ لوں گا۔
 ۳۷ اگر خدا نے وہ کیا تو میں ہر چیز کو بیان کروں گا جسے میں نے کیا تھا۔ میں خدا کے پاس قائد کی مانند اپنا سر اونچا اُٹھا کر سونگا۔
 ۳۸ ”میں نے کسی سے زمین نہیں چرایا۔ کوئی بھی شخص اسے لوٹنے کا مجھ پر الزام نہیں لگا سکتا ہے۔
 ۳۹ میں نے ہمیشہ اس کھانے کے لئے جسے کہ میں نے کھیت سے حاصل کیا ہے کسانوں کو ادا کیا ہے۔ اور میں نے کبھی بھی زمین کو اسکے مالک سے چھیننے کی کوشش نہیں کی۔
 ۴۰ ہاں! اگر ان میں سے کوئی بھی بُرا کام میں نے کیا ہے۔ تو گیوں کی جگہ پر کانٹے اور جو کی بجائے کرٹوے دانے اُگیں۔“
 ایوب کی باتیں ختم ہوئی۔

الیوب کا قصہ

۱۵ ”ایوب یہ سب آدمی نے بحث و مباحثہ کو کھودیا ہے۔ اور انکے پاس کھنے کے لئے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ انکے پاس تیرے لئے اور کوئی جواب نہیں۔
 ۱۶ ایوب، میں نے ان آدمیوں کا تجھے جواب دینے کا انتظار کیا۔ لیکن اب وہ خاموش ہیں۔ انہوں نے تجھ سے بحث کرنا بند کر دیا۔
 ۱۷ اسلئے اب میں تم کو جواب دوں گا۔ میں تم کو یہ بھی بتاؤں گا کہ میں کیا سوچتا ہوں۔
 ۱۸ میرے پاس کھنے کو بہت کچھ ہے۔ جسکا کہ میں بجانڈا چھوڑنے والا ہوں۔

۳۲ پھر ایوب کے تینوں دوستوں نے ایوب کو جواب دینے کی کوشش کرنا چھوڑ دیا، کیونکہ ایوب اپنی راستبازی میں بہت ہی پُر یقین تھا۔ ۲ لیکن ایوب نام کا ایک جوان شخص تھا جو، براکیل کا بیٹا تھا۔ براکیل بُوزی نام کے ایک شخص کی نسل سے تھا۔ ایوب رام کے خاندان سے تھا۔ ایوب کو ایوب پر بہت غصہ آیا کیونکہ ایوب کہہ رہا تھا کہ وہ خدا سے زیادہ راستباز ہے۔ ۳ ایوب، ایوب کے تینوں دوستوں سے بھی ناراض تھا کیونکہ وہ تینوں ایوب کے سوالوں کا جواب نہیں دے پائے تھے اور وہ لوگ یہ ثابت نہیں کر سکے تھے کہ ایوب غلط تھا۔ ۴ وہاں جو لوگ موجود تھے اُن میں ایوب سب سے چھوٹا تھا۔ اسلئے وہ تب تک خاموش

۱۴ لیکن خُدا شاید ہی ہر اُس بات کو جس کو وہ کرتا ہے ظاہر کر دیتا ہے۔ خُدا شاید اس طریقے سے بولتا ہے جسے لوگ سمجھ نہیں پاتے ہیں۔

۱۵-۱۶ شاید کہ خُدا خواب میں یا رویا میں لوگوں سے بات کرتا ہے جب وہ لوگ گہری نیند میں ہوتے ہیں۔ پھر جب کبھی بھی وہ لوگ خُدا کی تنبیہ سُنتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں۔

۱۷ خُدا لوگوں کو بُری باتوں کو کرنے سے روکنے کے لئے اور انہیں مغرور بننے سے روکنے کے لئے انتباہ کرتا ہے۔

۱۸ خُدا لوگوں کو انتباہ کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو موت کی جگہ جانے سے بچا سکے۔ خُدا لوگوں کی زندگی کو فنا ہونے سے بچانے کے لئے ایسا کرتا ہے۔

۱۹ ”یا کوئی شخص خُدا کی آواز تب سُن سکتا ہے جب وہ دکھ بھرا بستر میں پڑا ہو اور خُدا کی سزا جھپٹتا ہو۔ دراصل خُدا اُس کو درد سے انتباہ کرتا ہے۔ وہ شخص اتنے گہرے درد میں مبتلا ہوتا ہے کہ اُسکی ہڈیاں دُکھتی ہیں۔

۲۰ اسلئے ایسا شخص کھانا کھا نہیں سکتا ہے۔ اُسکو بہترین غذا سے بھی نفرت ہوتی ہے۔

۲۱ وہ اپنا وزن اس وقت تک کھوئے رہیگا جب تک کہ وہ دُہلا پتلا نہ ہو جائے اور اُسکی ہڈیاں دکھائی نہ دینے لگے۔

۲۲ ایسا شخص موت کے گڑھے کے قریب ہوتا ہے، اور اُسکی زندگی بہت جلد موت کو چھیلے گی۔

۲۳ ”خُدا کے پاس ہزاروں ہزار فرشتے ہیں، اور یہ ممکن ہے کہ ان فرشتوں میں سے ایک اس شخص کے اوپر نظر رکھتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ فرشتہ اس شخص کے بدلے میں بولے اور اچھی چیزوں کے بارے میں کچھ جے اسنے کیا ہے۔

۲۴ ہو سکتا ہے وہ فرشتہ اُس شخص پر رحم کرے۔ وہ فرشتہ خُدا سے کہے گا: ”اُسے موت سے بچاؤ۔ اسکے گناہ کا بدلہ چکانے کے لئے ایک راہ مجھ کو مل گئی ہے۔“

۲۵ تب اُسکا جسم پھر سے جوان اور مضبوط ہو گا۔ اس شخص کا جسم ایک جوان کی طرح مضبوط اور طاقتور ہو گا۔

۲۶ وہ شخص خُدا سے دعا کرے گا، اور خُدا اُسکی دعا کا جواب دے گا۔ وہ خوشی سے چلائے گا اور خُدا کی عبادت کریگا۔ وہ پھر سے ایک اچھی زندگی گزارے گا۔

۲۷ پھر وہ شخص لوگوں کے سامنے اقرار کرے گا۔ اور وہ کچھ گا، ”میں نے گناہ کیا تھا، میں نے اچائی کو بُرائی میں بدل دیا تھا۔ لیکن خُدا نے مجھے سزا نہیں دیا جیسا کہ میں مستحق تھا۔“

۱۹ میں نئی شراب کے بوتل کی طرح ہوں جو کہ اب تک کھولا نہیں گیا ہے۔ میں شراب کے نئی مشک کی مانند ہوں جو کہ پھٹنے کے لئے تیار ہے۔

۲۰ اسلئے یقیناً ہی مجھے بولنا چاہئے، تبھی مجھے اچھا لگے گا۔ اپنا مُنہ مجھے کھولنا چاہئے اور مجھے ایوب کی شکایتوں کا جواب دینا چاہئے۔

۲۱ مجھے ایوب کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہئے جیسا کہ میں دوسروں کے ساتھ کرتا ہوں۔ میں اُسکو عمدہ باتیں کہنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ میں صرف وہی کھوٹا جو مجھے کھنا چاہئے۔

۲۲ میں ایک شخص کے ساتھ دوسرے شخص سے بہتر سلوک نہیں کر سکتا ہوں! اگر میں ویسا ہی کرتا تو خُدا مجھے سزا دیتا!

”لیکن ایوب اب میری سن۔ میری اُن باتوں پر دھیان دے جسے میں کہنے جا رہا ہوں۔“

۳ میں اپنی بات جلد ہی کہنے والا ہوں۔ میں اپنی بات کہنے کو لگ بجگ تیار ہوں۔

۴ میرا دل سچا ہے، اسلئے میں ایمانداری کی باتیں بولوں گا۔ اُن باتوں کے بارے میں جن کو میں جانتا ہوں، میں سچائی سے بولوں گا۔

۵ خُدا کی رُوح نے مجھے بنایا ہے، اور میری زندگی خُدا قادر مطلق سے آتی ہے۔

۶ ایوب! میری سُن اور مجھے جواب دے۔ اگر تُو دے سکتا ہے۔ اپنے جوابوں کو تیار رکھ تاکہ تُو مجھ سے بحث کر سکے۔

۷ خُدا کے حضور میں ہم دونوں ایک جیسے ہیں اور ہم دونوں کو اُس نے مِٹنے سے بنایا ہے۔

۸ ایوب! تُو مجھ سے مت ڈر۔ میں تیرے ساتھ سختی نہیں کروں گا۔ لیکن ایوب میں نے سنا ہے کہ تُو نے جو کہا ہے۔

۹ تُو نے کہا، ”میں پاک ہوں، میں نے کوئی گناہ نہیں کیا، میں نے کوئی غلطی نہیں کی ہے، میں قصور وار نہیں ہوں۔“

۱۰ میں نے کوئی غلطی نہیں کی، لیکن خُدا میرے خلاف ہے۔ وہ مجھے اپنا دشمن جیسا سمجھتا ہے۔

۱۱ اسلئے خُدا میرے پیروں میں زنجیر ڈالتا ہے، میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اس پر وہ نظر رکھتا ہے۔

۱۲ لیکن ایوب! تُو اس بارے میں غلط ہے۔ اور میں ثابت کروں گا کہ تُو غلط ہے۔ کیونکہ خُدا کسی بھی شخص سے زیادہ جانتا ہے۔

۱۳ ایوب! تُو خُدا سے بحث کرتا ہے! تُو نے سوچا کہ خُدا کوساری باتیں تم سے بیان کرنا چاہئے۔

۱۲ یہ سچ ہے خدا کوئی غلطی نہیں کرتا ہے۔ خدا قادرِ مطلق ہمیشہ منصف رہیگا۔

۱۳ کسی شخص نے خدا کو اس روئے زمین کا زیرنگراں نہیں بنایا۔ کسی بھی شخص نے خدا کو پوری دنیا کا ذمہ دار نہیں بنایا۔ اسنے ساری چیزوں کو پیدا کیا اور ہر وقت وہی اختیار رکھتا ہے۔

۱۴ اگر خدا لوگوں سے اسکی زندگی کی روح کو اور سانس کو نکالنے کا فیصلہ کر لیتا،

۱۵ تو زمین پر کے سارے لوگ مر جاتے اور وہ پھر سے دھول کے ساتھ ایک ہو جاتے۔

۱۶ ”اگر تم عقلمند ہو تو تم اُسے سُنو گے جسے میں کہتا ہوں۔ کوئی ایسا شخص جو انصاف سے نفرت کرتا ہے حکومت نہیں کر سکتا۔ ایوب، خدا طاقتور اور اچھا ہے۔ کیا تم سوچتے ہو کہ تم اسے قصور وار ٹھہرا سکتے ہو؟

۱۸ صرف خدا ایسا ہے جو بادشاہوں سے کہا کرتا ہے، ”تم شریر ہو۔“ وہ قائدین سے کہتا ہے، ”تم بُرے ہو۔“

۱۹ خدا دوسرے لوگوں سے زیادہ شریفوں سے محبت نہیں کرتا، اور خدا امیر سے غریب سے زیادہ محبت نہیں کرتا کیونکہ اسنے سبھی کو پیدا کیا ہے۔

۲۰ ہو سکتا ہے کہ لوگ اچانک ہی رات میں مرجائیں۔ لوگ بیمار ہوتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب سے زیادہ طاقتور لوگ بغیر کسی وجہ سے مرجاتے ہیں۔

۲۱ انسان جسے کرتا ہے خدا اُسے دیکھتا ہے۔ انسان جو بھی قدم اُٹھاتا ہے خدا اُسے جانتا ہے۔

۲۲ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں اتنا اندھیرا ہو کہ کوئی بھی شریر شخص اپنے کو خدا سے چھپا سکے۔

۲۳ لوگوں کو آگے اور جانچنے کے لئے خدا کو وقت مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کو اسکی ضرورت نہیں ہے کہ لوگوں کی عدالت کرنے کے لئے اسکے سامنے لایا جائے۔

۲۴ اگر زور آور لوگ بھی بُرائی کرے تو بھی خدا کو انلوگوں سے سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا یونہی انلوگوں کو برباد کر دیگا اور دوسروں کو قاتل کے لئے چُن لیگا۔

۲۵ اسنے خدا جانتا ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ اسنے رات میں خدا بُروں کو شکست دے گا اور انہیں فنا کر دے گا۔

۲۶ خدا بُرے لوگوں کو اُنکے بُرے اعمال کے سبب ہلاک کر دے گا اور بُرے شخص کی سزا کو سب کو دیکھنے دے گا۔

۲۸ خدا نے موت کے گڑھے میں گرنے سے میری رُوح کو بچایا۔ اب میں ایک بار پھر سے زندگی کا مڑاؤں گا۔

۲۹ ”خدا ان چیزوں کو اس شخص کے لئے بار بار کرتا ہے۔ ۳۰ کیوں؟ اسے آگاہ کر کے اور اسکی جان کو موت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے، تاکہ وہ شخص زندگی کی خوشی کو پھر سے حاصل کر سکے۔

۳۱ اے ایوب! توبہ سے میری سُن، تو چپ رہ اور مجھے کہنے دے۔

۳۲ لیکن اے ایوب! اور تو مجھ سے راضی نہیں ہے تو آؤ اور بولو۔ تمہاری بحث کو مجھے سننے دو تاکہ میں تیری اصلاح کر سکوں۔

۳۳ لیکن اے ایوب! اگر مجھے کچھ نہیں کہنا ہے تو تو چپ رہ اور میری بات سُن۔ مجھے تجھ کو دانائی سکھانے دے۔“

۳۴ پھر ایوب نے بات کو جاری رکھا۔ اسنے کہا:

۲ ”اے عقلمند لوگو! ساری باتوں کو جو میں کہتا ہوں سُنو! اے ہوشیار آدمیو، میری باتوں پر دھیان دو۔

۳ زبان اس کھانے کا ذائقہ چکھتا ہے جسے یہ چھوٹا ہے۔ اور تمہارے ہر اس باتوں کو جانچتا ہے جسے یہ سنتا ہے۔

۴ اسنے ہم لوگ بحث کو پرکھیں اور فیصلہ کریں کیا کہ صحیح ہے۔ ہم سیکھیں کہ کیا اچھا ہے۔

۵ ایوب نے کہا، ”میں معصوم ہوں لیکن خدا میرے لئے منصف نہیں ہے۔“

۶ میں معصوم ہوں لیکن مجھے جھوٹا پرکھا گیا ہے۔ میں معصوم ہوں لیکن مجھے بہت بُری طرح سے دکھ دیا گیا ہے۔“

۷ ”کیا ایوب کے جیسا کوئی اور ہے؟ ایوب اسکی پرواہ نہیں کرتا ہے اگر تم اسکی بے عزتی کرو۔

۸ ایوب بُرے لوگوں کا ساتھی ہے ایوب کو بُرے لوگوں کی صحبت پسند ہے۔

۹ کیونکہ ایوب کہتا ہے، ”اگر کوئی شخص خدا کی خوشنودی کی کوشش کرتا ہے تو اس سے اُس شخص کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔“

۱۰ ”اسنے تم عقلمند لوگو، میری سُنو! خدا کوئی چیز بُرا نہیں کرتا ہے! خدا قادرِ مطلق غلطی نہیں کرتا ہے۔

۱۱ خدا ایک شخص کو اسکے اعمال کے مطابق بدلہ دیتا ہے۔ خدا یقیناً لوگوں کو بدلہ دیگا جاکا وہ مستحق ہے۔

۳ ”ایوب! میں (الیہو) تجھ کو اور تیرے دوستوں کو جو یہاں تیرے ساتھ ہیں جواب دینا چاہتا ہوں۔ ۵ ایوب! آسمان کی طرف نظر کر اور بادلوں کی طرف دیکھو جو کہ تیرے اوپر ہے۔

۶ ایوب! اگر تو گناہ کرے تو خدا کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اور اگر تیرے گناہ بہت ہو جائیں تو اُس سے خدا کا کچھ نہیں جاتا۔

۷ ایوب! اگر تم اچھے ہو، وہ خدا کی کسی بھی طرح سے مدد نہیں کرتا۔ خدا تم سے کچھ نہیں پائیگا۔

۸ ایوب، اچھی اور بُری چیز جو تم کرتے ہو صرف ان دوسرے لوگوں کو متاثر کرتی ہے جو تمہاری طرح ہیں۔ (وہ چیزیں خدا کو نہ تو مدد پہنچاتی ہیں نہ ہی نقصان)

۹ ”بُرے لوگ مدد کے لئے پکارتے ہیں جب انہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ وہ زور اور لوگوں سے مدد کی بھیگ مانگتے ہیں۔

۱۰ لیکن وہ خدا سے مدد نہیں مانگتے۔ وہ اب تک نہیں کہتے، کہاں ہے وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا ہے؟ خدا لوگوں کی مدد کرتا ہے جب وہ دکھ جھیلے ہیں۔ اسلئے وہ کہاں ہیں۔

۱۱ وہ یہ نہیں کہا کرتے کہ خدا جس نے چرند پرند سے زیادہ دانشمند انسان کو بنایا وہ کہاں ہے؟

۱۲ ”لیکن بُرے لوگ مغرور ہوتے ہیں۔ اسلئے اگر وہ خدا کی مدد پانے کو دُبا دیں تو جواب نہیں ملتا ہے۔

۱۳ یہ سچ ہے کہ خدا انہی بیکار کی باتوں پر توجہ نہیں دینگا۔ خدا قادر مطلق ان باتوں پر دھیان نہیں دیتا ہے۔

۱۴ اسلئے اے ایوب! خدا تیری نہیں سنے گا۔ جب تو یہ کہتا ہے کہ تو اسکو دیکھ نہیں سکتا ہے اور یہ کہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے تم اس سے ملنا پسند کرتے ہو۔

۱۵ ”ایوب! تم سوچتے ہو کہ خدا بُرے لوگوں کو سزا نہیں دیتا ہے۔ اور وہ گناہ پر دھیان نہیں دیتا ہے۔

۱۶ اس طرح سے ایوب اپنی بے معنی باتیں جاری رکھتا ہے۔ وہ بہت باتیں کرتا ہے لیکن یہ دکھانا آسان ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔“

۳۶ الیہو نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

۲ ”ایوب! میرے ساتھ تھوڑی دیر اور صبر کر۔ خدا کے پاس کچھ اور باتیں ہے (جسے وہ چاہتا ہے کہ میں کہوں)۔

۲ کیونکہ بُرے لوگوں نے خدا کی پیروی چھوڑ دی اور بُرے لوگ پرواہ نہیں کرتے ہیں اُن کاموں کو کرنے کی جن کو خدا چاہتا ہے۔

۲۸ وہ بُرے لوگ غریب کو نقصان پہنچاتے اور اُسے خدا سے مدد مانگنے کے لئے پکارنے پر مجبور کیا۔ اور اسنے انہی فریادوں کو سنا۔

۲۹ لیکن اگر خدا غریب کی مدد نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو کوئی شخص خدا کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر خدا اپنے آپ کو لوگوں سے چھپاتا ہے تو کوئی بھی اُس کو نہیں پاسکتا ہے۔ خدا قوموں اور لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔

۳۰ اور اگر کوئی حکمراں لوگوں سے گناہ کرواتا ہے تو خدا اسے اقتدار سے ہٹا دیگا۔

۳۱ یہ ہوگا جب تک کہ وہ خدا سے نہ کہتا ہو کہ، ’میں قصور وار ہوں اور اب سے میں کوئی غلطی نہیں کرونگا۔‘

۳۲ اے خدا اگرچہ میں تجھ کو نہیں دیکھ سکتا پھر بھی تو برائے مہربانی صحیح راستے پر جینا سکھا۔ اگر میں نے کوئی گناہ کیا ہے تو میں اسے اور نہیں دہراؤنگا۔

۳۳ ”لیکن ایوب، تم چاہتے ہو کہ خدا تمہیں اجر دے لیکن تم اپنے آپ کو بدلنا نہیں چاہتے ہو! یہ تمہارا فیصلہ ہے، میرا نہیں مجھے کہو تم کیا سوچتے ہو۔

۳۴ ایک عقلمند شخص میری باتوں پر دھیان دیگا۔ ایک عقلمند شخص کہے گا۔

۳۵ ”ایوب ایک جاہل شخص کے جیسا بولتا ہے۔ ایوب جو کہتا ہے کوئی مطلب کی نہیں ہوتی ہے!

۳۶ میں سوچتا ہوں کہ ایوب کو سب سے زیادہ سزا ملنی چاہئے! کیونکہ ایوب ہمیں ایسا جواب دیتا ہے جیسا کہ کوئی بُرا شخص جواب دیتا ہے۔

۳۷ ایوب نے اپنے گناہوں میں بغاوت کو جوڑتا ہے اور ایوب ہملوگوں کے سامنے بیٹھتا ہے اور ہملوگوں کی بے عزتی کرتا ہے اور خدا کا مذاق اڑاتا ہے!“

۳۵ الیہو نے کہنا جاری رکھا۔ وہ بولا:

۲ ”ایوب! تمہارا یہ کہنا جائز نہیں ہے، میں خدا سے زیادہ بہتر ہوں۔“

۳ ایوب! تم خدا سے پوچھو، ’ایک شخص کیا پائیگا اگر وہ خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے؟ اگر میں گناہ نہیں کرتا ہوں، مجھے کیا فائدہ ملے گا؟‘

۱۹ اب نہ تو تیری اپنی دولت تیری مدد کر سکتی ہے اور نہ ہی طاقتور لوگ تیری مدد کر سکتے ہیں!

۲۰ تورات کے آنے کی آرزو مت کر جب لوگ رات میں چھپ جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ خدا سے چھپ سکتے ہیں۔

۲۱ ایوب! تم نے بہت زیادہ مصیبت جھیلے۔ لیکن بُرائی کو مت چُنو۔ غلطی نہ کرنے میں ہوشیار رہو۔

۲۲ ”دیکھ! خدا کی قدرت اُسے عظیم بناتی ہے۔ کونسا اُستاد اُسکی مانند ہے؟“

۲۳ خدا کو کیا کرنا ہے کوئی بھی شخص کبہ نہیں سکتا ہے۔ کوئی بھی شخص یہ کہنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا ہے، ’اے خدا تو نے غلط کیا ہے۔‘

۲۴ ”خدا نے جو کیا ہے اسکے لئے تمہیں اسکی تعریف کرنا نہیں بھولنا چاہئے۔ لوگ اسکی تعریف کرنے کے لئے گیت گاتے ہیں۔“

۲۵ خدا نے جو کچھ کیا ہے اسے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ دُور ملکوں کے لوگ اسکے کاموں کو دیکھ سکتے ہیں۔

۲۶ ہاں، خدا عظیم ہے لیکن ہم لوگ اسکی عظمت کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ خدا کے برسوں کے شمار معلوم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۲۷ ”خدا پانی کو زمین سے اُپر اُٹھاتا ہے اور اُسے بارش اور کھرہ کی صورت میں بدل دیتا ہے۔“

۲۸ اُسے بادل پانی اندیلتا ہے اور بارش بہت سارے لوگوں پر برستی ہے

۲۹ کوئی بھی انسان نہیں جانتا ہے کہ خدا کیسے بادلوں کو بکھیرتا ہے اور کیسے بجلیاں آسمان میں کڑکتی ہیں۔

۳۰ دیکھ! خدا کیسے اپنی بجلی کو آسمان میں چاروں جانب بکھیرتا ہے اور کیسے سمندر کے گہرے حصہ کو ڈھانک دیتا ہے۔

۳۱ خدا انکا استعمال لوگوں کو قابو میں کرنے اور انہیں بہ کثرت کھانا مہیا کرانے میں کرتا ہے۔

۳۲ خدا اپنے ہاتھوں سے بجلی کو پکڑ لیتا ہے اور جہاں وہ چاہتا ہے وہاں وہ بجلی کو گرنے کا حکم دیتا ہے۔

۳۳ گرج، طوفان کے آنے کی خبر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جانور بھی جانتے ہیں کہ طوفان آ رہا ہے۔

۳۷ ”اے ایوب! جب ان باتوں کے بارے میں میں سوچتا ہوں تو، میرا دل بہت زور سے دھڑکتا ہے۔“

۳۸ ہر ایک شخص سنو! خدا کی آواز گرج کی طرح ہے۔ گرجتی ہوئی آواز کو سنو جو کہ اسکے منہ سے آتی ہے۔

۳۷ میں اپنے علم کو سب میں بانٹنا پسند کرتا ہوں۔ خدا نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں ثابت کرونگا کہ خدا منصف ہے۔

۳۸ اے ایوب، میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں میں بول رہا ہوں۔

۳۹ ”خدا بہت زور آور ہے۔ لیکن وہ لوگوں سے نفرت نہیں کرتا ہے۔ خدا بہت زور آور ہے لیکن وہ بہت عقلمند بھی ہے۔“

۴۰ خدا شرمیروں کو جینے نہیں دے گا، اور خدا ہمیشہ غریبوں کے لئے منصف ہے۔

۴۱ خداوندانلوگوں پر نگاہ رکھتا ہے جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ وہ اچھے لوگوں کو حکمران بننے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے اچھے لوگوں کو عزت دیتا ہے۔

۴۲ اسلئے اگر لوگ سزا پاتے ہوں، اگر انکو زنجیروں اور رسیوں سے باندھا جاتا ہے تو یقیناً انلوگوں نے کچھ غلطی کی تھی۔

۴۳ اور خدا اُن کو بتائے گا کہ اُنہوں نے کونسا بُرا کام کیا ہے۔ خدا انکو بتائے گا کہ اُنہوں نے گناہ کئے ہیں اور وہ گھمنڈی ہیں۔

۴۴ خدا انلوگوں کو اپنی آگاہی سننے کے لئے مجبور کریگا۔ وہ انلوگوں کو گناہ کرنے سے رکنے کا حکم دیگا۔

۴۵ اگر وہ لوگ خدا کی سنیں گے اور اسکی فرمانبرداری کریں گے تو وہ اُسے کامیابی دیگا اور وہ لوگ ایک خوشگوار زندگی گذارینگے۔

۴۶ لیکن اگر وہ لوگ خدا کی بات سے انکار کریں گے تو وہ برباد کردیئے جائینگے۔ وہ بیوقوفوں کی مانند مریں گے۔

۴۷ ”وہ لوگ جسے خدا کے بارے میں پرواہ نہیں ہے تلخ ہیں۔ یہاں تک کہ جب خدا انکو سزا دیتا ہے تو بھی وہ خدا سے سہارا پانے کے لئے دعاء نہیں کریں گے۔“

۴۸ وہ جوانی کی عمر میں ہی مرد طوائفوں کی مانند مر جائیگا۔

۴۹ لیکن خدا خاکسار لوگوں کو انکی مُصیبتوں سے بچائے گا۔ خدا لوگوں کو جگانے کے لئے آفت بھیجے گا تاکہ لوگ اُسکی سنیں گے۔

۵۰ ”ایوب! خدا تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ وہ تم کو مُصیبتوں سے دور رکھنا چاہتا ہے۔ خدا تیری زندگی کو آسان بناتا ہے اور تیرے دسترخوان پر بہت سارے کھانا رکھنا چاہتا ہے۔“

۵۱ لیکن اے ایوب، تجھ کو قصور وار پایا گیا اسلئے تم کو بُرے آدمی کی طرح سزا دیا گیا۔

۵۲ اے ایوب! امیروں سے بے وقوف مت بنو۔ پیسے کو اپنے ذہن کو بدلنے مت دو۔

۲۰ میں خدا سے نہیں کھوٹا کہ میں اسکے ساتھ بولنا چاہتا تھا۔ وہ ٹھیک تھا ہونے کے لئے پوچھنے کی مانند ہے۔

۲۱ دیکھ! کوئی بھی شخص چمکتے ہوئے سورج کو نہیں دیکھ سکتا۔ جب ہوا بادلوں کو اڑا دیتی ہے تو اُسکے بعد وہ بہت صاف اور چمکتا ہوا ہوتا ہے۔

۲۲ اور خدا بھی اُس کی مانند ہے۔ خدا کی سنہری جلال مقدس پہاڑ سے چمکتی ہے۔ اسکے چاروں طرف چمکیلی روشنی ہے۔

۲۳ خدا قادر مطلق عظیم ہے ہم اسے سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ خدا بہت ہی زور آور ہے لیکن وہ ہملوگوں کے لئے منصف بھی ہے۔ خدا ہم لوگوں کو نقصان پہنچانا پسند نہیں کرتا ہے۔

۲۴ اسی لئے لوگ اسکا احترام کرتے ہیں، لیکن خدا ان مغرور لوگوں کا احترام نہیں کرتا جو خود کو عقلمند سمجھتے ہیں۔“

خدا ایوب سے کہتا ہے

تب خداوند نے طوفانی ہوا سے جواب دیا۔ خدا نے کہا:

۳۸

۲ ”یہ کون جابل شخص ہے جو احمقانہ باتیں کر رہا ہے؟“

۳ اے ایوب! تیار ہو جاؤ اور سوالوں کا جواب دینے کے لئے جو میں تم سے پوچھوں تیار ہو جاؤ۔

۴ ”ایوب! بتا تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی تھی؟ اگر تو اتنا سمجھدار ہے تو مجھے جواب دے۔

۵ کیا مجھے معلوم ہے کس نے اُسکی ناپ ٹھہرائی یا کس نے اُس پر سوت کھینچا؟

۶ کیا تم جانتے ہو کہ زمین کی بنیاد کس پر رکھی گئی ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ کس نے پہلے پتھر کو اسکی جگہ پر رکھی ہے؟

۷ جب ایسا کیا گیا تھا تب ستارے ملکر گائے تھے اور سارے فرشتے خوشی سے لکارتے تھے!

۸ ”ایوب! جب سمندر زمین کے گہرائی سے پھوٹ پڑا تھا، تو کس نے اُسے روکنے کے لئے دروازوں کو بند کیا تھا؟

۹ اُس وقت میں نے بادلوں سے سمندر کو ڈھانک دیا اور تاریکی میں سمندر کو لپیٹ دیا تھا۔ (جیسے بچہ کو چادر میں لپیٹا جاتا ہے۔)

۱۰ سمندر کی حدیں میں نے مقرر کی تھی۔ اور اسے تالا لگے ہوئے پہاڑوں کے پیچھے رکھا تھا۔

۱۱ میں نے سمندر سے کہا، ”تو یہاں تک آسکتا ہے لیکن تو اس حد کو پار نہیں کر سکتا ہے۔ تیری مغرور موجیں یہاں پر رک جائیں گی۔“

۳۷ خدا اپنی بجلی کو سارے آسمان سے ہو کر چمکنے کو بھیجتا ہے۔ وہ ساری زمین کے اوپر چمکا کرتی ہے۔

۳۸ بجلی کے چمکنے کے بعد خدا کی گرجتی ہوئی آواز سُنی جاسکتی ہے۔ خدا اپنی عجیب ترین آواز کے ساتھ گرجتا ہے جب بجلی چمکتی ہے تب خدا کی آواز گرجتی ہے۔

۳۹ خدا کی گرجتی ہوئی آواز عجیب ہے۔ وہ بڑے بڑے کام کرتا ہے جن کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔

۴۰ خدا برف سے کہتا ہے، ”تم زمین پر گرو۔ اور خدا بارش سے کہتا ہے، ”تم زمین پر زور سے برسو۔“

۴۱ خدا ایسا اسلئے کرتا ہے کیونکہ وہ سبھی لوگوں کو معلوم کرانا چاہتا ہے کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ اسکا ثبوت ہے۔

۴۲ جانور اپنے غاروں میں بھاگ جاتے ہیں، اور اپنی اپنی ماند میں پڑے رہتے ہیں۔

۴۳ جنوب سے طوفان آتا ہے اور سرد ہوا شمال سے آتی ہے۔

۴۴ خدا کی سانس برف بناتی ہے اور سمندر کو جمادیتی ہے۔

۴۵ خدا بادلوں کو پانی سے بھرا کرتا ہے اور بجلی والے بادلوں کو بکھیر دیتا ہے۔

۴۶ خدا بادلوں کو زمین کے اوپر چاروں طرف اڑنے کا حکم دیتا ہے۔ اور بادل وہی کرتا ہے جیسا کرنے کا حکم خدا دیتا ہے۔

۴۷ خدا سیلاب لاکر لوگوں کو سزا دینے یا زمین کو پانی دیکر اپنی شفقت ظاہر کرنے کے لئے بادلوں کو بھیجتا ہے۔

۴۸ ”اے ایوب! تو بیکل بھر کے رک اور سُں۔ رک جا اور سوچ اُن تعجب خیز باتوں کے بارے میں جسے خدا نے کیا ہے۔

۴۹ ایوب! کیا تو جانتا ہے کہ خدا بادلوں پر کیسے قابو رکھتا ہے؟ کیا تو جانتا ہے کہ وہ کیسے بجلی چمکاتا ہے؟

۵۰ کیا تو یہ جانتا ہے کہ آسمان میں بادل کیسے لگے رہتے ہیں۔ یہ بادل خدا کی تخلیق کردہ حیرت انگیز چیزوں کا بس ایک مثال ہے۔

۵۱ اور خدا اُنکے بارے میں ہر ایک تفصیل کو جانتا ہے۔

۵۲ لیکن ایوب! تو یہ ساری باتیں نہیں جانتا۔ تو صرف اتنا جانتا ہے کہ تجھ کو پسینہ آتا ہے اور تیرے کپڑے تیرے جسم سے چپکے رہتے ہیں اور سب کچھ پُر سکون رہتا ہے جب جنوب سے گرم ہوا چلتی ہے۔

۵۳ ایوب! کیا تو خدا کی مدد آسمان کو پھیلانے میں اور جملکائے ہوئے آئینہ کی طرح چمکانے میں کر سکتا ہے؟

۵۴ ”ایوب! ہمیں بتا کہ ہم خدا سے کیا کہیں۔ ہم لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے سوچ نہیں پاتے ہیں کہ ہم لوگوں کا اسے کیا کہنا چاہئے۔

۲۷ وہ بارش اس خالی زمین کو بہت سارا پانی مینا کرتا ہے اور گھاس اُگنا شروع ہو جاتا ہے۔

۲۸ ایوب! کیا بارش کا کوئی باپ ہے؟ یا شبنم کے قطرے کس نے بنائے؟

۲۹ ایوب! برف کی ماں کون ہے؟ اولوں کو کس نے پیدا کیا؟

۳۰ پانی جب جم جاتا ہے، چٹان کی طرح سخت ہو جاتا ہے اور یہاں تک کہ سمندر بھی جم جاتا ہے۔

۳۱ ایوب! کیا تو ثریا کو باندھ سکتا ہے؟ کیا تو جبار کے بندھن کو کھول سکتا ہے؟

۳۲ کیا تم کھکشاں * کو اسکے مقرر وقت پر باہر لاسکتے ہو؟ کیا تم بھالو کو اسکے بچے کے ساتھ باہر نکال سکتے ہو۔

۳۳ کیا تو اُن قوانین کو جانتا ہے جو آسمان پر حکمرانی کرتا ہے؟ کیا تو اُن قوانین کو زمین پر لاگو کر سکتا ہے۔

۳۴ ایوب! کیا تو پکار کر بادلوں کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ تمہارے اوپر پانی برسائے؟

۳۵ ایوب! کیا تو بجلی کو حکم دے سکتا ہے؟ کیا یہ تیرے پاس آکر کھے گا، ہم یہاں ہیں۔ جناب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کیا یہ کہیں بھی جائیگا جہاں تم اسے بھیجنا چاہو گے۔

۳۶ ایوب! لوگوں کو ذہین کون بناتا ہے؟ انکے باطن میں حکمت کون رکھتا ہے؟

۳۷ ایوب! کون اتنا زیادہ دانش مند ہے جو بادلوں کو گن لے اور انکو انکے پانی کو انڈیلنے کے لئے الٹ دے؟

۳۸ بارش دھول کو کیڑا بنا دیتی ہے اور چکنی مٹی کے ڈھیلے آپس میں سٹ جاتے ہیں۔

۳۹ ایوب! کیا تم شیر کا شکار کر سکتے ہو؟ اور کیا تم اسکے بھوکے بچوں کو آسودہ کر سکتے ہو؟

۴۰ وہ اپنی ماندوں میں پڑے رہتے ہیں یا جھاڑیوں میں گھات لگا کر اپنے شکار پر چھپنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔

۴۱ ایوب! پہاڑی کوئے کو خوراک کون دیتا ہے؟ انکے بچے خدا سے فریاد کرتے ہیں اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے ادھر ادھر جاتے ہیں۔

کھکشاں رات کے آسمان کا گروہ۔ اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ منطقہ البرج کے بارہ کھکشاں۔ وہ آسمان سے گذرتے ہوئے معلوم پڑتے ہیں اسلئے ہر ایک مہینے میں کھکشاؤں میں سے ایک کھکشاں آسمان کے کسی خاص حصہ میں ہوتے ہیں۔

۱۲ ”اے ایوب، کیا تو کبھی اپنی زندگی میں سویرا (سورج) کو حکم دیا کہ طلوع ہو جائے یا دن کو کہ آگاز ہو جا؟

۱۳ ایوب! کیا تو نے کبھی صبح کی روشنی کو زمین پر چا جانے کا حکم دیا ہے اور شریر لوگوں کے چھپنے کی جگہ کو چھوڑنے کے لئے بلایا ہے۔

۱۴ صبح سویرے کی روشنی پہاڑیوں اور وادیوں کو ظاہر کر دیتی ہے۔

جب دن کا اجالا زمین کے اوپر پھیلتا ہے تو ان تمام چیزوں کی شکل و صورت کپٹوں کی سلوٹوں کی طرح باہر ظاہر ہوتی ہے۔ وہ چکنی مٹی کو مہر سے دبائی گئی جیسی شکل کو اختیار کرتی ہے۔

۱۵ شریر لوگوں کو دن کی روشنی ہمیں لگتی کیونکہ جب یہ پھیلتی ہے تب یہ اُنکو بُرے کام کرنے سے روکنے پر مجبور کرتی ہے۔

۱۶ ایوب! بتا کیا تو کبھی بھی سمندر کے منبع میں گیا ہے جہاں سے سمندر شروع ہوتا ہے؟ کیا تو کبھی بھی سمندر کے سطح پر چلا ہے؟

۱۷ ایوب! کیا تم نے کسی بھی وقت ان پہاڑوں کو دیکھا ہے جو موت کی دنیا کی طرف جاتی ہے؟ کیا تم نے کبھی پہاڑوں کو دیکھا ہے جو تمہیں موت کے اندھیری جگہ پر لے جاتی ہے۔

۱۸ ایوب! کیا تو سوچ میں جانتا ہے کہ یہ زمین کتنی بڑی ہے؟ اگر تو یہ سب کچھ جانتا ہے تو تو مجھ کو بتا۔

۱۹ ایوب! روشنی کہاں سے آتی ہے؟ اور تاریکی کہاں سے آتی ہے؟

۲۰ ایوب! کیا تم روشنی اور اندھیرے کو اسکی ابتداء کی جگہ واپس لے جا سکتے ہو؟ کیا تم اس جگہ کا راستہ جانتے ہو؟

۲۱ ایوب! یقیناً تم سبھی چیزیں جانتے ہو کیوں کہ تم بہت ضعیف اور عقلمند شخص ہو۔ جب یہ چیزیں بنائی گئی تھی تو تم زندہ تھے، کیا نہیں تھے تم؟

۲۲ ایوب! کیا تو کبھی اُن کوٹھریوں میں گیا ہے جہاں میں برف اور اولوں کو رکھا کرتا ہوں؟

۲۳ میں نے برف اور اولوں کو تکلیف کے وقت استعمال کرنے کے لئے، لڑائی اور جنگ کے دوران استعمال کرنے کے لئے رکھا ہے۔

۲۴ ایوب! کیا تو کبھی ایسی جگہ گیا ہے جہاں سے سورج اُگتا ہے اور جہاں سے مشرقی ہوا ساری زمین پر بہنے کے لئے آتی ہے؟

۲۵ ایوب! شدید بارش کے لئے آسمان میں کس نے نہر بنائی ہے؟ اور کس نے بجلی کے طوفان کا راستہ بنایا ہے؟

۲۶ ایوب! کس نے وہاں بھی پانی برسا یا، جہاں کوئی بھی نہیں رہتا؟

۳۹

برتاؤ کرتی ہے جیسے وہ اسکے بچے نہیں ہیں۔ اگر اسکے بچے مر بھی جائیں تو بھی وہ اسکی پرواہ نہیں کرتی ہے کہ اسکی ساری محنت رائیگاں گئی۔

۱۷ کیونکہ میں نے (خدا) اُس شتر مرغ کو حکمت نہیں دی ہے۔ شتر

مرغ بیوقوف ہے اور میں نے ہی اُسے ایسا بنایا ہے۔

۱۸ لیکن جب شتر مرغ دوڑنے کو تیار ہوتی ہے تب وہ گھوڑے اور اسکے سوار پر ہنستی ہے، کیونکہ وہ گھوڑے سے بھی زیادہ تیز بھاگ سکتی ہے۔

۱۹ ”ایوب! بتا کیا تُو نے گھوڑے کو طاقت دیا؟ اور کیا اُسکی گردن کو لہرائی ایاں سے تُو نے ملبس کیا؟

۲۰ ”ایوب! کیا تم نے گھوڑے کو ٹڈی کی طرح کودایا؟ گھوڑا ٹھیب آواز میں ہنسناتا ہے اور لوگ ڈر جاتے ہیں۔

۲۱ گھوڑا خوش ہے کہ وہ بہت طاقتور ہے اور اپنے کھڑے سے وہ زمین کو کھودا کرتا ہے۔ اور جنگ میں تیزی سے سر پٹ دوڑتا ہے۔

۲۲ گھوڑے دہشت کا مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے بالکل ڈرا ہوا نہیں ہے، گھوڑے لڑائی کے دوران نہیں بھاگتے ہیں۔

۲۳ سپاہیوں کا ترکش گھوڑے کے بغل میں ہلتا ہے۔ اسکے بھالے اور ہتھیار دھوپ میں چمکتے ہیں۔

۲۴ گھوڑا بہت پر جوش ہو جاتا ہے۔ وہ زمین کے اوپر بہت تیز دوڑتا ہے۔ جب گھوڑا بگل کی آواز سننا ہے تو وہ اور کھڑا نہیں رہ سکتا ہے۔

۲۵ جب جب بگل بجتی ہے وہ ہنسناتا ہے ”ہرے!“ اور لڑائی کو دُور سے سونگھ لیتا ہے۔ وہ فوج کے سپہ سالار کے احکام اور جنگ کے دوسرے الفاظ سن لیتا ہے۔

۲۶ ”ایوب! کیا باز کو تم نے اپنے پنکھوں کو پھیلانا اور جنوب کی طرف اڑنا سکھایا؟

۲۷ کیا تم نے عقاب کو آسمان کی بلندی پر اڑنے کے لئے کہا؟ کیا تم نے اسے پہاڑ کی بلندی پر گھونسلہ بنانے کے لئے کہا؟

۲۸ عقاب چٹان پر رہا کرتا ہے چٹان اسکا قلعہ ہے۔

۲۹ عقاب بلندی پر اپنے قلعہ سے اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ عقاب دُور ہی سے اپنی خوراک پہنچان لیتا ہے۔

۳۰ عقاب لاشوں کے پاس جمع ہو جاتا ہے۔ انکے بچے خون چوسا کرتے ہیں۔“

خداوند نے ایوب سے کہا:

۳۱ ”ایوب! تُو نے خدا قادر مطلق سے بحث کی۔ تُو نے بُرے کام کرنے کا مجھے قصور وار ٹھہرایا۔ لیکن کیا اب تم مانو گے کہ تم قصور وار ہو؟ کیا تم مجھے جواب دو گے۔“

”ایوب! کیا تُو جانتا ہے پہاڑ کی جنگلی بکریاں کب بچے دیتی ہیں؟ اس طرح سے جب ہرنیاں بچہ دیتی ہے تو کیا تُو دیکھتا ہے؟

۲ ”ایوب! کیا تم جانتے ہو کتنے مینے بکریاں اور ہرنیاں اپنے بچوں کو اپنے رحموں میں رکھتی ہیں؟ کیا تم جانتے ہو انکے پیدا ہونے کا صحیح وقت کب ہے؟

۳ وہ جانور لیٹ جاتے ہیں اور بچوں کو جنم دیتے ہیں۔ تب اُنکا درد ختم ہو جاتا ہے۔

۴ اُنکے بچے میدان میں موٹے تازے ہوتے ہیں۔ اور بڑھتے ہیں۔ تب وہ اپنے ماؤں کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کبھی واپس نہیں لوٹتے ہیں۔

۵ ”ایوب! جنگلی گدھوں کو کون آزاد چھوڑ دیتا ہے؟ کس نے اُن کا رستہ کھولا اور بندھن سے نجات دی؟

۶ یہ میں ہوں (خدا) جس نے ریگستان کو جنگلی گدھوں کے حوالے اُس میں رہنے کے لئے کیا۔ میں نے جنگلی گدھوں کو نمکین زمین رہنے کی جگہ کے طور پر دی۔

۷ جنگلی گدھا شہر کے شور و غل پر ہنستا ہے اور کوئی اسے قابو نہیں کر سکتا ہے۔

۸ جنگلی گدھے پہاڑوں پر جہاں تہاں بھگتے ہیں۔ جنگلی گدھے وہیں پر گھاس چرتے ہیں جہاں وہ کھانے کی غذا کھوجتے ہیں۔

۹ ”ایوب! بتا، کیا کوئی جنگلی سانڈ تیری خدمت پر راضی ہو گا؟ کیا وہ تیری کھلیاں میں رات کو رُکے گا؟

۱۰ ”ایوب! کیا تم جنگلی سانڈ کو اپنے کھیت جوتے کے لئے رسیوں سے باندھ سکتے ہو؟

۱۱ جنگلی سانڈ کافی طاقتور ہوتا ہے لیکن کیا تم اپنا کام کے لئے اس پر بھروسہ کر سکتے ہو؟

۱۲ کیا تُو اپنا اناج جمع کرنے اور اسے اپنی کھلیاں تک لیجانے کے لئے اس پر یقین کر سکتا ہے؟

۱۳ ”شتر مرغ جب خوش ہوتا ہے تو وہ اپنے پنکھ پھر پھڑپھڑاتا ہے لیکن وہ اُڑ نہیں سکتا۔ اُسکے پر اور پنکھ سارس کے جیسے نہیں ہوتے ہیں۔

۱۴ مادہ شتر مرغ زمین پر اپنے اندوں کو چھوڑ دیتی ہے، اور ریت سے اُنکو گرمی ملتی ہے۔

۱۵ لیکن شتر مرغ بھول جاتا ہے کہ کوئی اُسکے اندوں پر سے چل کر اُنہیں کھل سکتا ہے، یا کوئی جنگلی جانور اُن کو توڑ سکتا ہے۔

۱۶ شتر مرغ اپنے چھوٹے بچوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ وہ اُن سے ایسی

۱۹ بھیموت جو کہ سب سے اہم جانور ہے اسے میں نے ہی پیدا کیا۔
مگر میں اس کو ہر اسکتا ہوں۔

۲۰ بھیموت جو گھاس کھاتا ہے وہ پہاڑیوں پر اگتی ہے۔ جہاں جنگلی جانور کھیتے گودتے ہیں۔

۲۱ وہ کنولوں کے پودوں کے نیچے پڑا ہوتا ہے۔ اور خود کو دل کے سرکنڈوں کے بیچ میں چھپاتا ہے۔

۲۲ کنول کے پودے بھیموت کو اپنے سایہ میں چھپاتے ہیں۔ وہ بید کے درختوں جو کہ ندی کے کنارے اگتے ہیں کے نیچے رہتا ہے۔

۲۳ اگر ندی میں بارھ آجائے تو بھی وہ نہیں بھاگتا ہے۔ اگر یردن ندی بھی اُسکے منہ پر تھپڑ مارے تو بھی وہ ڈرتا نہیں ہے۔

۲۴ اُسکی آنکھوں کو کوئی بھی اندھا نہیں کر سکتا ہے۔ یا اُسے کوئی بھی جال میں پھانس نہیں سکتا ہے۔

۳۱ ایوب! بتا، کیا تو لبیا تھان * (سمندری عنبریت) کو کسی مچھلی کے کانٹے سے پکڑ سکتا ہے؟ کیا تو اسکی زبان کو

رسی سے باندھ سکتا ہے؟

۳۲ ایوب! کیا تو اُسکی ناک میں رسی ڈال سکتا ہے؟ یا اُسکا جبر اُہک سے چھید سکتا ہے؟

۳۳ ایوب! کیا وہ آزاد ہونے کے لئے تجھ سے سنت سماعت کرے گا؟ کیا وہ تجھ سے میٹھی باتیں کرے گا؟

۳۴ کیا وہ تجھ سے معاہدہ کرے گا کہ تو ہمیشہ کے لئے اُسے نوکر بنالے؟

۳۵ ایوب! کیا تو اُس سے ویسے ہی کھیلے گا، جیسے تو کسی چڑیا سے کھیلتا ہے؟ کیا تو اُسے رسی سے باندھے گا، جس سے تیری خادائیں اُس سے کھیل سکیں؟

۳۶ ایوب، کیا مچھیرے تم سے اسے خریدنے کو شش کریگے؟ کیا وہ لوگ اسے نگڑوں میں کاٹھیں گے اور تاجروں کو بیچیں گے؟

۳۷ ایوب! کیا تو اُس کی کھال میں یا سر پر بجالا بھونک سکتا ہے؟

۳۸ ”ایوب! اگر تم اپنے ہاتھوں کو ان پر رکھو گے تو تم یہ دوبارہ کبھی اور کرنے کی کوشش نہیں کرو گے کیونکہ تم انکے حملوں کو بھول نہیں سکو گے۔

۳۹ اور کیا تو سوچتا ہے کہ تو اُس لبیا تھان کو ہر اُسے گا؟ ٹھیک ہے تو اسے بھول جا! کیوں کہ اُسکی کوئی امید نہیں ہے! تو تو بس دیکھتے ہی ڈر جانے لگا!

۳۹ اس پر ایوب نے جواب دیتے ہوئے خدا سے کہا:

”میں اتنا اہم نہیں ہو کہ میں بول سکتا ہوں۔ میں تجھ سے کیا کہہ سکتا ہوں؟ میں تجھے کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ میں اپنا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھتا ہوں۔“

۵ میں نے ایک بار بولا، لیکن میں اب پھر سے نہیں بولوں گا۔ میں نے دوبارہ بولا، لیکن اب میں نہیں بولوں گا۔

۶ تب خداوند نے ایوب کو طوفانی ہوا سے جواب دیا خداوند نے کہا:

”ایوب! تیار ہو جاؤ اور سوالوں کا جواب دینے کے لئے جو میں تم سے پوچھوں تیار ہو جا۔

۸ ”ایوب! کیا تو سوچتا ہے کہ میرا انصاف باطل ہے؟ کیا تو مجھے بُرا کام کرنے کا قصور وار مانتا ہے تاکہ تم معصوم ظاہر ہو گے؟

۹ کیا تیری آواز بجلی کی گرج کی طرح اتنی بلند گرج سکتی ہے جتنی کہ خدا کی آواز؟

۱۰ اگر تم خدا جیسے ہو، تم مغرور ہو سکتے ہو۔ اگر تم خدا جیسے ہو، تم جلال اور تعظیم کو کپڑوں کی طرح پہن سکتے ہو۔

۱۱ ایوب، اگر تم خدا جیسے ہو، تم اپنا غصہ دکھا سکتے ہو اور مغرور لوگوں کو سزا دے سکتے ہو۔ ان مغرور لوگوں کو خاکسار بناؤ۔

۱۲ ہاں، ایوب ان مغرور کو دیکھ اور اُسے خاکسار بنا اور شریروں کو جہاں وہ کھڑے ہوں کچل دے۔

۱۳ تمام مغرور لوگوں کو دھول مٹی میں دفن دے۔ انکے جسموں کو ڈھانک دے اور انکو انکی قبروں میں ڈال دے۔

۱۴ ایوب، اگر تم یہ سبھی چیزیں خود ہی اپنی طاقت کے ساتھ کر سکتے ہو تو میں بھی تمہاری تعریف کروں گا۔ میں تمہارے سامنے اعتراف کروں گا کہ تم خود ہی بچا سکتے ہو۔

۱۵ ایوب! تم اس بھیموت * کو دیکھو اسے میں نے (خدا) بنایا ہے اور میں نے ہی تجھے بنایا ہے۔ وہ گائے کی طرح گھاس کھاتا ہے۔

۱۶ بھیموت کے جسم میں بہت طاقت ہوتی ہے اور اُسکے پیٹ کے پٹھوں میں بہت قوت ہوتی ہے۔

۱۷ وہ اپنی دُم کو دیودار کے درخت کی مانند مضبوطی سے کھڑا کرتا ہے۔ اسکے پیر کا گوشت بہت مضبوط ہے۔

۱۸ اُسکی ہڈیاں کانہہ کے موافق مضبوط ہے۔ اسکے پیر لوہے کے چھڑوں کی مانند ہے۔

لبیا تھان اس جانور کے بارے میں یقین سے نہیں کہا جاسکتا ہے یہ شاید مگرچہ یا سمندر کا کوئی عنبریت ہو۔

بھیموت اس جانور کے بارے میں یقین سے نہیں کہا جاسکتا ہے یہ شاید ہپوپوٹیس (دریائی گھوڑا) یا با تھی ہو سکتا ہے۔

۱۰ کوئی اتنا بہادر نہیں ہے جو اسے جگا سکے اور اُسے ناراض کر سکے۔
”اور کوئی بھی ہمت کے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میری مخالفت کر سکتا ہے۔“

۱۱ میں (خدا) کسی بھی شخص، کسی بھی چیز کا دین دار نہیں آسمان کے نیچے جو کچھ بھی ہے، وہ سب کچھ میرا ہی ہے۔

۲۸ تیر اُس کو نہیں بھگا پاتے ہیں۔ اس پر چٹان تنکے کی طرح چھٹک جاتا ہے۔

۲۹ لائیاں جب ان پر پڑتی ہیں تو وہ اسے تنکے کی طرح محسوس کرتا ہے وہ برجھی کے چلنے پر ہنستا ہے۔

۳۰ لبیا تھان کے پیٹ کی کھال ٹوٹے ہوئے برتن کے تیز ٹکڑوں کی مانند ہوتی ہے۔ جب وہ چلتا ہے تو وہ کیچڑ پر کھلیاں کے تختوں کی مانند لکیر چھوڑتا ہے۔

۳۱ لبیا تھان پانی کو ابلیتی ہوئی باندھی کی طرح گھونٹتا ہے اور وہ سمندر میں باندھی میں ابلتا ہوا تیل کے جیسا بلبل پیدا کرتا ہے۔

۳۲ جب لبیا تھان سمندر میں تیرتا ہے تو وہ اپنے پیچھے راستہ چھوڑتا جاتا ہے۔ وہ پانی کو گھونٹتا ہے اور اپنے پیچھے سفید جھاگ کا راستہ چھوڑتا چلا جاتا ہے۔

۳۳ لبیا تھان کی مانند کوئی اور جاندار زمین پر نہیں ہے۔ وہ ایسا جانور ہے جسے بے خوف بنایا گیا۔

۳۴ لبیا تھان (سمندری دیو) نے سب سے مغرور جانوروں کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھا۔ وہ سبھی جنگلی جانوروں پر بادشاہ ہے اور میں خداوند نے لبیا تھان کو بنایا!“

ایوب کا خداوند کو جواب

تب ایوب نے خداوند کو جواب دیا، ایوب نے کہا:
۲ ”اے خداوند! میں جانتا ہوں کہ تُو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تُو منصوبے بنا سکتا ہے اور تیرے منصوبوں کو کوئی بھی نہیں بدل سکتا اور نہ ہی اُس کو روکا جاسکتا ہے۔“

۳ خداوند! تم نے پوچھا: وہ جاہل شخص کون ہے جو بے وقوفی کی باتیں کر رہا ہے؟ خداوند میں نے ان چیزوں کے بارے میں بات کی ہے جسے میں نہیں سمجھتا ہوں۔ میں نے ان چیزوں کے بارے میں بات کی جو کہ اتنی حیرت انگیز تھیں کہ میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

۴ ”اے خداوند! تُو نے مجھے کہا، اے ایوب سُن اور میں بولوں گا۔ میں تجھ سے سوال کروں گا اور تُو مجھے جواب دے گا۔“

۵ اے خداوند بیٹے ہوئے دنوں میں میں نے تیرے بارے میں سنا تھا۔ لیکن خود اپنی آنکھوں سے میں نے تجھے دیکھ لیا ہے۔

۱۲ ”ایوب! میں (خدا) تجھ کو لبیا تھان کے پاؤں کے بارے میں بتاؤں گا۔ میں اُسکی بڑی طاقت اور اسکی خوبصورت ڈیل ڈول شکل کے بارے میں بتاؤں گا۔“

۱۳ کوئی بھی شخص اُسکی کھال کو بھونک نہیں سکتا۔ اُسکی کھال ایک زرہ بکتر کی مانند ہے۔

۱۴ لبیا تھان کو کوئی بھی شخص منہ کھولنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا ہے۔ اُسکے جڑے کے دانت سبھی کو خوفزدہ کرتے ہیں۔

۱۵ اُسکی پیٹھ پر ڈھالوں کے قطاریں ہوتی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے مضبوطی سے جڑے ہوتے ہیں۔

۱۶ یہ ڈھالیں ایک دوسرے سے ایسی جُبی ہوئی ہوتی ہیں کہ اُسکے درمیان ہوا بھی نہیں آسکتی۔

۱۷ وہ اتنے مضبوط طریقہ سے ایک ساتھ جڑے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی انہیں کھینچ کر الگ نہیں کر سکتا ہے۔

۱۸ (لبیا تھان) جب چمکتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے بجلی چمک رہی ہو۔ اسکی آنکھیں ایسی چمکتی ہیں جیسے صبح کی روشنی۔

۱۹ اُس کے منہ سے جلتی ہوئی مشعلیں نکلتی ہیں۔ اور اُس سے آگ کی چنگاریاں باہر ہوتی ہیں۔

۲۰ لبیا تھان کے نتھنوں سے دُھواں ایسا نکلتا ہے جیسے اُبلتی ہوئی باندھی کے نیچے جلتے ہوئے گھاس بھوس۔

۲۱ جب کبھی یہ سانس لیتے ہیں تو اسکے سانس سے کونے بھی سلگ اُٹھتے ہیں اور اسکے منہ سے شعلہ باہر پھوٹ پڑتا ہے۔

۲۲ لبیا تھان کی طاقت اُس کی گردن میں رہتی ہے، اور لوگ اُس سے ڈر کر دور بھاگ جایا کرتے ہیں۔

۲۳ اُس کے جسم پر کہیں بھی ملام جگہ نہیں ہے اور یہ لوہے کی مانند سخت ہیں۔

۲۴ اُس کا دل چٹان کی طرح ہے، اُسکو خوف نہیں ہے۔ یہ جیتی کے نیچے کے پاٹ کی طرح سخت ہے۔

۲۵ جب وہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے تو زبردست لوگ ڈر جاتے ہیں، جب لبیا تھان اپنی دم گھماتا ہے تو وہ لوگ بھاگ جاتے ہیں۔

کو پھر سے کامیابی دیا۔ خدا نے ایوب کو اسکا دو گنا دیا جتنا اسکے پاس پہلے تھا۔
 ۱۱ ایوب کے سبھی بھائی اور بہنیں اور وہ سبھی لوگ جو پہلے ایوب کو جانتے تھے اسکے گھر میں آئے۔ ان سبھوں نے اسکے ساتھ کھانا کھایا اور ایوب کو تسلی دیا۔ اور ان ساری مصیبتوں کے بارے میں جسے خداوند نے ایوب پر لایا تھا افسوس ظاہر کیا۔ ہر کسی نے ایوب کو چاندی کا ٹکڑا اور سونے کی انگوٹھی دیئے۔

۱۲ خداوند نے ایوب پر پہلے کے بہ نسبت زیادہ برکت بخشی۔ ایوب کے پاس چودہ ہزار بھیڑ، چھ ہزار اونٹ، بیلوں کا ایک ہزار جوڑا اور ایک ہزار گدھیاں ہو گئیں۔

۱۳ ایوب کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں بھی ہوئیں۔ ۱۴ ایوب نے اپنی سب سے بڑی بیٹی کا نام یمیمہ رکھا۔ دوسری بیٹی کا نام قصیعاہ رکھا اور تیسری کا نام قرن سپوک رکھا۔ ۱۵ ساری سرزمین میں ایوب کی بیٹیاں سب سے خوبصورت عورتیں تھیں۔ ایوب نے اپنی بیٹیوں کو بھی اپنی میراث کا حصہ دیا۔ اس سے ہر ایک نے ٹھیک بھائیوں کی طرح ہی میراث کا حصہ پایا۔

۱۶ اُسکے بعد ایوب ایک سو چالیس برس تک اور زندہ رہا۔ وہ اپنے بچوں، اپنے پوتوں اپنے پڑپوتیوں اور پڑپوتوں کی بھی اولادوں کو دیکھنے کے لئے زندہ رہا۔ ۱۷ جب ایوب کی موت ہوئی، اُس وقت وہ بہت بوڑھا تھا۔ اُسے بہت اچھی اور طویل زندگی حاصل ہوئی تھی۔

۶ اُسکے اے خداوند، میں اپنے میں شرمندہ ہوں۔ اے خداوند، مجھے بہت افسوس ہے۔ میں خاک اور راکھ میں بیٹھ کر اپنے دل و دماغ کو بدلنے کا وعدہ کرتا ہوں۔“

خداوند کا ایوب کی دولت کو لوٹانا

۷ جب خداوند نے ایوب سے بات کرنی بند کر دی، خداوند نے تیمان کے الیفاز سے کہا، ”میں تم اور تمہارے دوستوں سے خفا ہوں کیونکہ تم نے میرے بارے میں صحیح باتیں نہیں کہیں۔ لیکن ایوب، میرے خادم نے میرے بارے میں صحیح باتیں کہیں۔ ۸ اُسکے الیفاز، میرے خادم ایوب کے پاس سات ساندوں اور سات بینڈھوں کے ساتھ جاؤ اور انہیں اپنے لئے جلانے کے نذرانے کے طور پر قربان کرو۔ اور میرا خادم ایوب تمہارے لئے دعاء کریگا۔ اور میں اسکی دعاء کا جواب دوں گا۔ تب میں تمہیں سزا نہیں دوں گا جس کے تم حق دار ہو۔ تمہیں سزا دی جانی چاہئے تھی کیونکہ تم بہت بے وقوف تھے تم نے میرے بارے میں صحیح باتیں نہیں کہیں۔ لیکن میرا خادم ایوب نے میرے بارے میں صحیح باتیں کہیں۔“

۹ اُسکے الیفاز تیمانی، بلد سوخی اور صوفر نعمانی نے خداوند کے حکم کی تعمیل کی اور خداوند نے ایوب کی دعا سُن لی۔
 ۱۰ ایوب نے اپنے دوستوں کے لئے دعاء کی۔ اور خداوند نے ایوب